M.A.LIBRARY, A.M.U.

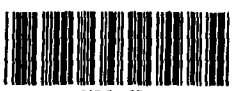

U32428

یوسف لطیف امیر زبان السنا ان سبھی

یہ مجموعہ باریک خیالی کا گلدستہ رنگین مقالی کا نامہ لطائف و ظرائف و مطائبات یعنے

اہتمام و انتظام سے سید محمود علی مہتمم و منیجر کے

مطبع منشی نولکشور واقع پٹالہ مین چھپا

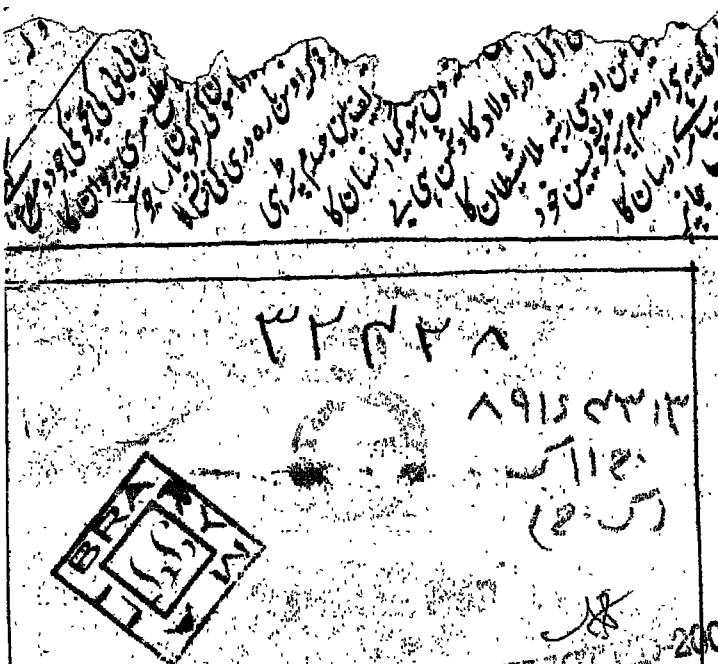

۳۲۴۴۸
۸۹۱٫۴۳۱۳
ح ۱۱۰ آ
(ک ح)
BRAILLE
2002

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شان کہ بسم اللہ کی مطلع وہ ہو دیوان کا	جیسی بسم اللہ پہاتک ہی ہو قرآن کا
ذکر ہر مصرع میں آیا ہی خدا کی شان کا	لوگو بیت اللہ مطلع ہی مرے دیوان کا
حسن مطلع ہیکا ای نورین نبی کا وصف ہے	قول میشک صحیح ہی یہ میری محمد جان کا
بولا کاغذ سی قلم یہ قطعہ جب لکھنی لگی	رعب سبی حرفون کی دل ڈر جاتی ہی انسان کا
حیدری خانم خدا کی شیر کی توصیف مین	شعر جو ہی شیر ہی وہ کلک کی میدان کا

ی ہین اب چین سے محل کے فرش پر — گٹھا ہوا نصیب جن کو پیال کا
انہین ہی ایسا ہو میٹیون کا طور — چربانک دیدہ ہوتا ہی اکثر چھنال کا
سائی میری سر کی قسم آیو ضرور — کونڈا کرونگی جمعہ کو سید جلال کا
ی لگی مین کس لئی پنچایت آپ سے — مالک ہی اب وکیل مری انفصال کا
ر اجوان کو پیرو کا اپنی دکھانہ گہاؤ — پہانا بنا کی شوق ہی تو رکھد ہی ال کا
ب چپ کی پاس ای بولا نہ ادی جا کے — ہی لاکہ بار آیا ہزارا کا بالکا
دون کی ماری مرتی ہو لیتی نہین خبر — کیا کہو لنا تمہین نہین آتا ہی فا ہی کا
ر پہوڑ کے لہو کی بہاؤن گی ندیان — گر یال بکیا ہوگا اجی سیر کال کا
یسا نکھٹو پلی سی میری بند ہا ہوا — اوٹا پڑا ہی جگڑا گلی کی دال کا
ی باجی اس طرح نہین چہپتا کسکی عیب — جس طرح چاند رہتا ہی بدلی مین ڈہاں کا

وہ جانصاحب آپکی ہی ریختی کی دہوم
سندر کی جیسی شہرہ ہی ہر جا خیال کا

ہتی ہون دل مین جب سے مجہی تو نظر پڑا — خالق بچائی جان بلا کو نظر پڑا

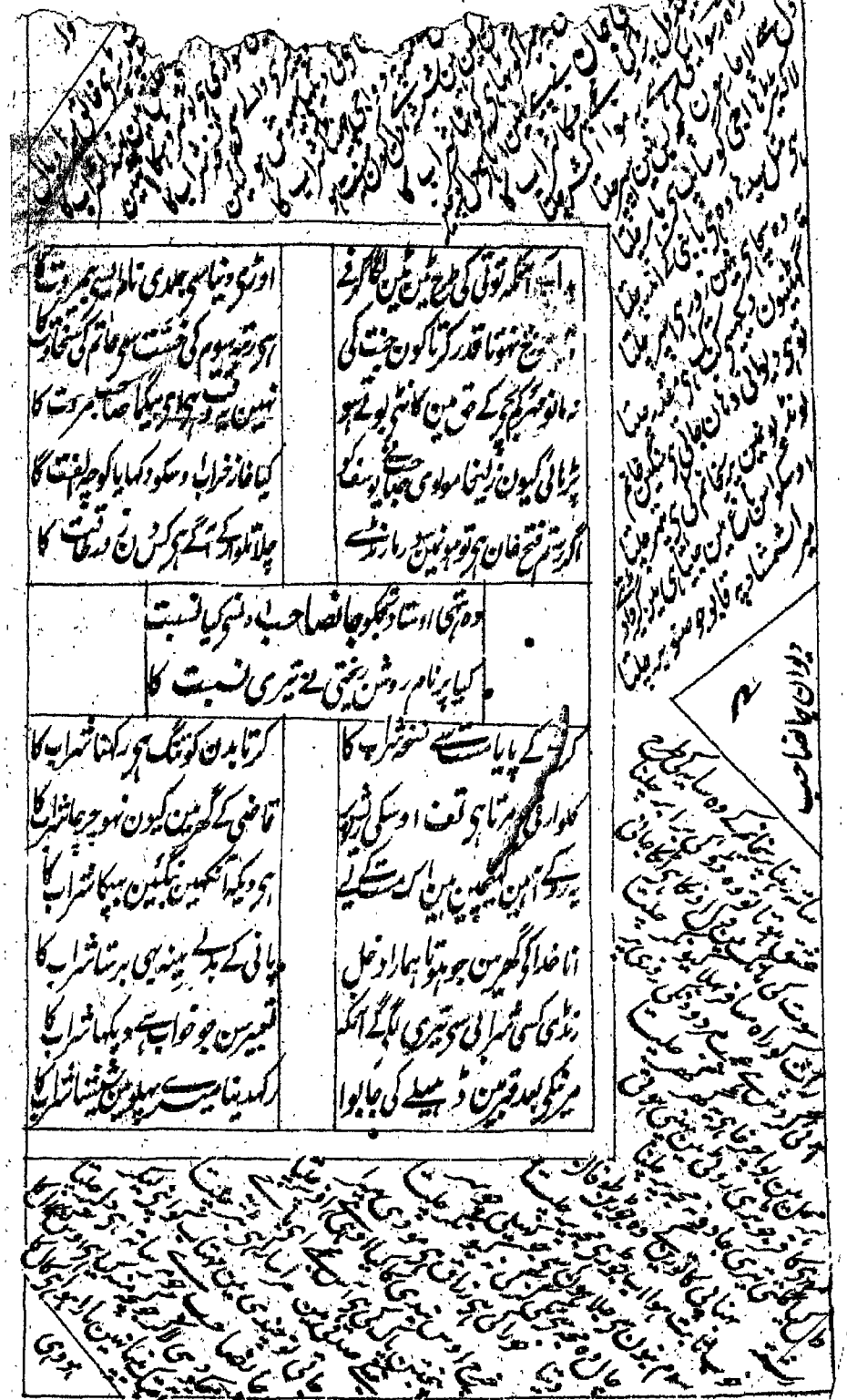

ہو وہی عالم الٰہی لالہ ہرگوپال کا
جس طرح جیوڑا گیا ہی لالہ اُتر لال کا

سوم کو گھر مین میا کی دال ہی گلتی نہین
برم رکھہ جان بچا آنکھہ لیگی کا لگا

وہ تو ہوتا گانڈ بھی تو گانڈ بھی ہوتی نہین
ہی گرد گھنٹال تیرا تو اگھوری بال کا

نام پردیسی کی دروازہ ہی کنڈی ہی ادھر
چور گھر چوپٹ کرین وہ منہ ہی تجکو مال کا

جانصاحب جس ہی کہلجاتی ہی سب نیکی بدی
رختی سچ مچ مری پانسا ہی یہہ رومال کا

کیا تجکو پڑی کوئی زناخی کی گھر آیا
اچھا نہین کرنا ہی ابھی ذکر پرا یا

اوجڑا ہوا آبادی کا جب گھر نظر آیا
رونی لگی مین دیکھہ کے جی سیر اپھر یا

نرگس بھی بھیا کیا عشق نے جسکے
اکدن نہ خبر لینی کو وہ بی بلایا

بدبات کی بو پھیلی گی مشکی کی طرح پھر
صندل مری گھر مین کبھی عنبر اگر آیا

خورشید نے قطین کو دیا جوڑا کتان کا
کرنی مری مہتاب کا ٹکڑی جگر آیا

گو آنکھہ لگا دو انتہا چوٹی کا دیور
کہنی مین مری جا کے بڑا نام کر آیا

باندی کو میری پیڑ دکھانیکی ہی عادت
ہی نافہ سی یا جامہ جو نیچرا اتر آیا

جلاؤن ایسا کہ صندل کی طرح مہکا گئی سی
نہ آئی نس گھٹا جو میرے گھر نہیں آتا

جلانا کون ہے کر مشکی اپنا منہ کالا
تری جانی سی عنبر اگر نہیں آتا

نہ پھیکا ڈھیلا دکنکھاری چپ چلی آتی
کسیکے گھر میں کوئی بے خطر نہیں آتا

ہماری اپکی تو منہ دیکھی کی محبت ہے
مہینوں سی لوا دو بی خبر نہیں آتا

کبھی وہ آج ہی لائی نہ چاندنی خانم
سرشتہ ہی وہ ہے دو دن سی نر نہیں آتا

مکرکا ہووے جو مضبوط اور دکھاوے مزا
مجھی تو انتوں میں کوئی نظر نہیں آتا

لڑائی جھگڑا بکھیڑا کرے بلا میری
رہیں وہ کبھی کے گر مجکو شر نہیں آتا

نہ کیوں یہ خاک میں مل جاوے رنگ کمبخت
کسی کے ماتھ اجی مقنعہ زر نہیں آتا

خصم کا مرا ل تو ہے یار کو کہلا زنڈی
ہمیں تو لاکہ کا گھر خاک کر نہیں آتا

قسم خدا کی ہے باندی جان صاحب کی
کسی پہ بندی کو بہتان کر نہیں آتا

گرگٹ کی طرح کالا کبھی لال ہو گیا
غصہ سی مردوے کا عجب حال ہو گیا

تو روز ہی جان پوری وہ آیا کہاں سی ہے
بچہ تو جنتی جنتی تہیں سال ہو گیا

ای جان میرا خرچ ہی تنخواہ پہ کہا
رنڈی سی تمہین حیلہ حوالہ نہین بنتا

اترا ہوا ہی چہرہ کل سی کمال تیسرا
ہی ہی نڈھال تہ کیا ہی یہ حال تیرا

کوٹھی پہ چڑہکی رنڈی کرتی ہی جو نگہی
مین بیچ خوب سمجھی یہ بہی ہی چال تیرا

دکھہ اوہی کون روئے عادت خدا کی کھوئے
اگر کس تیم ہی ہووی دیرہ چنال تیرا

کوئی تو آپنسی گا الو ہو رنگو ٹرا
ہی جعل ساز بحری ہر بال بال تیرا

محبوب بتن جو پایا عاشق تہی دلکو بہلا
بٹہا کسی نی گایا خیال تیرا

تہا مین تو تیری جانی کیا بات تہی چلاتی
جو غیر ہو بجائی ای جان حال تیرا

گئی تہی دیکہنی باہی مین سوچ کنہ کہیلا
بچی ہون بستی بستی ہر دو نگاہ ہوا ہیلا

نگہ دہکہ یہ دہکی ایسی انگیا ہو گئی پرزی
مری پتہر کی چاتی تہی تتہم ہنی جو چیلا

اجی پتہر تہ چیلا ایسی ہنسی پیشگی خانم کی
لگا ہی اوہی کیسا آ کی میری آنکہ پیلا

تمہی خانم نام ہی اوسکا وہ ہی دکہتی سوداگر
اوسی پر مین تو مرتی ای لوا باندہی جو چیلا

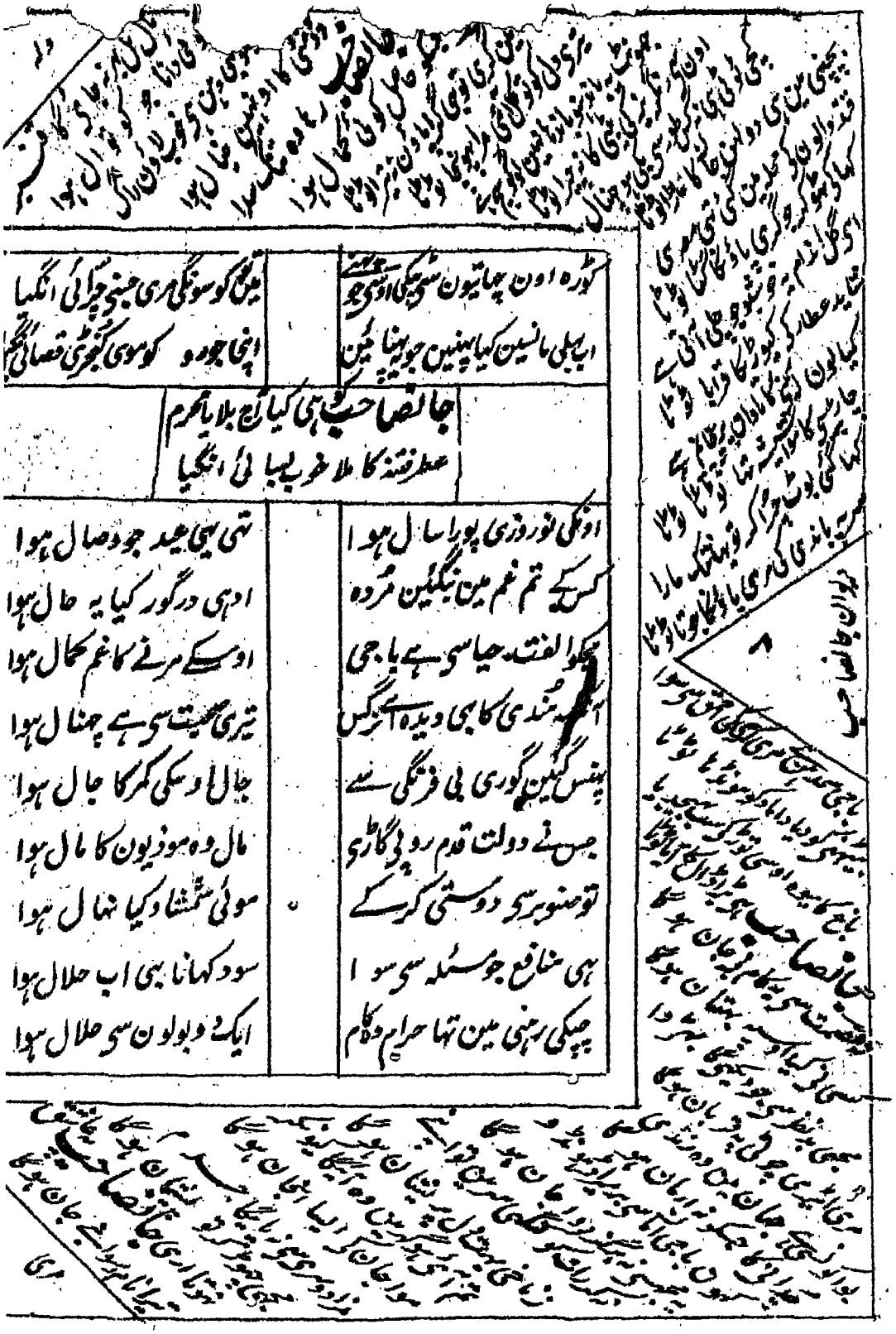

مری آگئی نہ رو د کھڑا زمانی یار بار اپنا — تری باتونسی ہوتا ہی اری دل بیقرار اپنا

دیا ہو لوگا گہنا سو تکو یہ خار ہی مجکو — نہ کیون دل پہول سا کملا ئے ایسی ہی پہبار اپنا

ہنسا تا ہی ہی دل جانکی چاتک کے ہنسی مین — اسی کمبخت پر چلتا نہین کچہ اختیار اپنا

رہا گلشن سی خوش کا ٹی سی بدہر مکو دیکھیا — کیا گلزار خان پرل فدا جنگو ہزار اپنا

نہ یاتا ہی سی کہ سی کی سی کی سی کا نہ ہی ہی ہی — نگوڑی جان کی بری کو جانا تو فی یار اپنا

نہین کچہ سو ہتا اپنے مری کی آگی ہی ہی ہی — مجہی چہیڑ یہ کہا ڈہونڈ لائی جا کی یار اپنا

خدا نی پدنی کو قوم مین ان کے کیا پیدا — بڑا ہر ایک سی رتبہ نکیون سمجہین ہمارا اپنا

جواہر کی محلہ مین اوسی جوہر کی جو رہے — اری کندن اوڑاتا ہی مزا کر یار اپنا

اری تو جانصاحب کیا کیا نو پلی پر — تری جوتی کری یا دلپنہ اونکی سر نثار اپنا

دیکہتی ہی دیکہتی کیا ہو گیا — مین تری تو جان میرا ہو گیا

پہر گئی اکبار ہی مزا کی آنکہہ — دیکہنا بی ادہی یہ کیا ہو گیا

دوستی کس مرد سی کی آج کل — حال کیا یہ دشمنون کا ہو گیا

مالن ہی نوخیز موتیا کا پیڑ
دانون سی ٹپکتی یون کی بدنصیب سارا پھل گیا

خورشید کیا کہون انہین آنکھون کی سانی
گرگٹ کی طرح رنگ زمانہ بدل گیا

مقسوم اپنی دیکھ کے آنسو نکل پڑی
بچہ ہی تھا کھلونے پہ آخر مچل گیا

دیدی کی چھٹی کر گیا مفلس مشرن کو ٹاسی
سقہ نگوڑا بھی پری خانم کو چل گیا

دائی یقین دل کو ہی گر جائیگا حمل
ننھا سا لڑکا خواب مین کل پیٹ مل گیا

آنکھین لڑائی اون سی کہاری نی بات کی
اوسکا بھی میری پونڈی پہ پڑلا اوچل گیا

ہنڈی سی جو بچی ہی مری کل کل بگر گئی
کل ناف ٹل گئی تھی نلا آج ٹل گیا

چھپکی لڑی دوگانا اوڑھنی کا زرد پو
سورج کی تیزی کم ہوئی دن لوگو ڈھل گیا

دیوانی بن گئی تھی مین پریتو کی گھونگھٹی
چھوڑا الجھ ہی جب سے میرا دل سنبھل گیا

کرتی ہی گتھی چوٹی بڑا پی مین بھیگا
رسی نہاتی جل گئی لیکن نہ بل گیا

ای جان ایسا چھاتی سی لپٹایا بھینچ کر
انگیا کا میری سارا مسالا مسل گیا

سیرون مری بدن سی لہو تون نکل گیا
سر کیا ڈھکا کہ زرد ہی چہرا نکل گیا

رنڈی نہ کر بلا میں کوئی جائے اور لوا — حاکم کا لکھنؤ کے یہ احکام ہو گیا
گڑیا سنوار دوں گی ابھی بیک مانگ کے — مشاطہ کہ ادھر تو سر انجام ہو گیا
جمشید سا میں توڑ کے سر لونگی دیکھنا — غایب جہاں غا جورا جام ہو گیا
مشکی مڑی ہی رات سی چوٹی ڈنوں کی ناگ — آرام لوٹ کے کرتی ہے آرام ہو گیا
مان پین کی آئی ہے تو دیکھ تو بہار — سستا گزی کا مول سی پھولام ہو گیا

تیری جدائی جان کی جانی ہے جان دی
شادی کا موت کا پیغام ہو گیا

چا نصاحب آگی دل بچہ ترا کیا بہر گیا — اوہی کیا تقدیر بگڑی بین کے سو دا بہر گیا
بین کی بگڑی بات کیا قسمت ہے تار تار کی — چاندسا برا کی دروازہ سیہ کیسا بہر گیا
بی بی باندی بین گئی اور باندی بی بی بن گئی — پیٹ رہنی سی زناخی کیا نصیبا پھر گیا
بی بلائی مردوے کے گھر مین پیر دوڑی گوں — بی حیا ہی لیکر دل مجکو نگوڑا بہر گیا
گو بتاتی جان مٹی گا لیان بچکی بین — کہا تی کہا تی یہ مشائی جی ہمارا بہر گیا
کل جو عیدی آئی لاڈو جا کی سسرال سے — رکھ لیا باجو نے کیا مشاطہ اور کیا بہر گیا

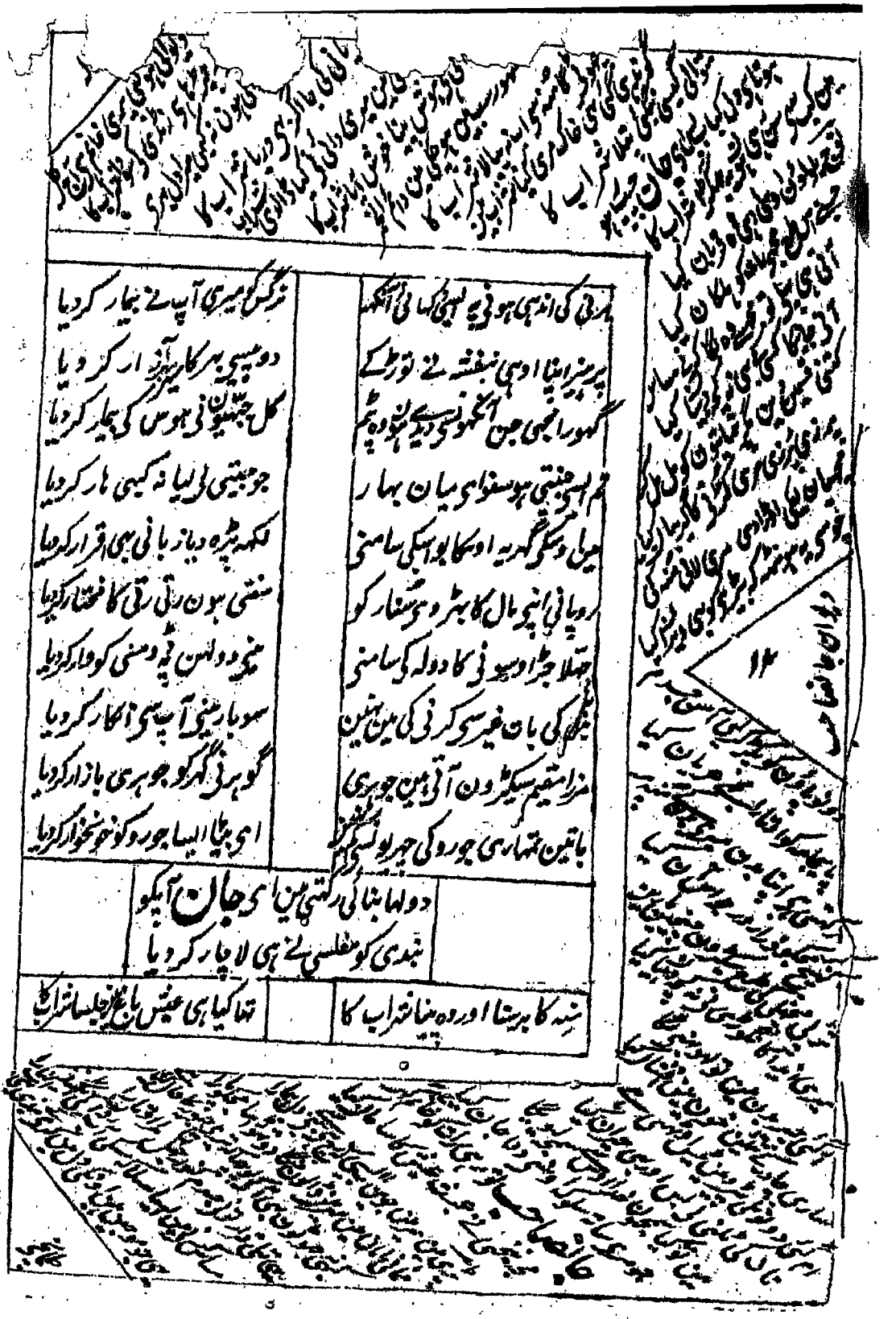

طمانچہ کہا ہی مین مینے تا حق بلا خانم کو نی کہ مینے
بھجی تو اما نے پوکے بھی چڑہی ہی تب تک نہین تہا مارا
کبھی مین جیتی نشو لاڑو خانم قسم خدا کی دیکہ لینا
نکال لوگی مین دونو دیدی کیا کسی سی جو ایسا لیا
کبھی ہین خاتی نگوڑی آتی کہ جانتا ہین ہین ہین کیا باقی
بنا ہو تجھسی بھلا مین کیونکر نہو ڈی کا جیسا پیارا

بڑی خوشی سی وہ چھوٹی پوتیکا نی سی نکاح کر تین
قسم ہی اس سر کی **جانصاحب** نہ آیا بیگم کو ہیچ خاطر

کہا ناچیز اکی خوب نہین کہا سی پان کا
منہ کی کہین کہلا لی یہ چیکا زبان کا
چوری لگا نہ جوہری بچی کے یار کو
دروانہ موتی لی گئی گوہر کے کان کا
بیڑا تو بی اوتہا یا خدا سر خرو کرے
سرسبز ہون پتا جو لگی خاصدان کا
محرم نکلی چہاتیون پر پہنی ہی نئے
انگیا غلاف جوڑا ہی یہ خاصدان کا
صرفہ نکر نوڑ کا غارت نکر جہیز
پا پی بہی دی پلنگ نہ بیٹی کو بان کا

مستانیون کی کیون نکر مین تجھہ سی دل
ای **جان** تو ہی مرد دنیا مین باقی نشان کا

چھوٹی دیوار سی مرسے پردا کیا
باجی صاحب او ہی تمنی کیا کیا

جانصاحب

۱۳

تری کہنی سی تو آزاد کیا اے شاد — منہ دکھائی نہ مجھی پھر یہ منہ و برا اپنا
فوج بندی ہی صدقی کی موی کوی سی — جا کی منہ کالا کری مشکی سی عنبر اپنا

چاند صاحب کی جدائی ہی پریشان ہی آج
دل نکوڑا کہین لگتا نہین دم بھر اپنا

اگلی پہر کا دل ہی اوس بت بے پیر کا — تماشا نکشو گہر ہین خالق کی مری تقدیر کا
کیا ہی روپ ہین باندی نی سراپا صفید — آج تک آیا نہ شیرین کو پچانا کہیر کا
اشرفی خانم کی چوری ای پری خانم کی — ہی بنایا توڑ کی توڑا میری زنجیر کا
کھولی شیشہ پر ہین بٹا نہین لگنی کا کچہ — ہی اگر کندن کہرا سونا تری زنجیر کا
سچ کہا مہدن نی یہ روشن ہے تارو نسی سوا — ہر ستارا چاند نی خانم سری زنجیر کا
ای نگوڑی کیا پہریگی ہو کی تو ننگی گلی — بن نہ سودا ہی اری سودا نکر زنجیر کا

چاند صاحب سامنی مانی کی کیون ہوتی نگی
کھینچ لی نقشہ خیالی وہ مری تصویر کا

پیسا تہا پاس رہتی تہی ہر آن آشنا — یاد و دور کرتی ہین ای جان آشنا

اپنی ہی بری وقت میں کام آتی ہے بنو
ٹوٹا جو ہوا ہی تو میں کروں کی سفارش
کیوں ہاتھوں پہ سر رکھتی ہو تم بات نہ بگڑے
اوکہا و قسم تمہاری اقسار تمہارا

دل لیکی ہوئی جان مری جان کی دشمن
اوکہا و قسم تمہاری اقسار تمہارا

دکھ سکھ میں بھی بہی بہا بھی کو سکھپال ہو
بجسی تم کڑوی نہو والو تم نیم کی پھول
ناک کٹوا کی میں منڈوا و نگی بے سوت کا سر
میں تو کر بیٹھی ہوں مت سی کنارا وں سے
خاک میں مل گی جا جل کے سنا ہر ن
راگ لاگی ہی صنوبر مجھی آزاد کرو

ہو گئی گور کی روی ہوں بدتر بنو
جا لصاحب کے جدائی سی عجب حال ہوا

دلمین میرے بیجی کی اے جان یہ کیا آئی
روتی جو تجھی دیکھا امداد بہت رویا

کہلا جنگل مین آکے حال ان چیرونکی چوچونکا
ہراک عاشق کو دیتے ہین پیارا اپنی مجنون کا

اجی کس پیارے خانمین یاد وہ کو بلاتا ہی
تمانتا دیکھو پھر سیخان کبوتر کی تو خون خون کا

نہ کیون دیکھ سی کلیجا ہو کہ کشتی خون کرتی تو
مری تو مانگ مین تل ہین تمہین دیکھا ہوا جو کا

زناخی رات کو کوئی تو آیا پاس تیرے ہی
نکیون ل کہتی کہتا ہو سہر یکی چوچونکا

دہرا رہتا ہی گہر مین اور کسی کو تو نہین دیتا
ترا دیوان ہی اے جان صاحب گنج قارون کا

جو دل مین ہو وہ جو دسی تدبیر نہ کہنا
پائیگا خطا او سوی بے پیر نہ کہنا

صندل جو گھسا مین نے تو بو اوسکی پھوٹی
عنبر سمجھ مرا حال ملا گیسر نہ کہنا

پروانہ تھی وہ اوسپہ تری شمع کرین گے
کل رات کو جاتا رہا گلگیر نہ کہنا

بے جان کوئی سوت کو ہشیار ہی کرتا
ٹھہرائی ہو جو اوس سہ وہ تدبیر نکہنا

مصری اجی لائی ہی مزا چکھکے تو سمجھو
بچون کی رسا دل ہی اسو کہیر نکہنا

گلشن کی تو روش نہ میری دل کو خار ہے
پھولی گا گل بہار نہ دم بھر نسیم کا

بی بی بنی نہ جائی گی باندی بنو گی تو
کیا ہو نسنڈ ہی جو بادلی ہو پٹر نیم کا

گلشن کی طرح پھولون سماتی نہین ہے یہ
ہی پیٹ تو بہار کو شائد نسیم کا

آتو فی مار مار کی کین چور ہڈیان
مسطلب جو منیو پوچھا عظام رمیم کا

ای جان ذکر آیا ہی نیسو کلام مین
سنتی ہون مین مسیح کا حضرت کلیم کا

کچھی چاہیے جو کوئی لگائی گا
کیونکر نہ فرق کوڑیا خانم بتائی گا

دل لیکے رنج دیگا سراسر کسیکو جو
بی اپنی دیدی گھونٹی کی آگی وہ پائیگا

اکدم نہ یاد بھولون گی مرزا تراب کے
گو جان یہ عشق خاک مین مجکو ملائی گا

مٹی خراب ہو گی نہ آؤن گی ہاتھ مین
مردہ ہی فراق مین تکیہ کو جائی گا

بی علم ہو کی چاہی گا جو سر خرو ہون مین
ای جان فاضلون مین وہی منہ کی کھائی گا

یہ بد گمان ہی دل وہن نگوڑی ہٹ گا
لگایا منیو جو سر سہوئی کا دل کسکا

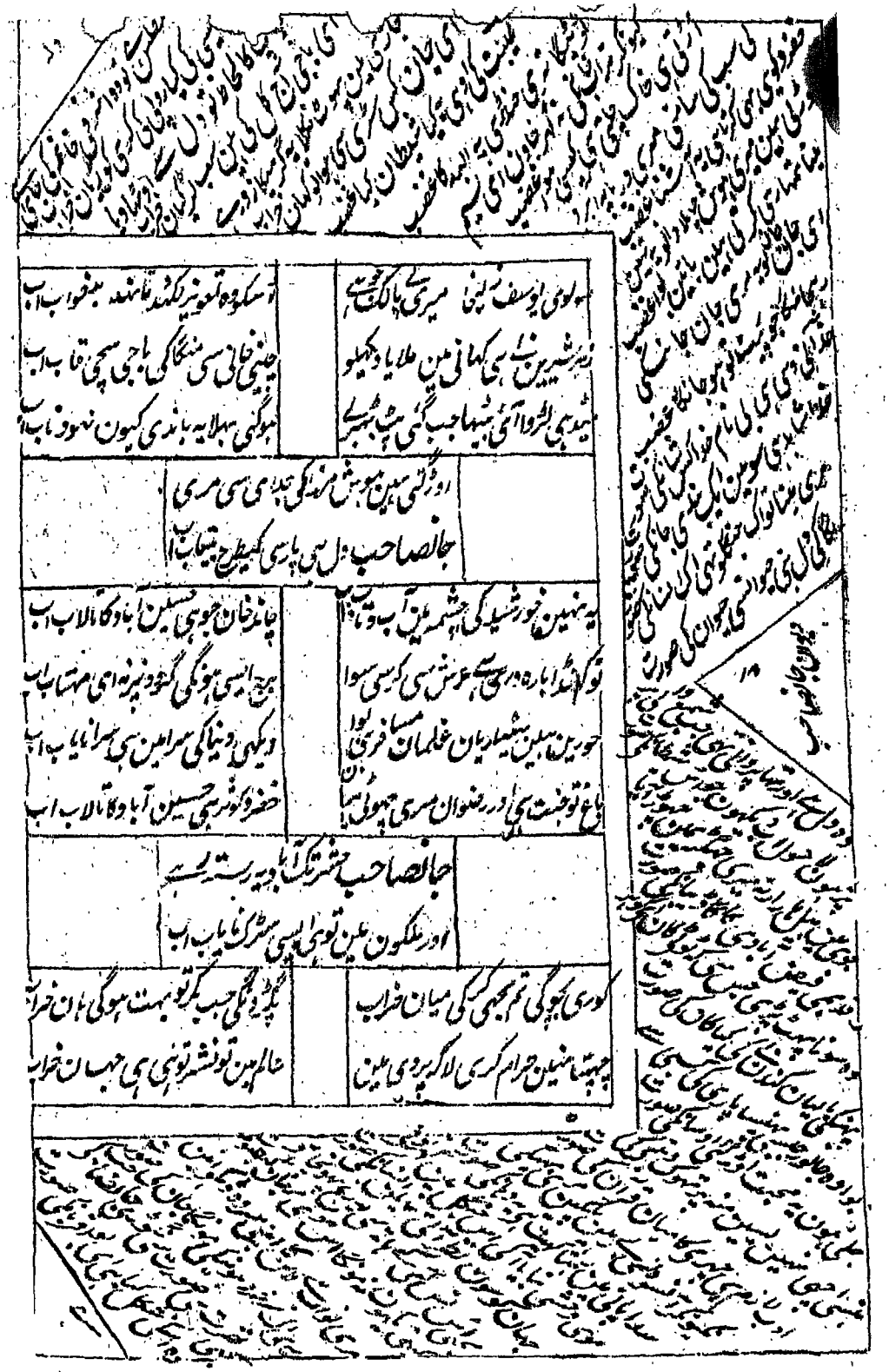

ہی دیوالی سی سوا آجکا دن آج کی رات
گھر سی نکلو نہ ذرا آجکا دن آج کی رات

ہی میان ناچ نہ موقوف ہو ساری رات
دیکھ لین او رمزا آجکا دن آجکی رات

قد نظر آتا ہی بوٹا سا بھی چاند سی نکل
ہی قیامت سی سوا آجکا دن آجکی رات

صبح کو دیکھا ہی منہ شام بدن کا پیلی
خیر سی کاٹی خدا آجکا دن آج کی رات

بیاہ کی لائی ہو نیگ جوڑون تھوڑا ہی
کس خوشی کا ہی دوا آجکا دن آجکی رات

تیسری دن ہین جاتی ہین کسکی گھر سی
اور رہ جاو بوا آجکا دن آجکی رات

جان کی خیر ہو صدقہ اجی کچھ دی دلوا
جان تم پر ہی کرا آجکا دن آجکی رات

کہدی مہتاب نی مہرن سی لگا تاکی بات
پیٹ کی ہلکی ہی ایک دن نہ بچی رہ تاکی بات

آپ کی دم مین جو آجاتی ہون مین بھولی ہون
کہا تی تم ہو تمہین سو جہتی ہی گھات کی بات

مرزا ہادی سا ولی ہی یہان مرشد ننڈکی
بی نباتی ہی یہ باتون مین کرنا تاکی بات

نیک بختی مین لگی اشرفی خانم بٹا
کہکی ٹکسال چڑہون اوس معمی بدوا تاکی بات

سمجھو مطلب تو ذرا کیا کیا سمجھ سنے مری
طعن کی طعن ہے اور اجی باتاکی بات

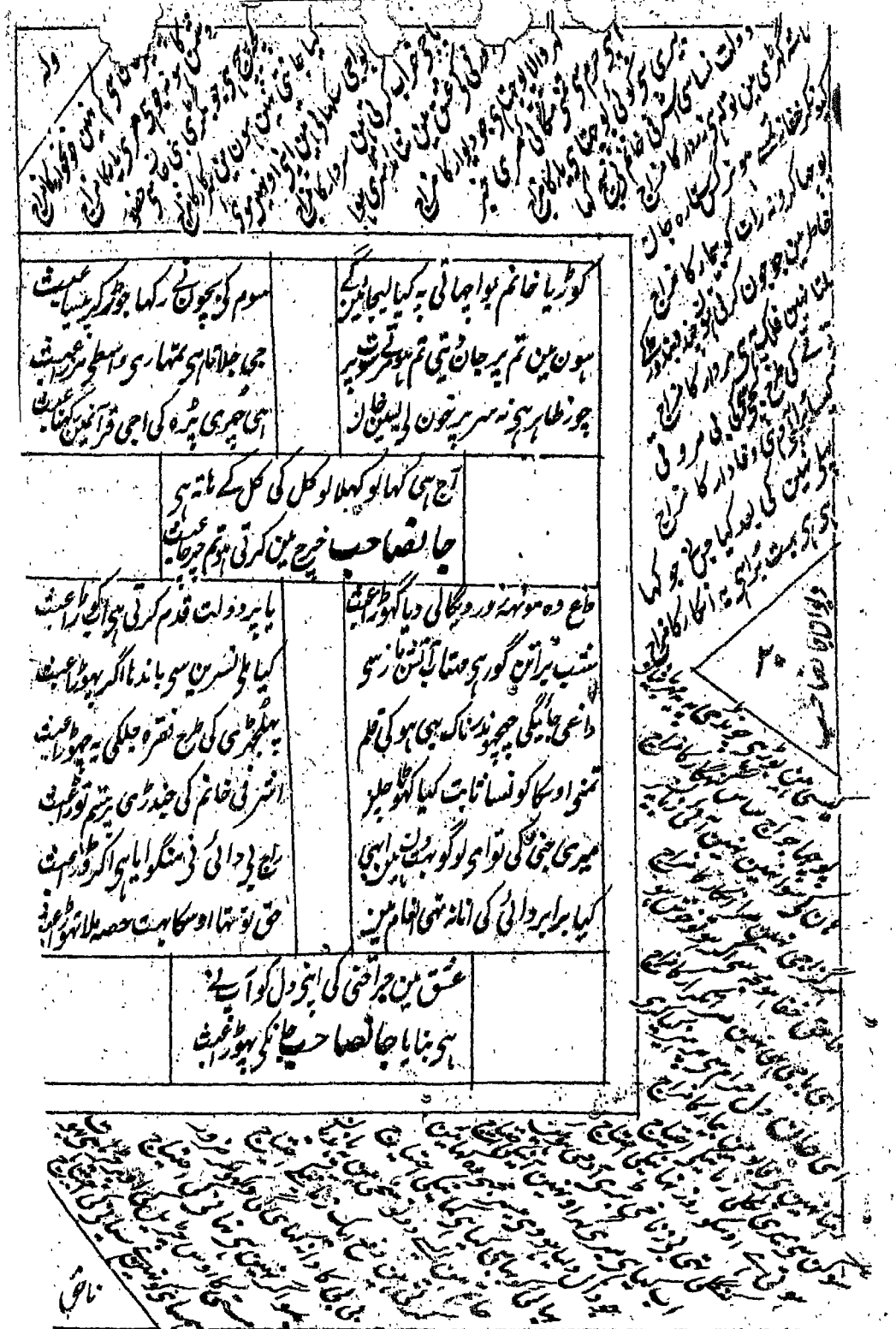

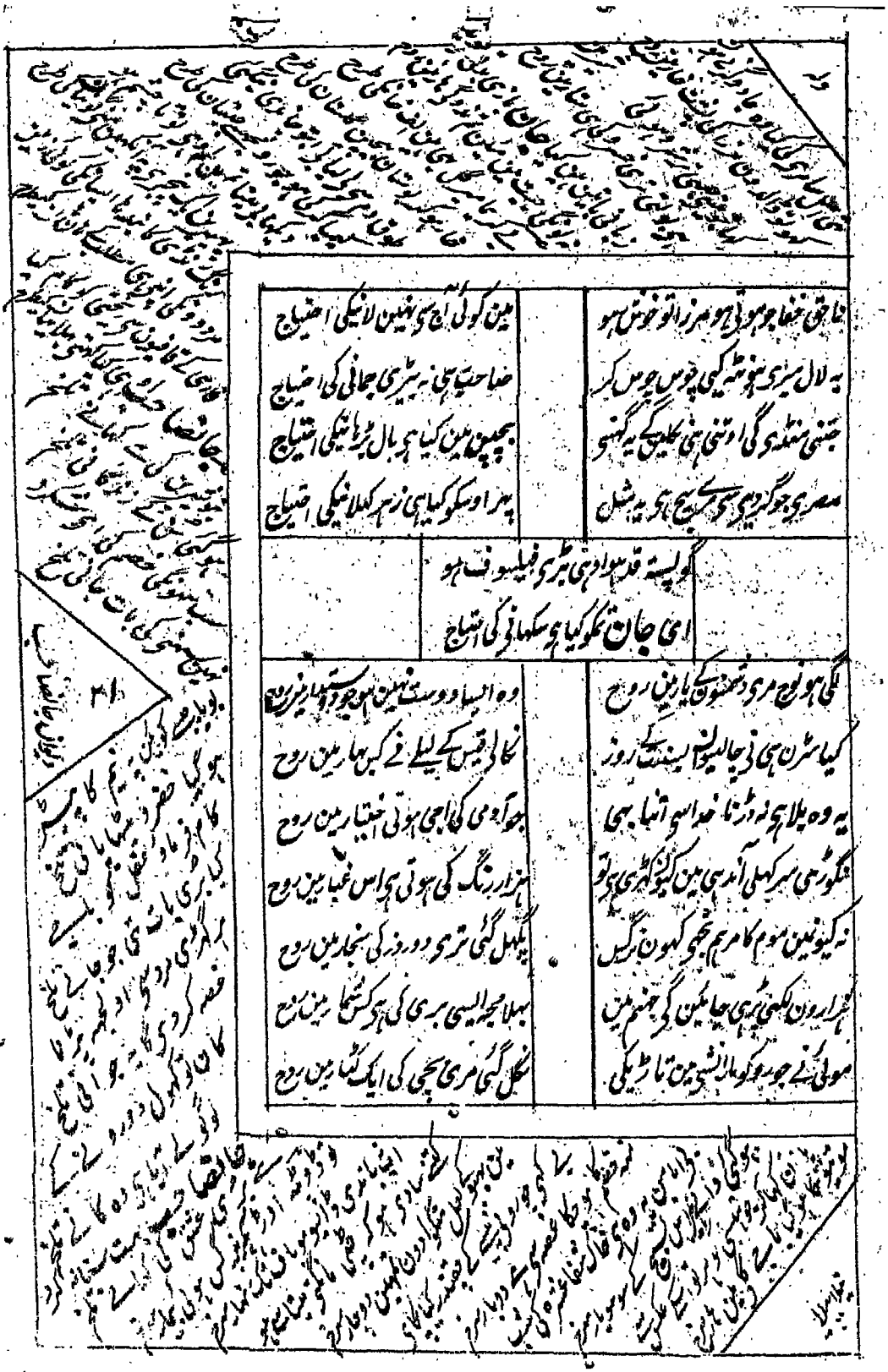

نیلا پیلا کیسا شاہانہ دولہن کو چاہیے
سچا جوڑا چوڑیو نکالا دی امی فیاض سرخ

جانفشا حسب کسکی منڈیا کاٹ کی آیا ہی بی
ہے لہو سی آج اوس خونخوار کی تلوار سرخ

سہو لام میر گل بو اپنی ہزار سرخ
دیگانہ زیب مرد دیکو زیتہار سرخ

تازی پی تو کوڑی نہ فولاد خان کو دون
اپنی لہو سی اسکا کرون مین کٹار سرخ

کہتی ہے میری صبح کنور پہنتی شام پہ
ہوتا شفق کا رنگ ہے جب آشکار سرخ

اس کلموہی نے مانگ مین سیندور دے آہرا
کرتی ہے یہ کنوار پی اپنا سنگار سرخ

لگکو ایک نگوڑی نے پیٹی مین ڈالکر
امی جان کاٹ دی ہی گل مانگدار سرخ

فتنہ انگیز اور آفت شوخ
بچی خیرن کی ہی قیامت شوخ

ملکی مسی جو آلی ہے سو سن
کیا جمی پان کی ہے رنگت شوخ

آنکہ مندی آپ تہی لڑاتی آنکہ
لی مری بجسکو اوہی تہمت شوخ

میری بچی تو ہے غریب بہت
دیکھنی مین ہی اسکی صورت شوخ

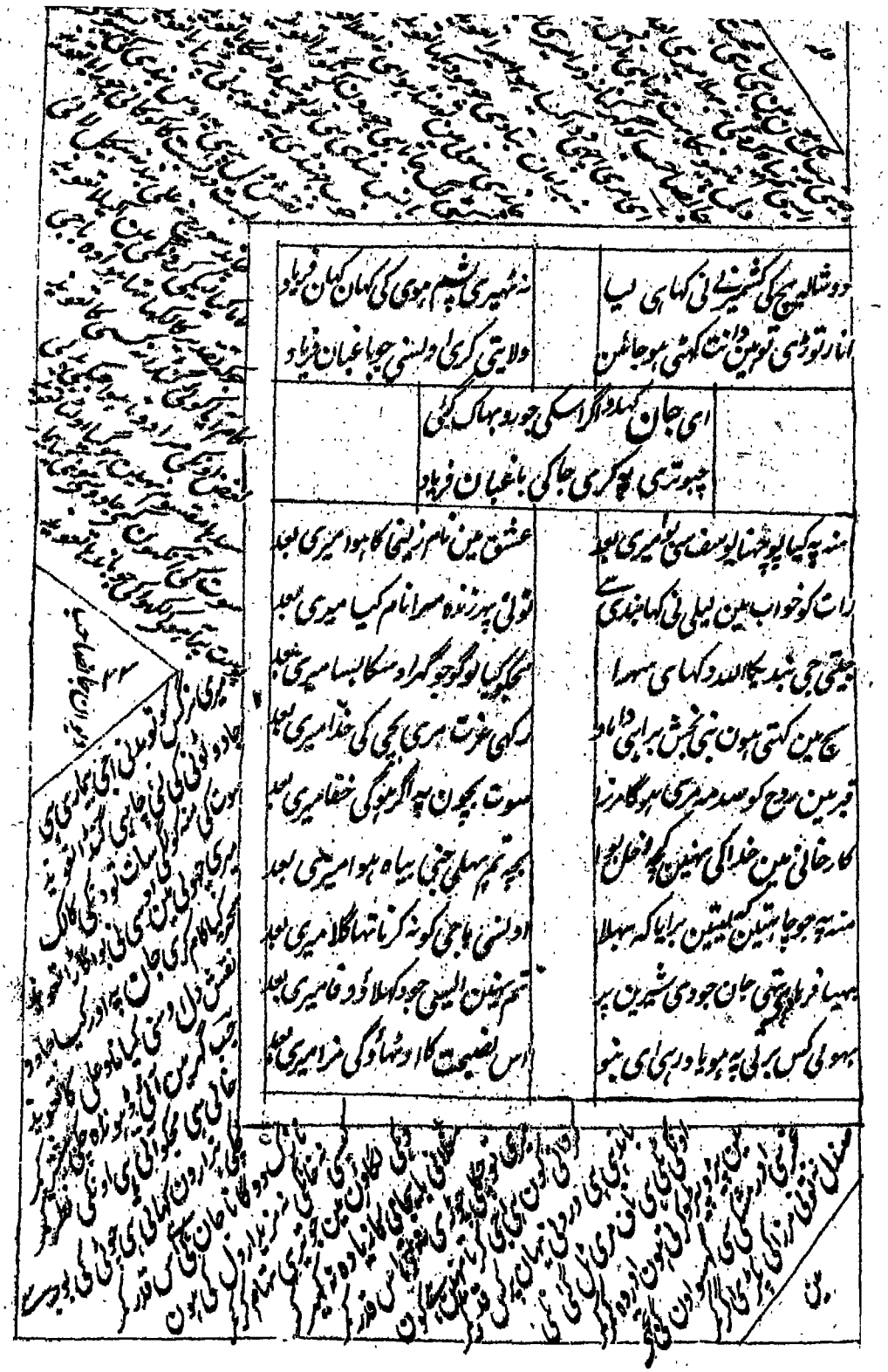

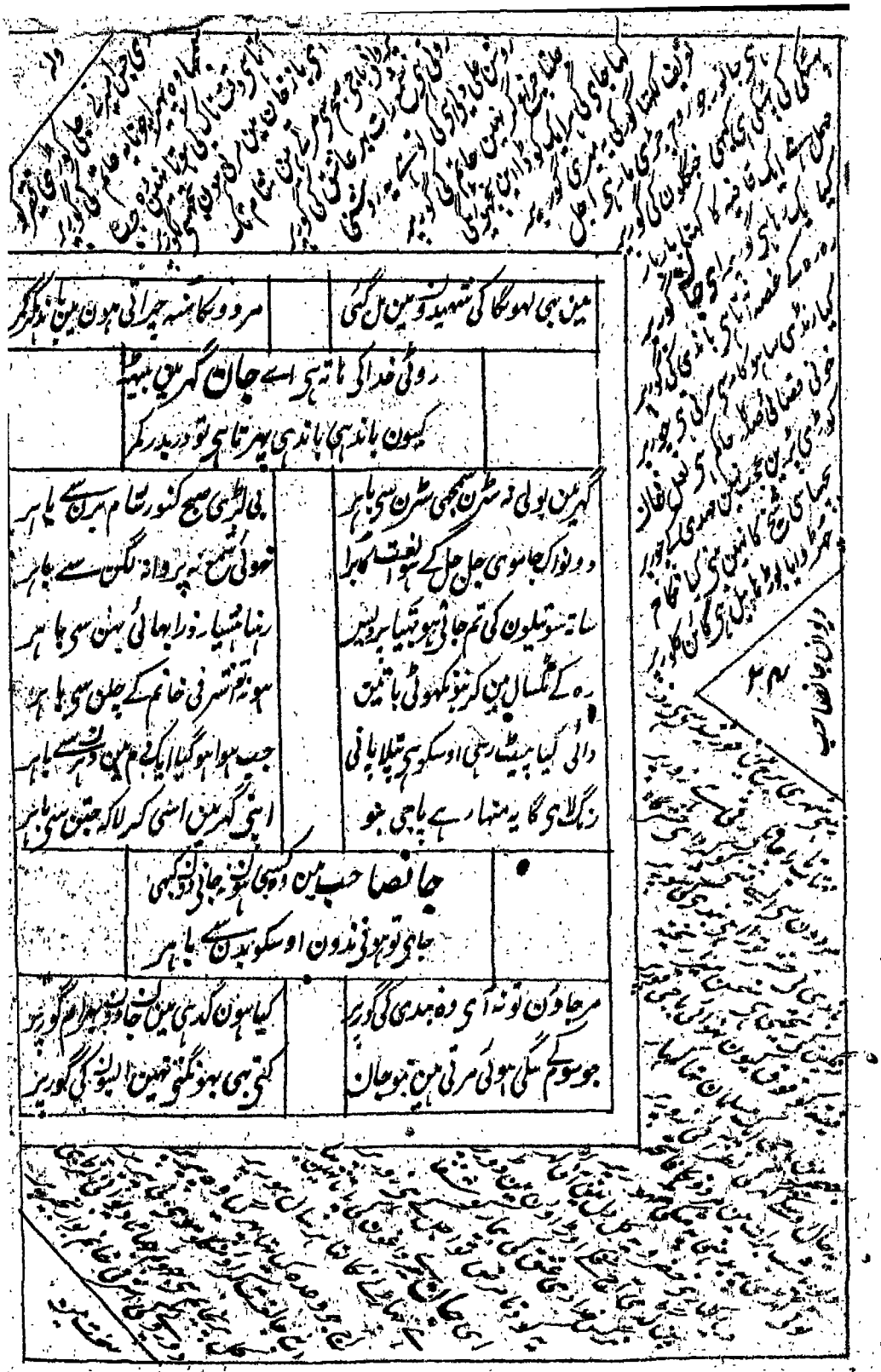

کیون نہ مین مانتی بی آگ لگو لی سی سوا
رات کو ہو گئی مرزا مری انگار سی تیز

جانصاحب ہی جو لگو یا ہی سرمہ سرگس
خوب کر والی پہری تو نی گنہگار سی تیز

اسکی الفت پہ کرون اپنی مین قربان غریز
مال کیا چیز ہی یوسف نکرون جان غریز

دوست بن بن کے یو مین پوچھتی ہون لکی باتین
کھولدیتی ہین یہی دشمنو نکی کان غریز

دودہ تک جنکی نہین بوہو ٹلگا سو کہا یہ صاف
قدر کیا کرتا زلیخا کی مے نادان غریز

موتی چہپ چہپ کی نہ یاقوت کی گہر جایا کر
بات پہرا کی نہ پہنچی نہ یہ کان غریز

کی رنا خی نے جو امانکی دودن خاطر
کیا نئی بات ہی سب کہتی ہین مہمان غریز

آج نوچندی محرم کی ہی درگاہ چلین
حاضری کا جی کریو نگی سامان غریز

پاس پیسا تہا بجی کو دیا خانم جب تک
گہیری رہتی تہی مری بیٹی کو ہر آن غریز

عارسی ولی سکندر کو مری باتون سی
صاف آئینہ سا بس ہو گیا حیران غریز

جو وہ کہ دیتی ہین یہ الو تصم کرتا ہے
گہر کر ینگی مری آباد یکا ویران غریز

غیر کیا مفلسی مین خاک بہی پہچانے
جان کی ہو گئی ای جان جب ایمان غریز

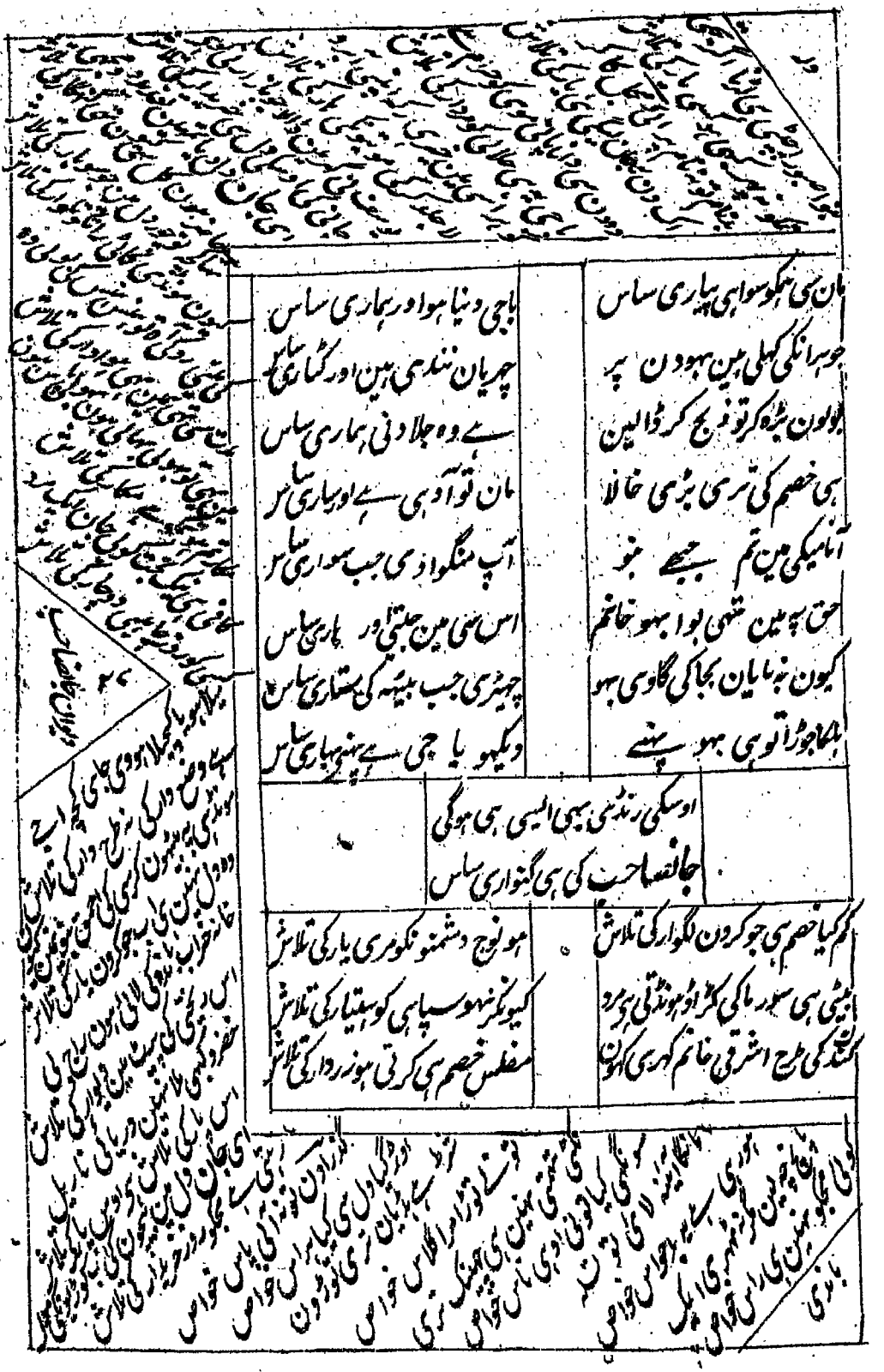

باندی بچہ سی ہو بیاہ کروت — نوج اوس بندیکی ہو سیاس خواص
کپڑی اوجلے ہین پہنی زیور ہے — پھر تیرا دل ہی کیون اوداس خواص
دور کر رنج زہر کہا نہ اری — جان کا کچہ نہین ہی پاس خواص
آپکے آگے اشرفی خانم — لی گئی ہے روپی پچاس خواص

جانصاحب کہین رقصہ ہو
گاتی بے وقت ہی بہاس خواص

مجکو خوش آتا نہین تیرا دوگانہ اخلاص — چوکوئی سامنی آیا وہین جوڑا اخلاص
آج مجہ سی ہے تو کل اوسی مرزا اخلاص — ایسے پر جائی سی ہو نوج نگوڑا اخلاص
بندی درگزری بہت دوگی بچا ہو — واہ صاحب مجھی ایسا نہین بہاتا اخلاص
ایسی اندہی ہو نہین دیکہتی آگا پیچا — کسے کو کا ہیکو بہائی گا تمہارا اخلاص
بنکئی جان یہ الماسکے شکر جوہر — کیا یاقوت نی ہیرا سی بہی پیدا اخلاص
گالبدن پاس جو کر خوا کیا کرتے ہو — راست کہدو ہوا کسو سے بہی ترچہا اخلاص
دن مین سو بار نہ خوشنیکے گہر جایا کر — اری مہتاب کہ لگا تجہی رسوا اخلاص

مین لکھتی لکھتی تھک گئی یا نہ اک جواب
کسو واسطے مین بھیج کی ہون نثر مسا رخط

چھٹکا کو پہنچا ایک نہ منشی جی کیا کرون
پہلی سی بھیجی سا تو مین تک تین چار خط

رونی کا اپنی جان مین لکھتی ہون سلسلی
اوس بی کمہ کی دل کا بھی تو وی غبار خط

یاقوت نی سمجھ کی سمجھی کیا لکھا ہی بی
مین اپنی ایڑی چوٹی پہ ڈالون یہ وار خط

آرسی کا پاجامہ جو پہنی ہے گلبدن
دیتا ہی ترچھی بیل پہ کیا کیا بہار خط

سنبل نسا کی چوٹی کو زلف جو گوند بہتی
لکھتی ہون مین علامی کا ای نو بہار خط

مٹتا نہین کسی کی مٹائی سی جان بی
پیشانی لے پہ حا لکہ ہی ہو روزگار خط

دنگور دلستی ہا تون مٹی ہی ہم غلط
مردہ وہ صید ہی سر کی ہی کہا تا قسم غلط

کنگری کی چھوڑ کا نہین کرتا ہی کوئی ضرب
مہندی کی چوٹ پر کیا تمنی ستم غلط

کہنگر چلو چلو ای تو جان کہا گئی
باندھی لی کر دیا ہی مرا وہی دم غلط

گالی جو منہ سی نکلی سو گالو مری زبان
شہمت لگا رہی ہی تمہاری حرم غلط

گہڑی کہ لیا چلی ٹڑین ای وا گا جان
ہو جا ہی وہ گہڑی کو کسی طرح غم غلط

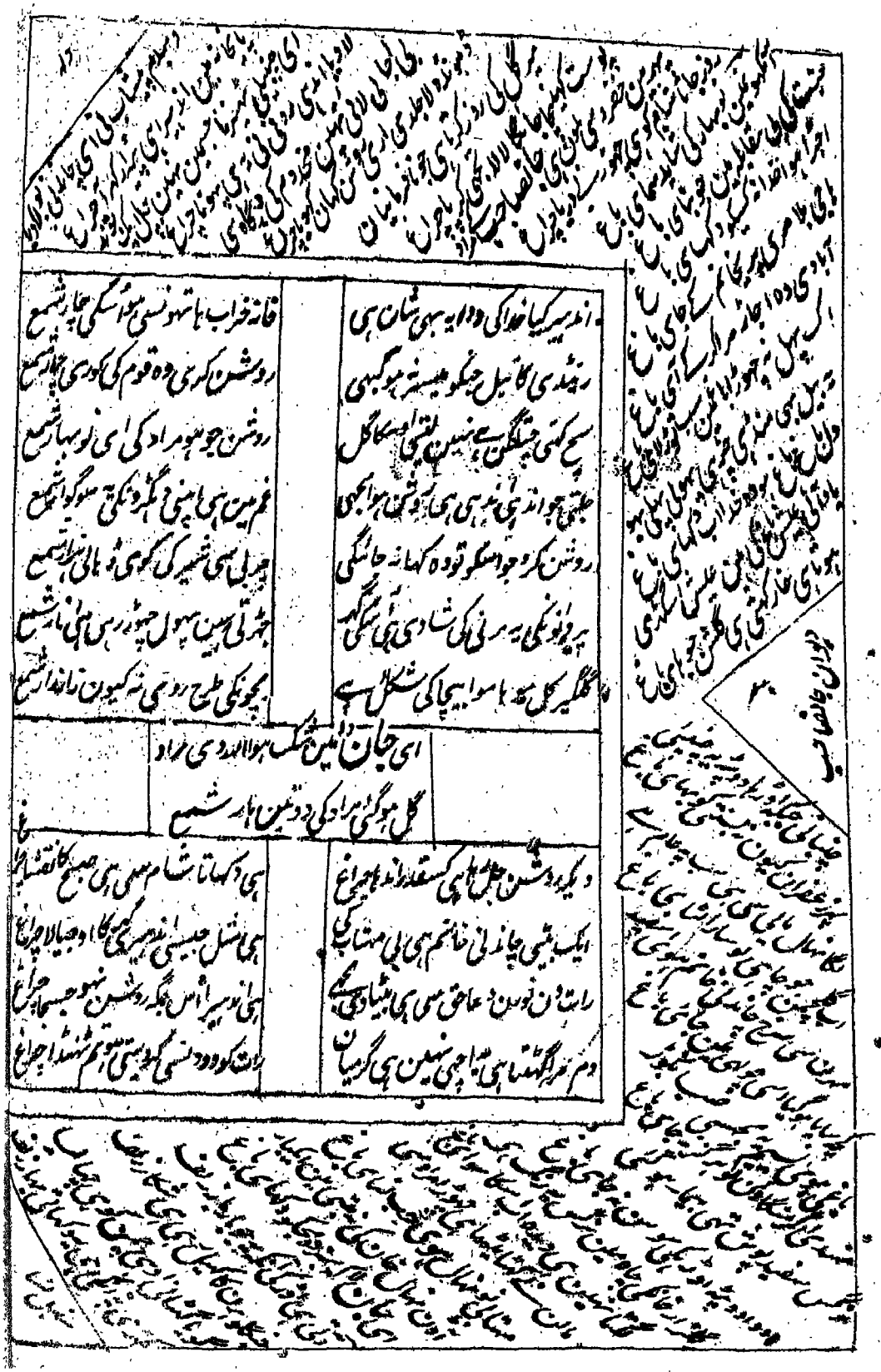

سنبل نسا پہ ختم ہی چوٹی کا کونڈنا — چوٹی کی مروڑتی ہی مسی ہے بہار زلف

انتہی ہوین ہین دلسی مین کہاتی ہون پیتاب — زلفن کی یاد آتی ہی بی الخصوص زلف

خود دم او لجہ رہا ہی جدای سی یار کے — میری گلی کی مار نہو خیسا زلف

لاکہون ہی مردوی تجہی دیتی ہین نقد دل — الدرسی کیا بڑہا ہی ترا عقد بار زلف

گانٹہ دی پہ اسکی بلسی سی عقدہ یہ کہل گیا — دل لون کسیکا اسلی ہے بیقرار زلف

موتی سے ہے بیکلی مجہی گل خان کمال ہے — دیتی او لجہ او لجہ کی ہی گل کار زلف

کچہ بل کی بات ہی نہین سیدہی تو بات ہی — کاکل سنی ہی دیکہی تمہین پیچدار زلف

سنبل نسا نہا کی نچوڑی ہی جو تونی بال — پانی کی بوندین موتی ہین او رابدار زلف

ہندو کی پیلی باجی پہ عنبر سی کیون لڑی — مشکی کی اس خطا پہ کرون تار تار زلف

گویان کی موتیونسی ہیر سی مانگ ایسی ہے — دندات کی دکہای ہی گویا بہار زلف

مشکل نہین ہی شام ہون بن بہین کچہ — جوڑی کی طرح باندہون جو کر لاکہ بار زلف

اسی جان جانتی ہین محل خانہ دلبران
پیشان کہیگا جانی بہلا کیا گنوار زلف

پہر نہ اوتہا نہ اسے پری خانم
جسکے سر پر ہی چڑہا ہی عشق

لاکہ بہوتون کا ایک بہوت ہی یہ
کچی جن سے بہی بس سوا ہی عشق

اسکو پروا نہین کوی مرجا ی
ایک بیدرد یہ موا ہے عشق

چشم بد دور دیدی چا رہوے
انکہ مندی کو جو اب ہوا ہی عشق

جس پہ عاشق ہون بی نگوڑی جان
کیا بہی موہون بیچتا ہی عشق

جانصاحب ہے جان کا دشمن
دل کا پوچہو تو آشنا ہی عشق

لینگی نہ میر موسی میرا سلام کب تک
سمجہسی نہ وہ کرینگی دیکہون کلام کب تک

کہچڑی ہوا ہی چونڈا خالق ہی دو دگا نا
توبہ تو کر کرینگی رنڈی حرام کب تک

پیسی یہ بہاڑ کی ہی اتنا غرور داری
بڑہ بڑہ کی یہ کروگی مجہسی کلام کب تک

پوری نہین پڑینگی بیلو ہزار ہا پڑے
بیٹہا رہیگا تمکو چکلی کا کام کب تک

ولی منگا کی اونکی گدا آپ مین ہو جاتے
غیرون کی ہاتہ باجی بہیجون پیام کب تک

یہ حسن کی ہین گاہک دونکو خوب پکہا
یوسف بنا رہی گا بی بی غلام کب تک

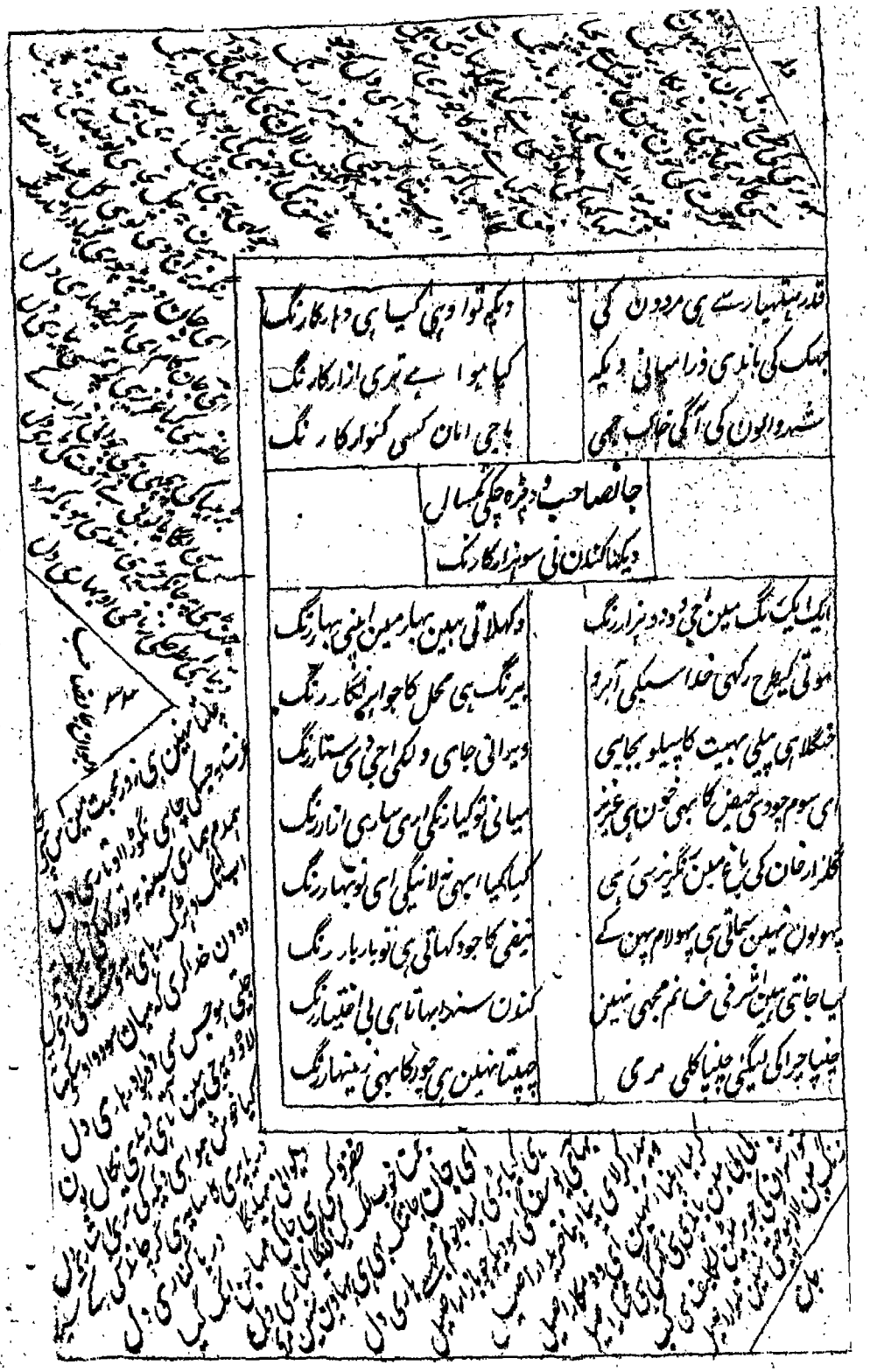

قدر بہتیہارسے ہی مردون کی
دیکھ تو اوہی کیا ہی دہارکا رنگ

جھلک کی باندی ذرا سیانی دیکھ
کیا ہوا ہے تہری ازارکا رنگ

شہدوالون کی آگئی خاک بھی
باجی امان کسی کنوارکا رنگ

جانصاحب دیڑہ چکی کمسال
دیکھا کندن نی سوہنرارکا رنگ

ایک ایک نگ مین جی دو دو ہزار رنگ
دکہلاتی ہین بہار مین اپنی بہار رنگ

موتی کیطرح رکہی خدا سبکی آبرو
ہیرنگ ہی محل کا جواہر نگار رنگ

جنگلا ہی پیلی بہیت کا پیلو بجایی
دیرانی جاہی دلکی اجی دی ستار رنگ

ای سوم چودہی تیرہی کا بہی خون ہی عزیز
میانی تو کیا رنگی ری ساری ازار رنگ

گلزار خان کی باغ مین نگریز سی ہی
کیا کیا ابہی تہ لانیگی ای نوبہار رنگ

پہولون نہین سماتی ہی پہولام پہن کے
نیفی کا جوڑ کہاتی ہی تو بار بار رنگ

لیا جاتی ہین اشرفی خانم مجہی نہین
کندن سندہ بہاتا ہی بی اختیار رنگ

چنپا چرا کی لیگئی چنپا کلی مری
چہپتا نہین ہی چودکا بہی زینہار رنگ

جان سولی پہ ہیکلی مری بہیا منصور
سوت کی غم سی پڑا ہو کیا آزار اسے
اب پیا او مسکو تپاونگی تیری ہی منہ زور
خوب ہی اشرفی خانم کا کیا کٹنا پایا
پہیوگی تو بری چٹیہی وہ لائیگا
پہنا تی نسیین ہر دکھوی گگی بند دق
پیاونگی جو تی ہی کیا خوب لگی سر چندہی
اور آجاینگی باداوسے کرو الوحلال

بد نظر وہ مین نہ رکھونگی طرحدار اصیل
چہوئی نرگس کے روشن ہتی ہی بیمار اصیل
یاد گی گہوڑی پہ رہتی ہی یہ اسوار اصیل
کنگلی آتی تہی اجی ہنگئی بدار اصیل
ہوگئی ابتو رونے سے گرفتار اصیل
عملی تہی تمہیں لیے وونگی ہواوار اصیل
مجہسے ہر بات مین کرتی ہی تکرار اصیل
نینی مرغی ہے یہ کیسی ہوئی ہے وار اصیل

گہر کرون اپنا مین برباد جو رکہون پہیا
جان صاحب مجہی ایسی نہین کار اصیل

جب او بہی کرچکی بدنام نام ہم
ان مردونسی خفا ہی بجی تہی کی ہم نہین
وہ سوروپلی جو اشرفی خانم کہین تو آمین

اب کہتی ہو کہ تجہسے نہین کہتی کام ہم
باجی فرشتی تا نسی کرین یہ کلام ہم
ایسی نا دہند ہوئی گنگار نام ہم

سوت میری پانچ ہی ہیں اور تیسی سوا
وہ تو ہی حسن ہے جس میں ہیں یک سو دو چار ہیں

ہیں کمر کی جو کڑی جانیاں وہی مضبوط ہیں
جس نہیں دیکھا کبھی نار دکی بلوار میں

دیکھکر سلمانشانی اوسکی ہیں روتی نہیں
موتی ہوتی ہوں پر وتی بادلہ کی تار میں

موت کی غم سی مری چھاتی تو چھلنی ہوگئی
لوگ کہتی ہیں لگی ہیں کہ کیمان دیوار میں

جہاڑو بی بی کی پہری ہو جاگی گھر پر یکساف
کوڑی کوڑی بھیک مانگی وہ موا بازار میں

جالصاحب جسکو سمجھو ہیں بڑی آیا غار
آشنا کیسی کرا دیتی ہیں وہ خود غار میں

برسوں بچی کو نہیں پیار کبھو کرتی ہیں
پیار ہی کرتی ہیں تو کاہنکو تو کرتی ہیں

اجلی بگڑی ہی عبث اسکی تو بن آئی ہی
کپڑی لڑکی مری ور دزمیں گو کرتی ہیں

ساس ہوں پر میں خدا لگتی کہونگی بیٹی
پاس مرزا تیرا ادا ئو بھو کرتی ہیں

چوک جانیکی نہیں آنکو ہی چھٹی بھابھی
میری انگیا کی کسور یہیں دو کرتی ہیں

سید ہی قسمت ہی تو اک بال نہ ٹیڑا ہو گا
جادو پڑھ پڑھ کی کرن مجھپہ چھو کرتی ہیں

لال پیلی مجھی غصی ہی دکھا کر دیدی
کھانا پینا مرا کیون آپ لہو کرتی ہیں

۴۵

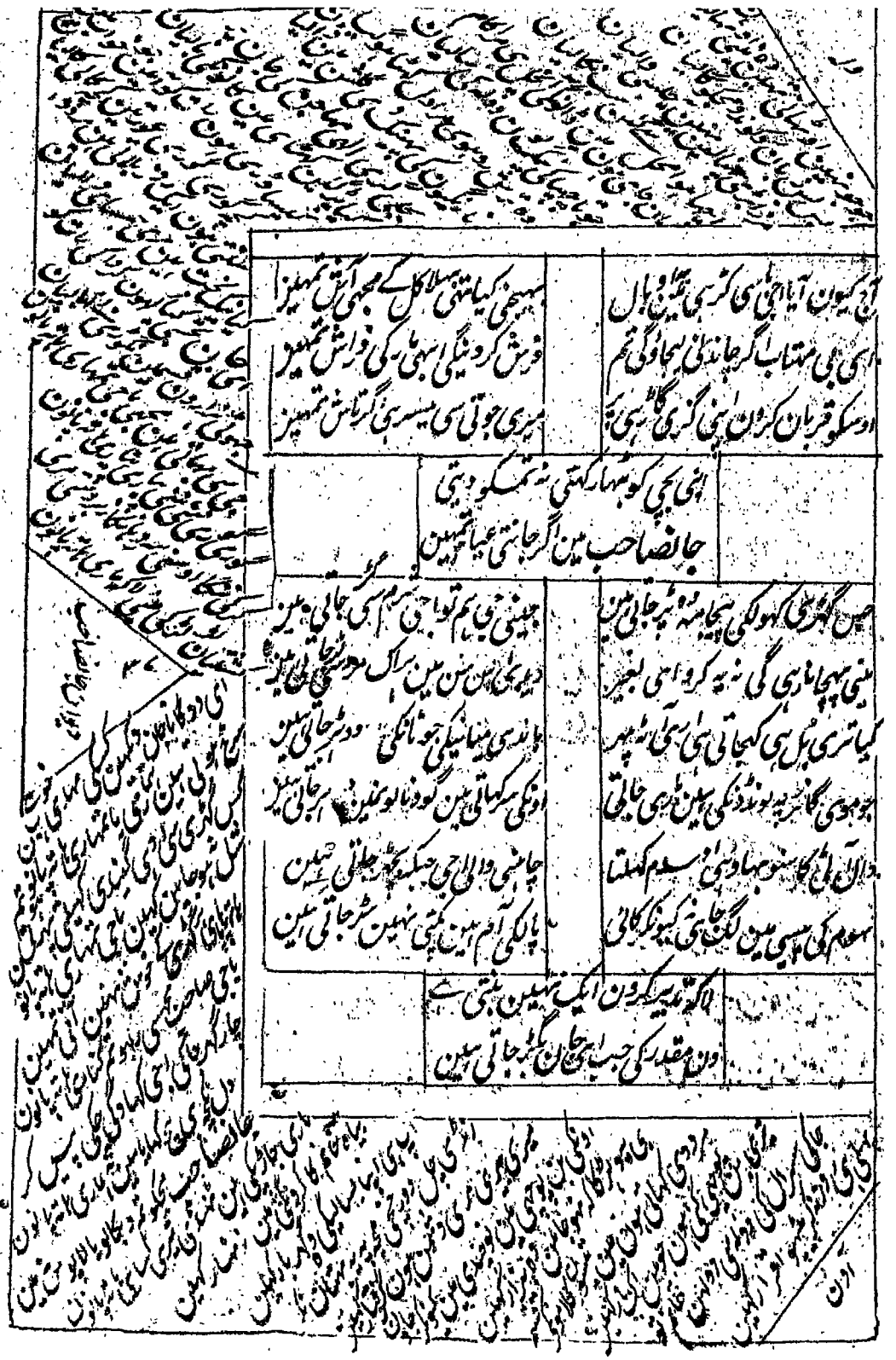

آون کس طرح تری پاس وگانا جنیان
باجی ہوتی ہی نہین تی ہین اسوار کہین

روز گروا نیکا نبدسی کو نہین ہی بوتا
مجکو خوا ہش ہی تو ڈھونڈہ اور خریدار کہین

مری ماتی نکالی ہے تی مجبسی چھیڑ
بیبیتی ہون کہین جاتی ہی مردار کہین

ایک پر بلیٹہ رہون اور کسی سی نہ ملون
ایسی بنسی نی کی ہین نہین اقرار کہین

مین تو مان ایسی ہون پر کسلی آتو آتا ہی
ڈھونڈہ لی اور جاکی طرحدار کہین

عاما کشاپی کا بیڈول برا ہی پسکا
ایسی باتون سی ارے کہانگی تعما کہین

جانصاحب مری خاطر سی نہ کہنا تم نی
رنڈی دیکھی ہے وگانا سی طرحدار کہین

بیاہ خانہ کا تو کرو نیکو ہلیا رہون مین
باجی کوڑ لیکا سہارا نہین لاچار رہون مین

اسکی صورت سی وہ ایسی ہے بیزار ہوئی
نام پر بھی نہین اب مارتی پیزار رہون مین

پنجہ کش اپنی منگیر لیتی کر پنجہ
چھوڑ دی میری کلائی رہی بیمار رہون مین

جاتی بندیکی بلا تجپہ گذرتی کیا ہی
ناک چوٹی مین تو اپنی ہی گرفتار رہون مین

جاتی ہی پہلی پہل اولتی جو کرو اینٹھون
ایسی بھولی نہین تتہی نہین ہشیار رہون مین

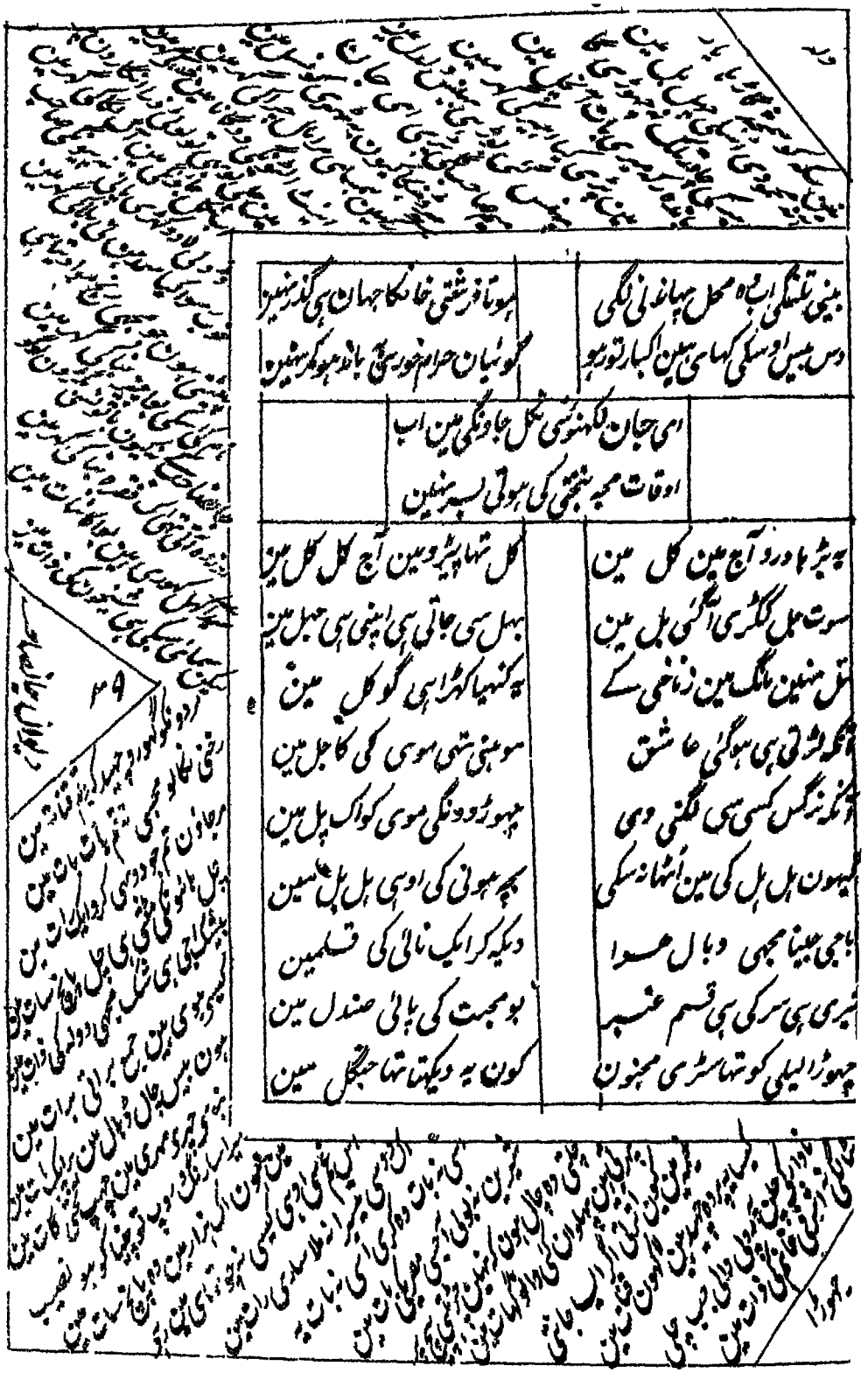

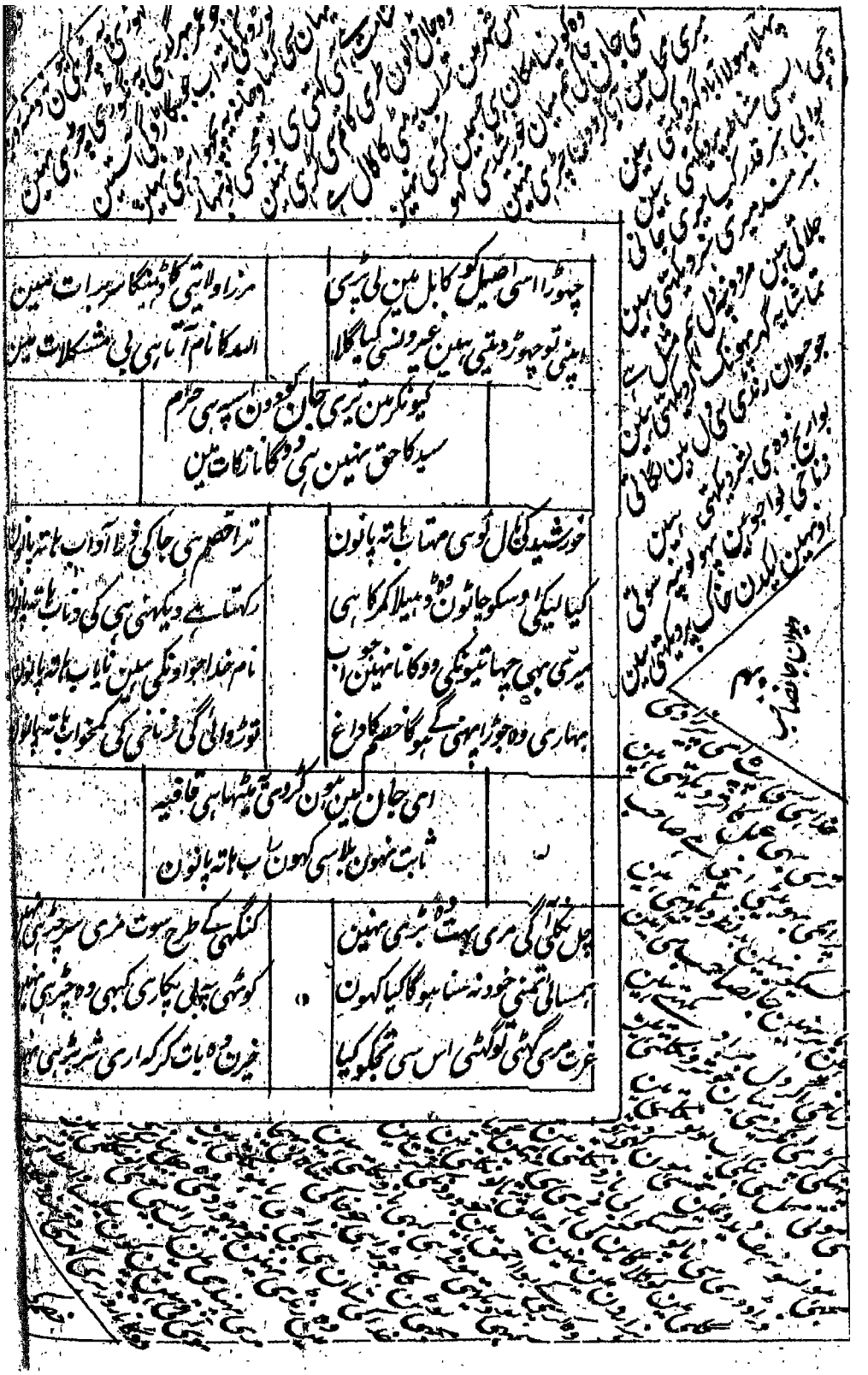

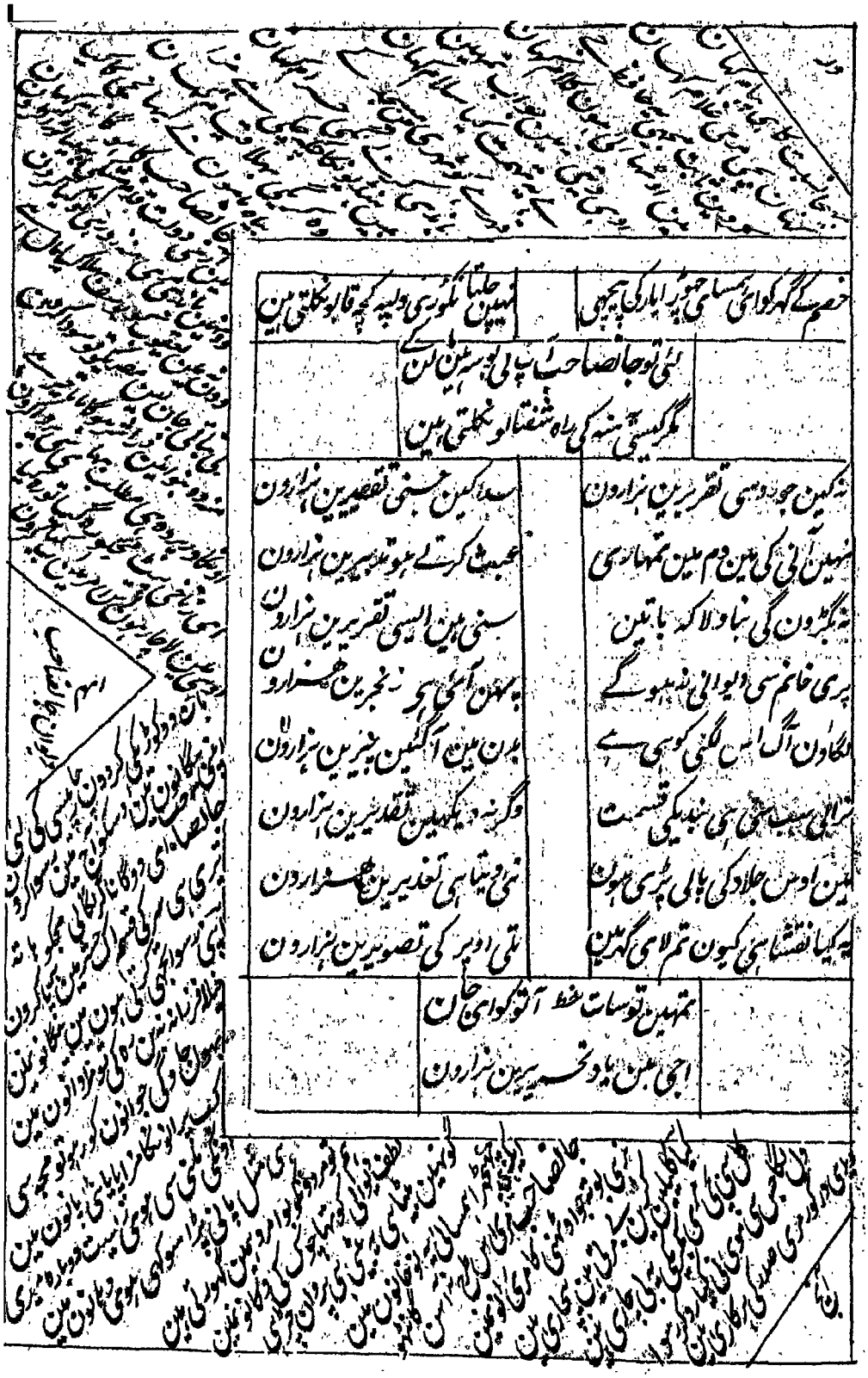

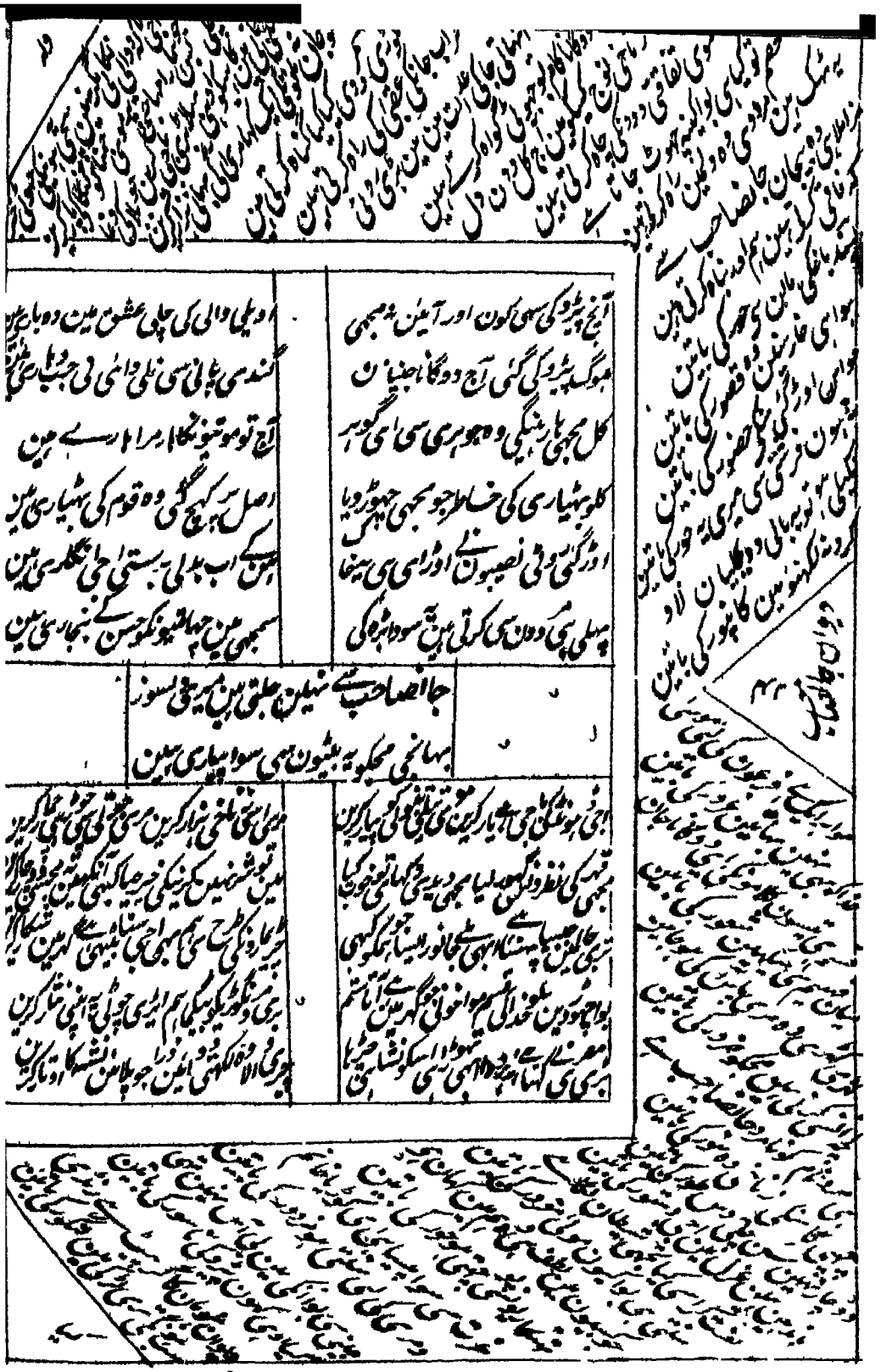

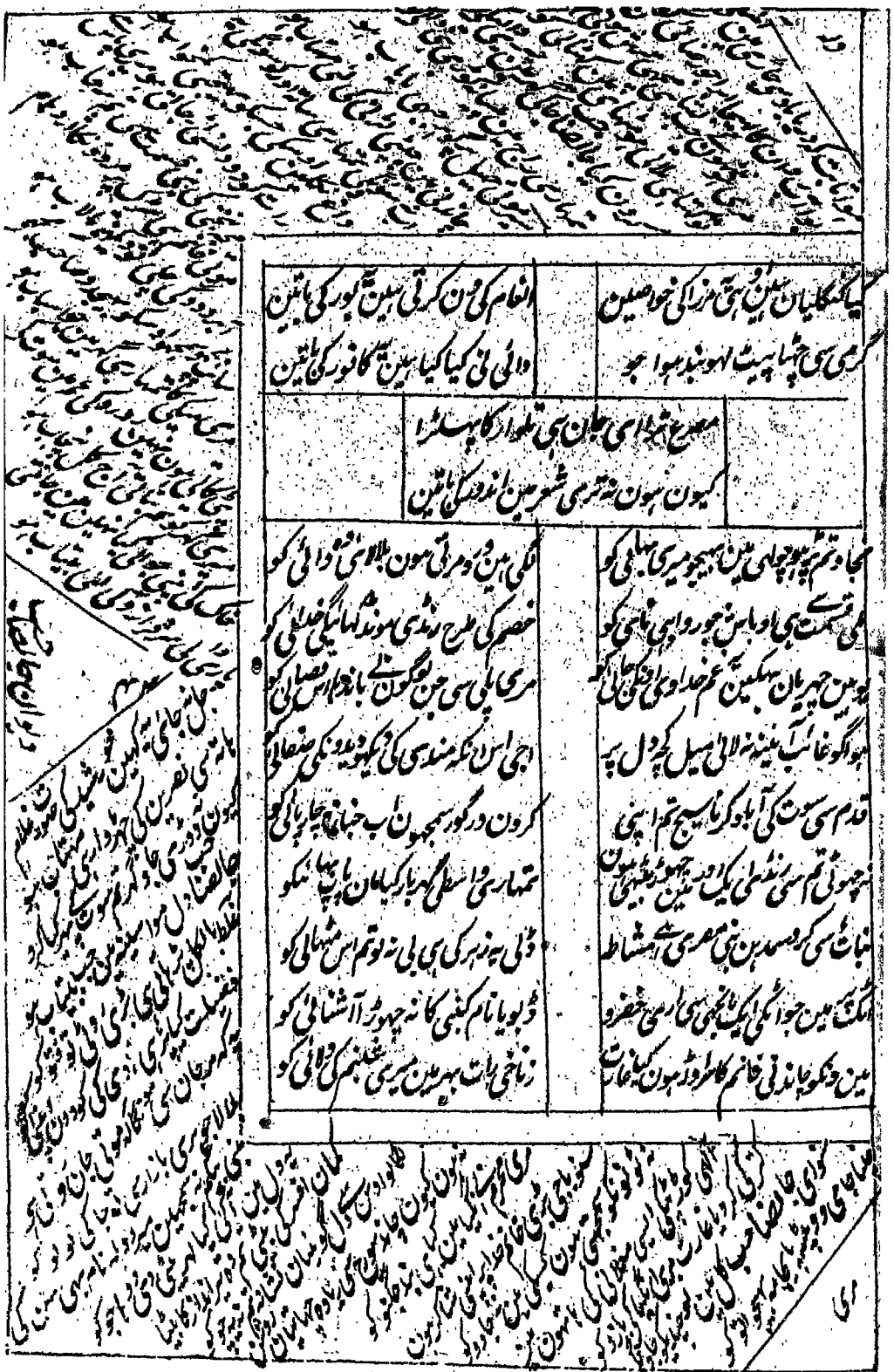

جا لصاحب

جا لصاحب سمجھی تم خیلہ سمجھی صاحب
چٹکیون مین جو مری بات اڑاوے ہی ہو

مہتاب کو میان نہ بری آفتاب دو
مستانی ہوشیار ہی اچھی شراب دو

ہلکی گلابی پھول سی تم بھر کی پھول سی
مجکو میان نسیم گلابی شراب دو

کانٹی پڑی ہین خلق مین سب لوگو بیقرار
ماہی تڑپی کی پھول مین مجکو کباب دو

آتو جی شادی کرنی یہ مایل ہے فاضلہ
پڑھنی کو حسن عشق کی اوسکو کتاب دو

ہمسائی دونون سی اجی ناک مین ہی دم
گھر مین مری ہین ایک بھی خانہ خراب دو

مری سمجھی مری حاکم لگاوے ہی
کیون نہ بگڑو ان سمجھی وہ لاوے بنا دیتی ہو

روٹی کپڑا مری تن پیٹ کو کیا دیتی ہو
کیا کھلا دیتی ہو کیا اوہی پہنا دیتی ہو

گدڑی مس پیاری ل میرا کرا دیتی ہو
ہنستی بچی کو اجی تم تو رلا دیتی ہو

فتنہ انگیز یہ طوفان ہین برپا کرتے
کیا ہی رہوتی ہو جو سوتی ہی جگا دیتی ہو

بی جمالو کی طرح ڈال کے بہس مین جنگو
دوڑتی پانی کو ہو آگ لگا دیتی ہو

سوت سی گرم ہو ہی جب ٹھنڈا بھگو
ہنس کے لڑواتی ہو رو رو کی ملا دیتی ہو

پری خانم ہی دیوانی پڑین تہہ نگوڑی پر
ٹھہایا نیکنجو مین سے مونڈہی والی خانم کو

یہی تعلیم دیتی ہین جی شنکرو کو مکھو خان
سمجھی تو زہر لگتا ہی ہمین آپ دیکھتی ہم کو

میان جو رشید مجبی دن دہاڑی جان چلتی ہین
جواب تر ہو وہ مانی ایسی کہی آپ کی ہم کو

نکالون ہے جو مانو کیا ہی سر پہر امیرا
گہیسی ہمان کو ن صندل اسی یہ عادت ہمین نکلو

وہ علوی میری ہو دہکی ہمین ہین تیان ڑن
بنا دی جانصاحب ایسا کوئی تو تکا ہمکو

ہمین کس سے رہی او ہی روکو زبان کو
چلو چپ ہو جہوٹی سچی نہ ہانکو

لگا کیا ہی شیطان سمجھائی کوی
ہماری طرف سی موہی بدگمان کو

ہمین سوت کی واسطی چہوٹتی ہین
دکہائین گی کیا منہ دہیاری جہانگلو

زبردستی اک تو مجہی تم ہو رکہتی
نہ میرا بدن او ہی جہک جہک کے جہانکو

بدن مین اگر چیر آئی ہے تو
یہ کچا ہی مرسم اجی رال پہانکو

نہین دلسی ای لڑکی بڑ مچا ہوئی ہین
جیون چاہتی ہون مین اجی جوان کو

سنو جانصاحب بہلا کیا ہی نسبت
مری نیلی چادر سی اس آسمان کو

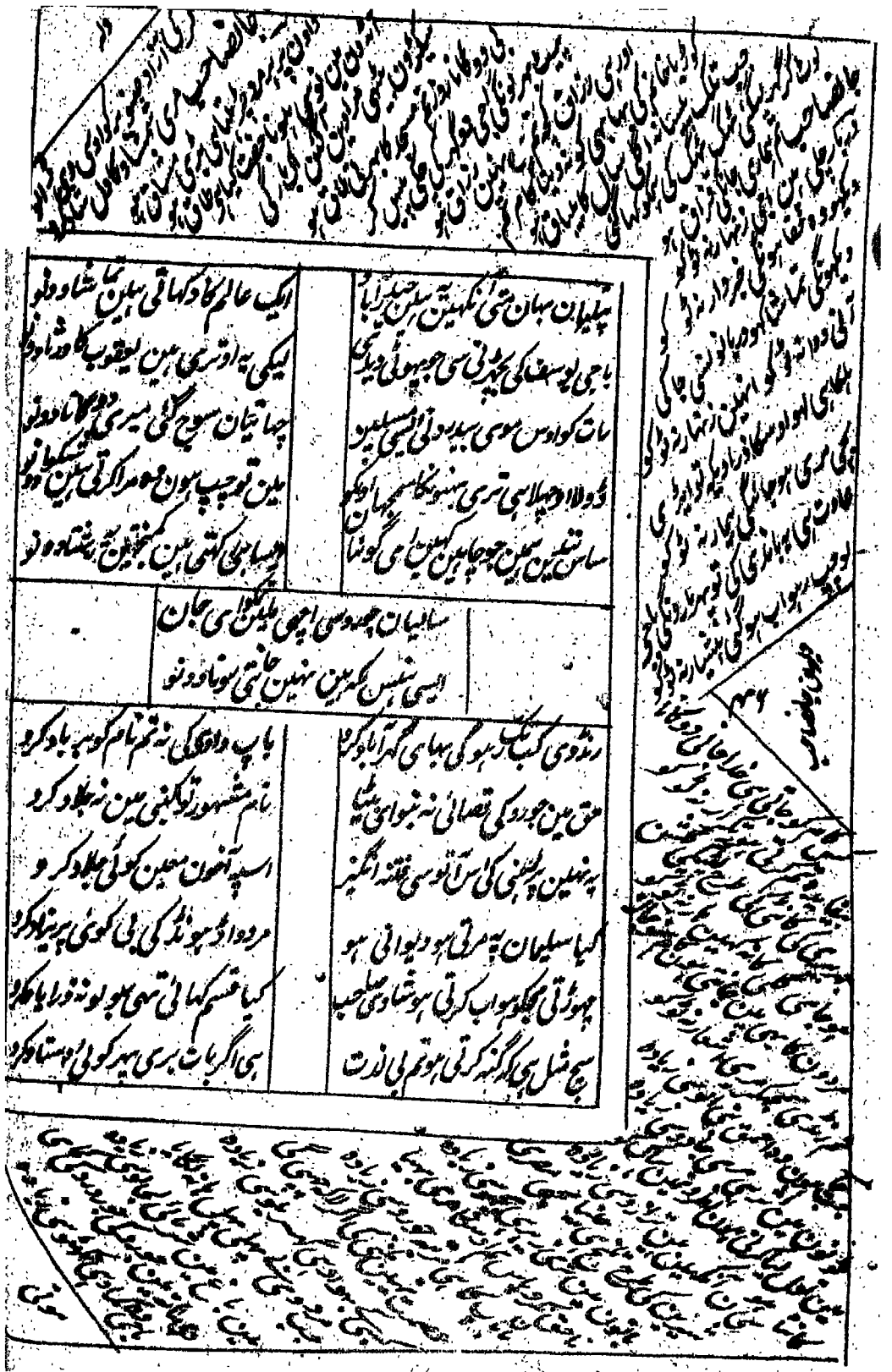

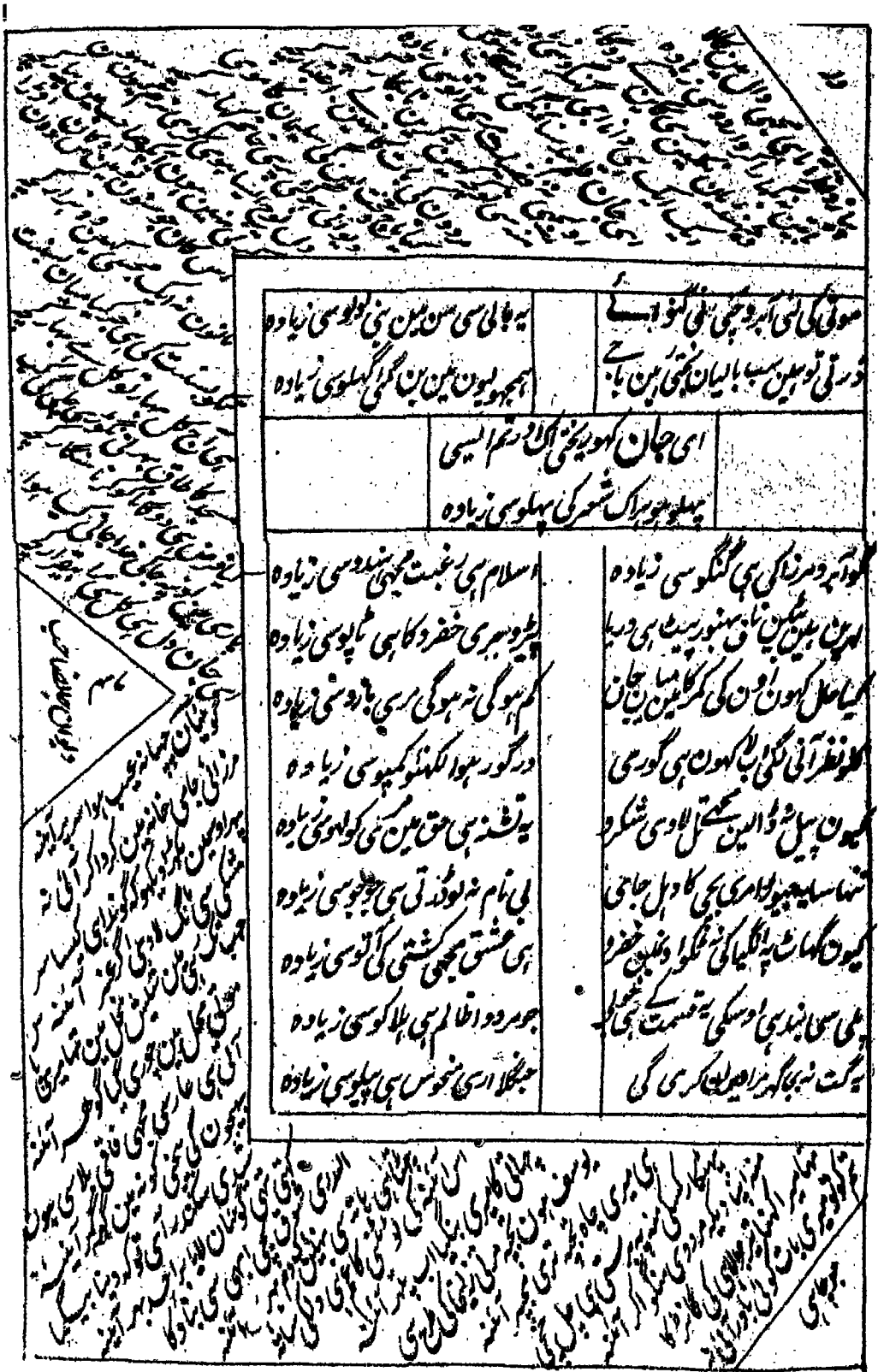

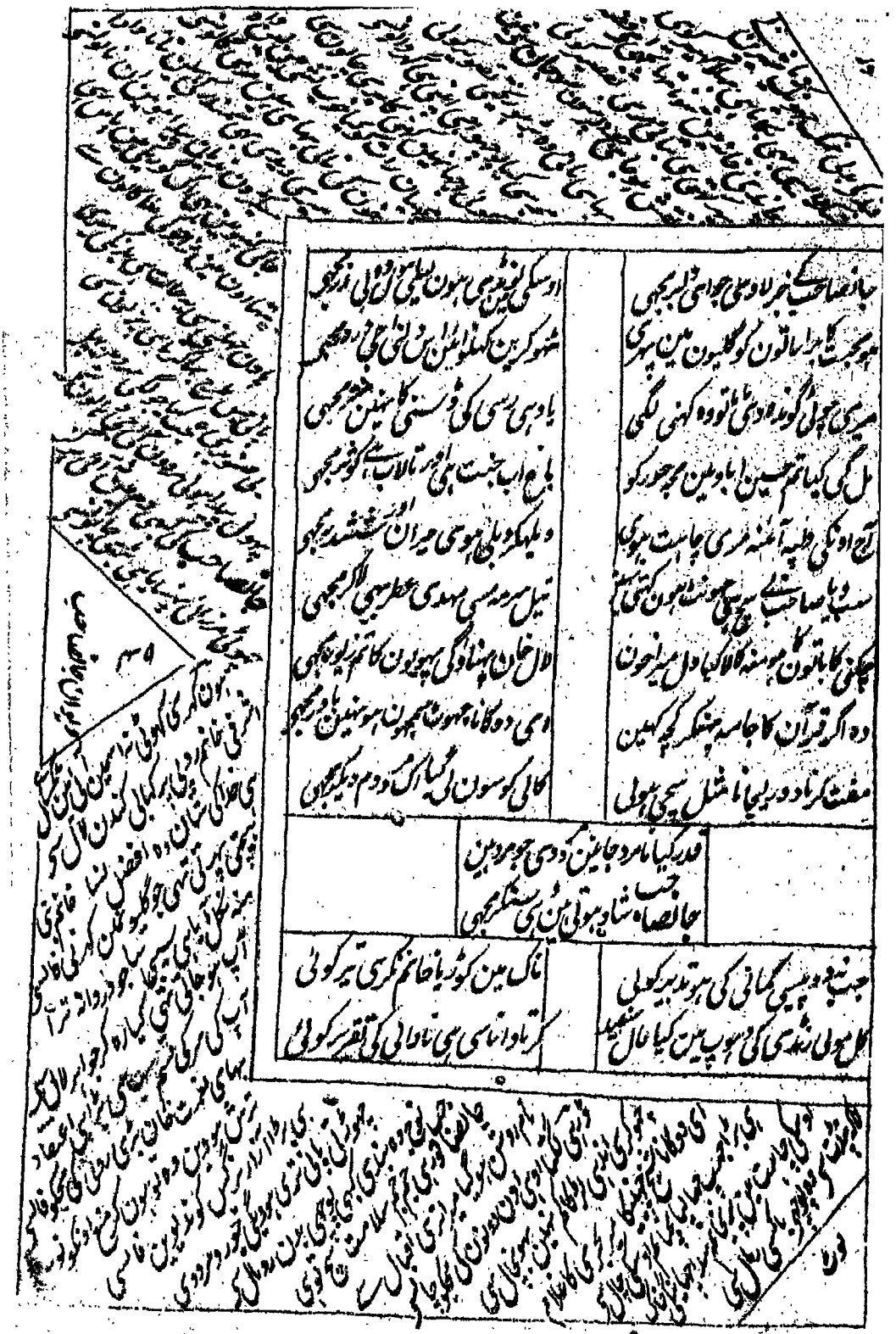

لوٹ کہا ئنگی شکر دانگی جہمن سی کبھی
تو ومنی کی تہی وہ بیٹھی اصل سی اپنی گہی
نام ہمکی کا مشایا کی اشارہ سی یازبان
بولی کتنی تی ہیٹیو خان تجہی کاٹا ہی کیا

بہی زمانی پا ہیچ کیا چوکی کی امیچا ل کر
لوگ شادی کی بہری تہی اور بہی تھی ور
کیسا کہیل کہیلی ہے ہنو آتی ہی سسرال سے
تو جو کہتا ہی چلا آتا ہون مین کر ان سے

جانصاحب سچ ہی یہ ٹکسال والی کا کلا
جو سنین دل کا غنچہ وہ کہم نہین کنگال سے

ابہی وہ اندہی ہی ٹر نیکو ایکبار آئی
پلنگ کی ال مین پابوس اوسکی بار آئی
بہنسا یا مرزا کو شہباز خانکی باندی نی
بسا بسایا گہر اپنا نہ ہمین پہولی پہلی
خدا ہی خیر کری بیگما کی ٹہنڈی سی
نہ ایکبار ہی ہتو کا مین اوسکی جاؤن نثار
یہ ٹوٹکا کیا ناکو مین اپنا ڈال کی منہ

ہوا کی گہوڑی پہ دولت قدم سوار آئی
چڑہی دماغ کو گرمی تہی سب اقتدار آئی
جب آئی گہر مین تو وہ کہیلتی شکار آئی
نکوڑی سبز قدم ایسی نوبہار آئی
ہمینا ٹیٹہا ہی کہاتی ہوئی اچار آئی
فلانا یہ کی ہتیلی پہ وہ ہزار آئی
گئی مین جہولی کی آگی و نہین پکار آئی

دیوان جانصاحب ۵

جانصاحب کا جی ہوگیا کچہ اور دماغ
جیسی جانی لگی دربار مین شہزادون کی

بیٹہو سی باجی نے ناحق ہی سم جو مجہ پہ توڈا ہی
بتائین تو وہ میرا کون سا دہنگڑا نکوڑا ہے

لگی آگ ایسی گرمی کہ ہوئین سب چوڑیان پنکہو
پکڑ کی ہاتہ کیسا زور سی پہنچا مروڑا ہی

وہ گانا مین تری صندلی کہین تو نہین نکلو
ارجی کیسا پہ تری پاؤن مین چوبین پڑا ہی

اور پر دیکہو تمہاری خفقن میری آنکہون مین
نہین تم ہوگئی ان سچ ہی پانی مین نے چہوڑا ہے

جواہر کیون نہ اتراوی جڑاؤ پہنکر گہنے
روپلی والی ہوی کس چیز کا ارمان سکو توڑا ہے

بنی ہی جان پہ اکدم نہین چلین سکی پانہو
نکوڑا دل ہی پہلو مین الہی یا کہ پہوڑا ہی

یہ ابتر ہی کہ پاجامہ کی باہر نکلی پڑتی ہے
بنا کر یار تی بہیجا جو مرزائی کا جوڑا ہی

گئی تہی کل زیارت کی لئی مصر کی بنیا مین
اکیلا پاکی اوس نی مجکو کیسا توڑا مروڑا ہی

عبث جیسے جیت بلائین لیتی ہو کیون کر بہلاؤن
ہی ایسی بیکلی سہارا بدن اندر سی پہوڑا ہی

دبیل ایسی ہے ہین تم ہوگئی دل کی جانصاحب
ستم جو جو کرو تم میری اوپر وہ نہ تہوڑا ہے

وہ گانا جان کیسی باؤ کی گہوڑ دیہ بہتی ہو
ہوا جیسی سوارون مین خصم کا واغ گہوڑا ہے

بلایا یار کو گھر مین جو بیٹھے تو نی
کسی غریبہ کا لاڈو نہ ڈور کیا تو نی

طلاق دی مجھی یا عیب میرا ثابت کر
مین جان دونگی نکاہی کیسا شر تو نی

نگوڑی لوکی پٹھی سی دوستی کر کی
بسا بسایا اوجاڑا زناخی گھر تو نی

خدا بچالی تری جان رنڈیں یا زنتا
نکالی مردوں سی چیونٹی کی طرح پر تو نے

مین کوس کوس کے کہا ڈونگی مون نکل جھی
مری زبان کا دیکھا نہین اثر تو نی

یہ دل ہمارا ہی سو مردون سی منہ موڑیا
دوگانا جان کہان پایا یہ جگر تو نی

مونگی ملوی علی آنکھین تیہ ہی تی کسر
خصم کو میری اگر دیکھا بد نظر تو نے

بچی ہون آج مہی مرمر کی جا تھا صاحب مین
گیا جو کل سی نکلی آج پہر خیر تو نے

کہلوا نہ شوکر مین صنوبی دل مرا بدر مجھی
رسوا نہ کر ذلیل نگر گھر مجھی

بچھڑا وہ جبسی پہر نہین آیا نظر مجھی
میری خبر نہ اوسکو نہ اوسکی خبر مجھی

صدمہ تری جدائی کا ہی اس قدر مجھی
بی دانہ پانی گتی ہین آٹھون پہر مجھی

مین چھوڑ کر حلال کو کروا وین جیو حرام
برباد کرنی پیوین جو چالیس گھر مجھی

روز تم آگے یعنی آتی ہو
نہ کہیے پاس ایک دم ٹھہری

آج ہرجائی دنیا دیکھی ہے
کچھ تو چونڈے پہ ہے کرم ٹھہری

کرون آزاد مین صنوبر کو
لوگو اوسکے اگر قسم ٹھہری

شیخ کو ون لگی ہین موتی جان
سچا وہ اوہی جھوٹی قسم ٹھہری

دونون ڈالین اجی کڑاہی مین ہاتہ
میری اوسکی یہی قسم ٹھہری

اب نہ بولونگے جانصاحب سے
بات کہنا بھی گر ستم ٹھہری

جاسوسی لینی میری خبردار کب پھرے
صاحب کو لوگ ہتھوٹی دو چار کب پھرے

مجکو یہ کیا خبر تہی کہ رنڈی کی گھر ہے
کل سی گئی وہ اپنی جو سرکار کب پھرے

کیا سونیان جہالتی نا پیدہو گئن
تم ڈہونڈتی مرینگی بازار کب پھرے

مرنا ہی مجکو اوتہ نہ بہتان لونگی مین
سرزا جو مجہ سی کرگئی قرار کب پھرے

لوگو مری وکیل سے ہمسائی گئہ گئی
جب لگہ گئی قبالہ مین دیوار کب پھرے

مرگس کے مین تو جنی سی بی آس ہوگئی
ایسی خدا کی گہر سی مین بیمار کب پھرے

۵۴

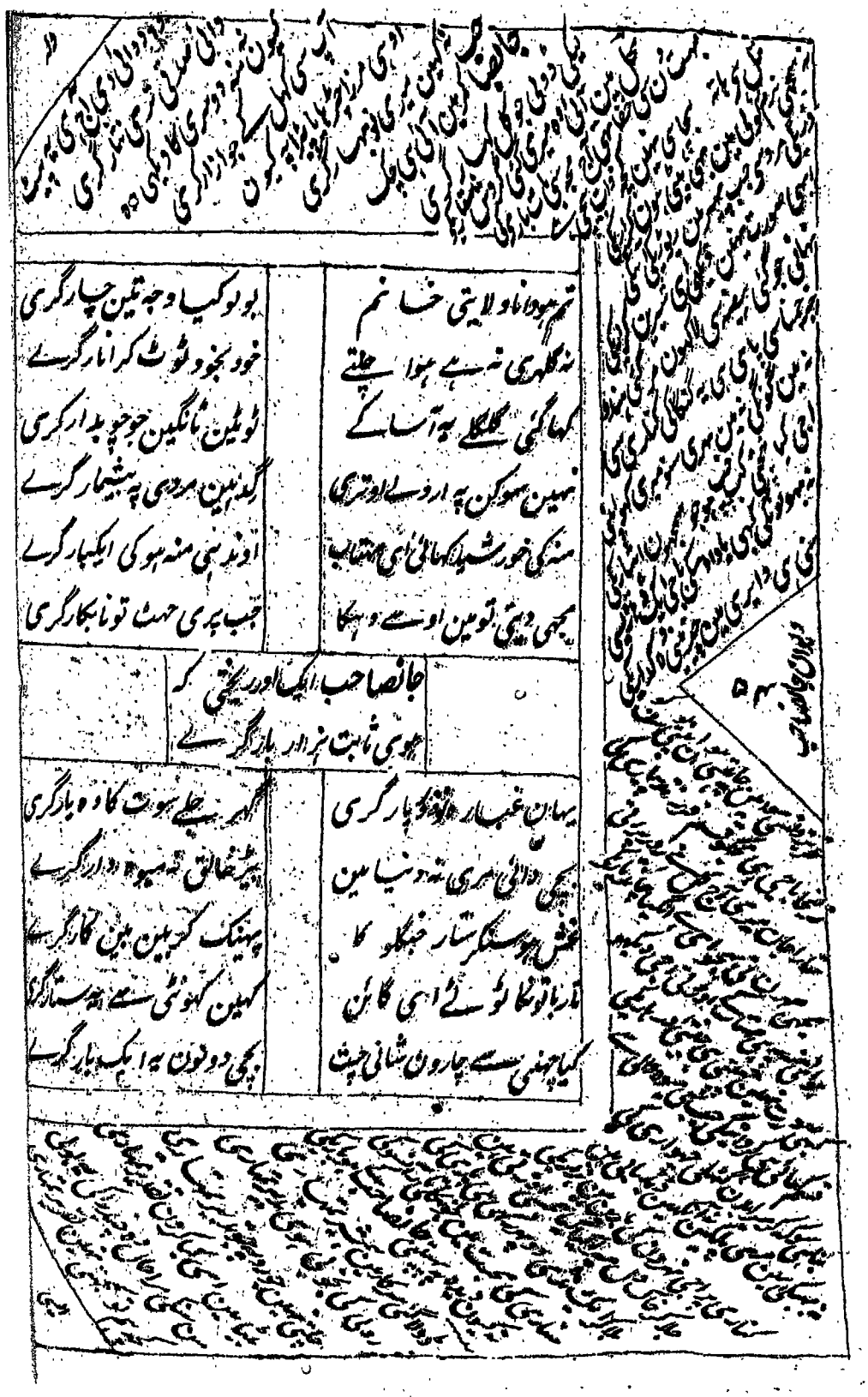

ایسی بھی تو دیوانی نہ تھی ای پریخانم
بن پوچھی بھی بن لیتی ہین رنجیر تمہاری

گھر مین رہی رنڈی کی طرح باتین بناؤ
بھولی ہی سراسر اجی تقریر تمہاری

عصمت تو بڑی چیز تھی اب ہو گئی اندکا
ہمسائی یہ صحبت کے ہی تاثیر تمہاری

کروائین گی اب خون مری لال کا صاحب
ہی سرخ سو چونڈا جو یہ ہے شیر تمہاری

مہتاب کا چاندی کا ہی توڑا گیا چوری
بی مہرنی سونیکی ہے نجیر تمہاری

شاید یکا ہی گھر کسو کہون بن نہین آتی
اس مین نہ خطا میری نہ تقصیر تمہاری

بوچھار جلا کرنہ اگر اسمین بہروگے
دکھ دیگی زناخی یہ بہت چیر تمہاری

ای جان بسر ہووے گی کس طرح سی اوقات
میرا کہین منصب ہی نہ جاگیر تمہاری

دکھلا تا رنگ زمانیکی او ہی کیا کیا ہی
مرا کلام بھی جمشید کا پیالا ہے

چڑھا ہی آبی مین جب مین کہار نی ہر تن
یہ دیکھا او سنی کہ سو پکی ایک کچا ہی

تہین سہل کوئی بات آج باجی آجای
نوین مہینی تو مشکل سی بچہ ہوتا ہی

کمال منہ کا نوالا نہین ہے بی نعمت
تمیز جینی کا بارہ برس مین او تہا ہی

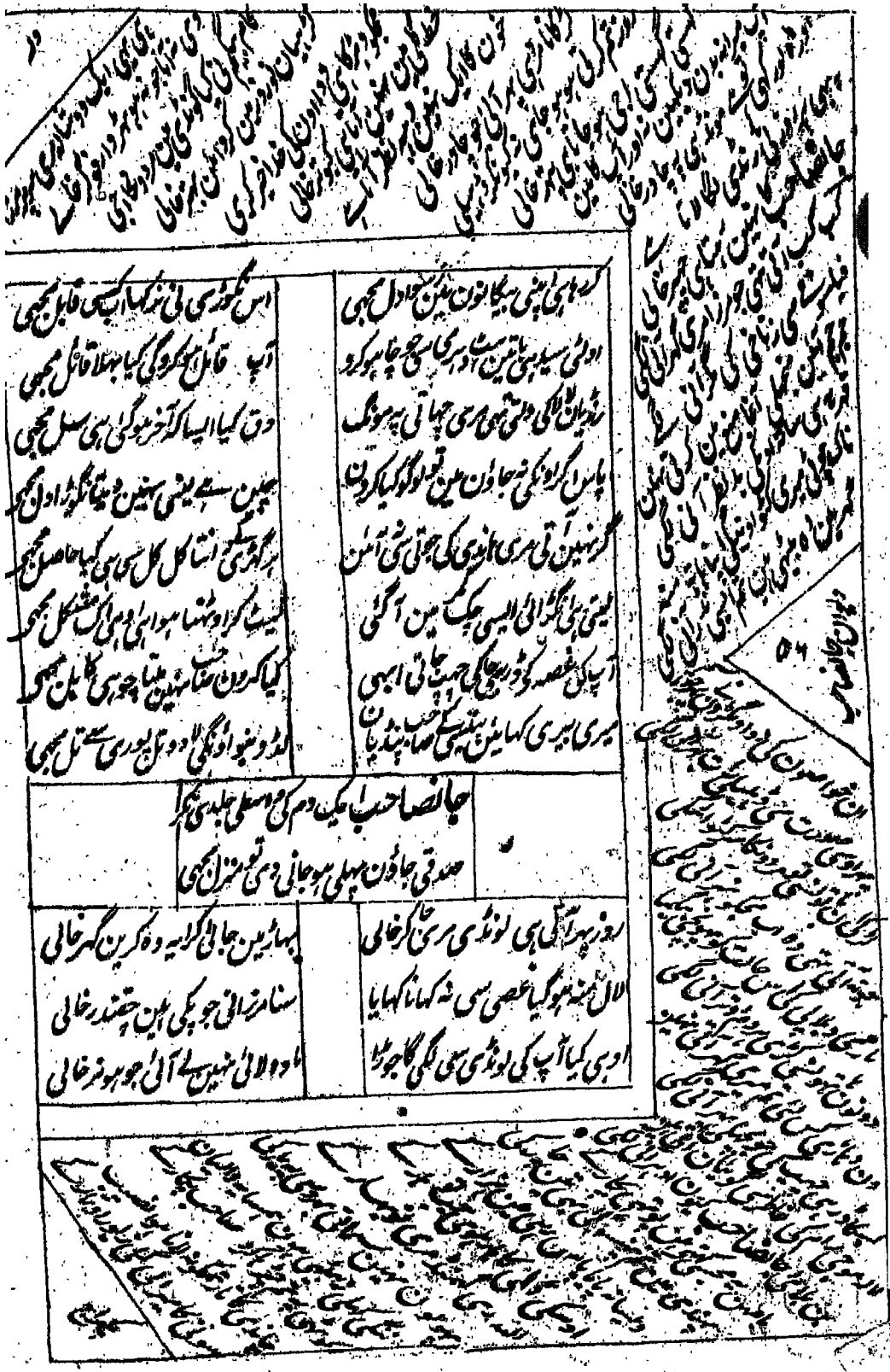

دیوان جان صاحب ۵۸

پھولا ہے گیہوں منہ سے پہنسی گی ہی آج اوڑکے | وہ جو بری ہین یہ جواہر نگار کے
سیکی کے میری نام کو باندھی نکو فلیل | یہ چل مٹاؤنگی ہین تری ازار کے
ایسی ازار بند کی ڈھیلی تو ہو گئے | پڑ جاتی ہی ہر ایک کی آگی پسار کے
قبضے مین جنکی ہوں تری نگڑی اوپر انگلی | جیتا بچی کا تو بھی تلوار مار کے
ہاتھو نسی اونکی لاکہ کا گہنا خاک ہو گیا | کنگلی بنا دیا ہی مجھی مار مار کے
دیکھو مری بدن کو لگاؤ گی تم جو ہاتھ | سر پر چڑھوں گی پاؤں سی جوتی اتار کی
دیکھی جو اپنی چوٹی کی پرچھائیں سانپ سا | رسی سمجھ کی بھاگی مین اک چیخ مار کی
کیا جانو میری قدر اجی سچ ہی یہ مثل | بڑ کی خرابی ہوتی ہی آگی گنوار کی
نرگس کے آنکھیں ہو گئیں چندھی لگا ہی روز | اک پھول کی کٹوری مین کاجل ہی پلک کی

ورنہ گور تمکو اپنا ہی مطلب ہی سوجھتا
اسی جان مین تو مرتی ہوں ناری نکھار کی

انگوٹھی تو یوں مفت پائی نہو گی | سناروں کو جب تک کھائی نہو گی
بھلی عورتوں سی برائی نہو گی | بری مردوں سی بھلائی نہو گی

جا سو سی صحبتی مین یہ لیتی ہین بلائیان
انسی تو چھپ کے باتین بھی کرنا محال ہے

مرزائی جان پہنی تگی کرتی کی کیون کسری
کارچوبی کپڑسی کا جو کوٹھی وال ہے

گل کہاتی ہو نہان ہی تنہا رسن مین گلبدن
ابلہ پری کا اپنی یہ تمکو خیال ہے

مل مل کی ہاتہ رہ گئی تن زیب کے لئے
وین بہاری جوڑا سوت کو اسکا ملال ہے

بھیجا ہی اوسکو بارنی کمخواب مجرمات
فضہ کی سایہ سوا خضر کی مجال ہے

سیدہا کرونگی آج رونی کو خوب سا
آرزو امنگائی پر ہوا تر چھا کمال ہے

لگلی قلندرسی یہ نگوڑسی فقیر نے
کیا موئی چھینٹ کا اجی دنیا مین کال ہے

پھولام کی کشوریان خوبن کی ہی بہار
چڑیا پہنسی ہے آکی وہ کر تیکا جال ہے

رسی دراز عمر کی کوتاہ ہو چکے
در کور لمدار کا کسکو خیال ہے

ہونگی نہ لنکلاٹ کبھی اور نہ کام کیا
بڑ بیا ہوئی ہون مل مرا کو ڈر کا لال ہے

ٹانڈی مین جھولا مار گیا شربتی کو بلی
کمبخت کو یہ کیسا لگا میٹھا سال ہے

جہنگر جو چالی پشم سی باندی کی وسکیا
چرمی کی جا مدانی مین لور کہی شال ہے

جوڑسی مین پائجامہ جو ہی چار خانی کا
گہر چار دہ کریگی یہی کہلتا حال ہے

ای جان تجی قدر کمال ہے
ای جان تجی قدر کمال ہے

دولت ہماری حسن کی ہی بیمثال ہے
دولت ہماری حسن کی ہی بیمثال ہے

ہمسر ہون ہم تو کیون ہی ہمسایگی کا مہال ہے
ہمسر ہون ہم تو کیون ہی ہمسایگی کا مہال ہے

ای جان تجی قدر کمال ہے
ای جان تجی قدر کمال ہے

چین جبیں پر لی گا دل کو مری بھیا یوسف
ایک رسی میں سوا چھ سو تمہارا زر بندی

ٹکٹکی باندھ کے دیکھی جو تجھی اے نرگس
دونو دیدی ہوں ہم آنکھ مچولی کی یار بندی

سر زبردستی کنوار یکا جوڑا ہاتھی نبو
کوڑی اور جوتی پڑیں چھت سی گنہگار بندی

اپنی الدسی مردم ہی ہے بندیکی دعا
روزی مردوں کی کہلی پہر کہیں تلوار بندی

جا الضاحب عبسی خوش بھو سنگی سنگی شاعر
ریختی میں دو قسمی قافیہ دو چار بند سے ہے

تمسی نسیم کیا کہوں وہ لوگ کیا ہوئی
اپنی گئی بہار کی دن سب ہوا ہوئی

آنکھیں ملائمی اور دونسی مسی جمی ہوئی
جنگلی ہرن سی تم اجی وحشی سوا ہوئی

پھولی پھلی نیا می صنوبر سی جھومتی
وہ کیا نہال دیکی مجھی بد دعا ہوئی

کڑوی کسیلی دن ہیں لگی ہاتھوں کو بات
مصری کو کوساشیریں نی دہ بڑا ہوئی

ٹیڑھی ہو اپنی جورو سی سیدھی ہستا ونگی
خوش رہی آپ بھی جو ناحق خفا ہوئی

اے خضر وحنکی چاہ میں کنی کا ڈوبا نام
دشمن ہیں جان کی وہی اپ شنا ہوئی

لڑکی یہ بگڑی تیلی کا چکنا گھڑا بنے
دیدہ کا پانی ڈھل گیا وہ بھیا ہوئی

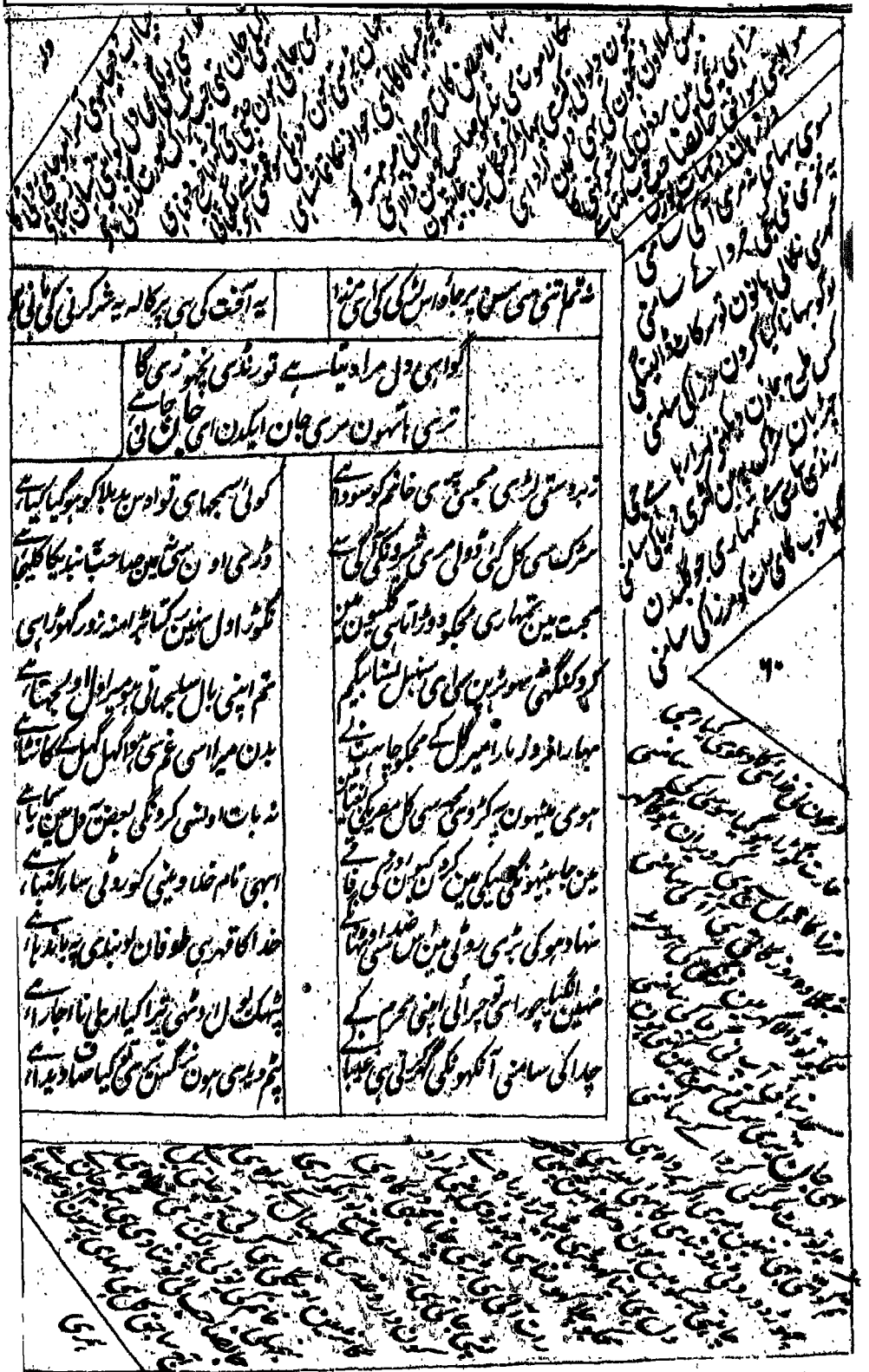

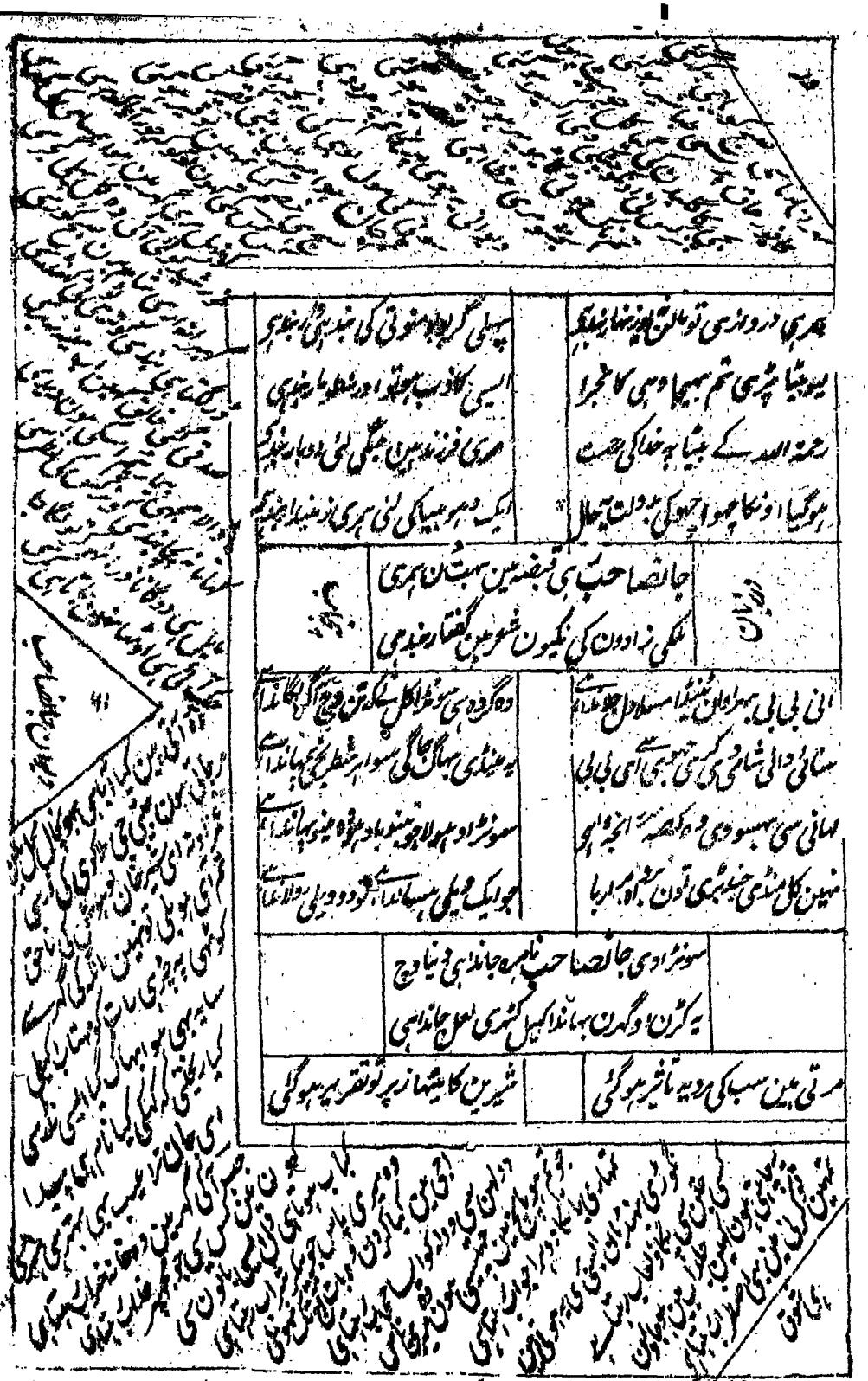

ہی شوق گانی بجانی کا جانصاحب کو
جو گھر مین اوسکی یہ چنگ رباب بجتا ہی

یہ تو نوا کر م کیا اوڑ ڈاہڑی جارنی
مینی ہمارا آپ چھپالی رہا ہی یار

لکشی کا پوت آنکی لسن والی سوری گھنج
کر سیاون گریہ گریہ پر آوت ہی کال سے

منہ سئی ہک چہنار جو ہووہکی پر ہین بلسن
اور تی بہی چڑیا کو چہنیت ہون بہتیری

سنی کا سوری بونی پہ وید ہی بلا رہے
نو کری نور وپیہ کی پہنیک آہی ہاتھ

جنبا این ندان کہو کی بہی تہی سلا
چڑہ کی اتاری گنڈون سی بینان ہات سے

راکہی سانچ کہیو کے پرکہن سے کہوئی بات

ہنسگا اوٹہاکی رات لگا جا ہمارنی
اودہم مچائی کال ہی تمہری بہتارنے

سنگا کو جس ہنسکے دیو چابلارنے
بیا کل کیا رگیدا کہائی کنوارنے

منہ کانبل کے جوئی بناو اچہنارنے
اونکا تو رکہا ایک نے مہکا ہجارنے

بینا کا پوت آوتہا کو سان اوبہارنے
بڑ کی تپوہ گی درہین اگن بہارنے

سوئی پہ جیو چڑہا وا کچن کے اوبہارنی
ویکہا تہاری بیٹا کو ساری بجارنی

اوہکا کیا کہراب تہاری دولارنے

ہی بھی بیہوش بچی خیر ہو دی جان کے
ڈر لگا رہتا ہی بی پالا بڑا ہشیار ہی

وہ اگر ہی پانچ تو ہین بھی ہون چھ سی بڑا
کیا ملا سنجوگ ہی مکار کا مکار سے

ایسی ہی اک ریختی کہ جانصاحب اور بھی
حکم آیا ہے مری نواب کا سرکار سے

جسکی تھی قبضی ہین پہل پایا یہ اوس نے صلہ
لکہ کی تہمت کاٹ لی چوٹی مری تلوار سے

اسی کریما اس تکبر سی ہوی شیطان مطرود
طوق لعنت کا ملا ابد کی دربار سی

آبدیدہ ہی کلیجن گوہر کی طرح کیا ہی مجال
اسی جواہر بازار آئی موتیون کی مار سے

باوگی گہوڑی پہ پہرتی ہین نہین ملتا مزاج
پہنس گئی ہمسائی اسی دولت قدم اسوار سے

خاک کی پوند ہونگی اسی دوگانا جان ہم
زندگی کسکی ہوی ہی عشق کی آزار سے

الہی شاطہ کا کورہلی ستری سی مونڈی سر
نوج بیٹی کی کہون نسبت کہو اس مرد سے

جبکی گہر سی بات لائی جانتی ہون خوب مین
مین نہ کچہ کابل سی آئی اور نہ وہ قندہار سے

ہنستی بچی کو رولا دیتی ہین کیا خوبی بری
اسی کہلائی لی بی بازآئی مین انکی پہار سی

مین تو مرمر کی بچی جہوٹ شون نہ آئی کی خبر
کنوار جہل میرا اوتارا تہا اسی قرار سی

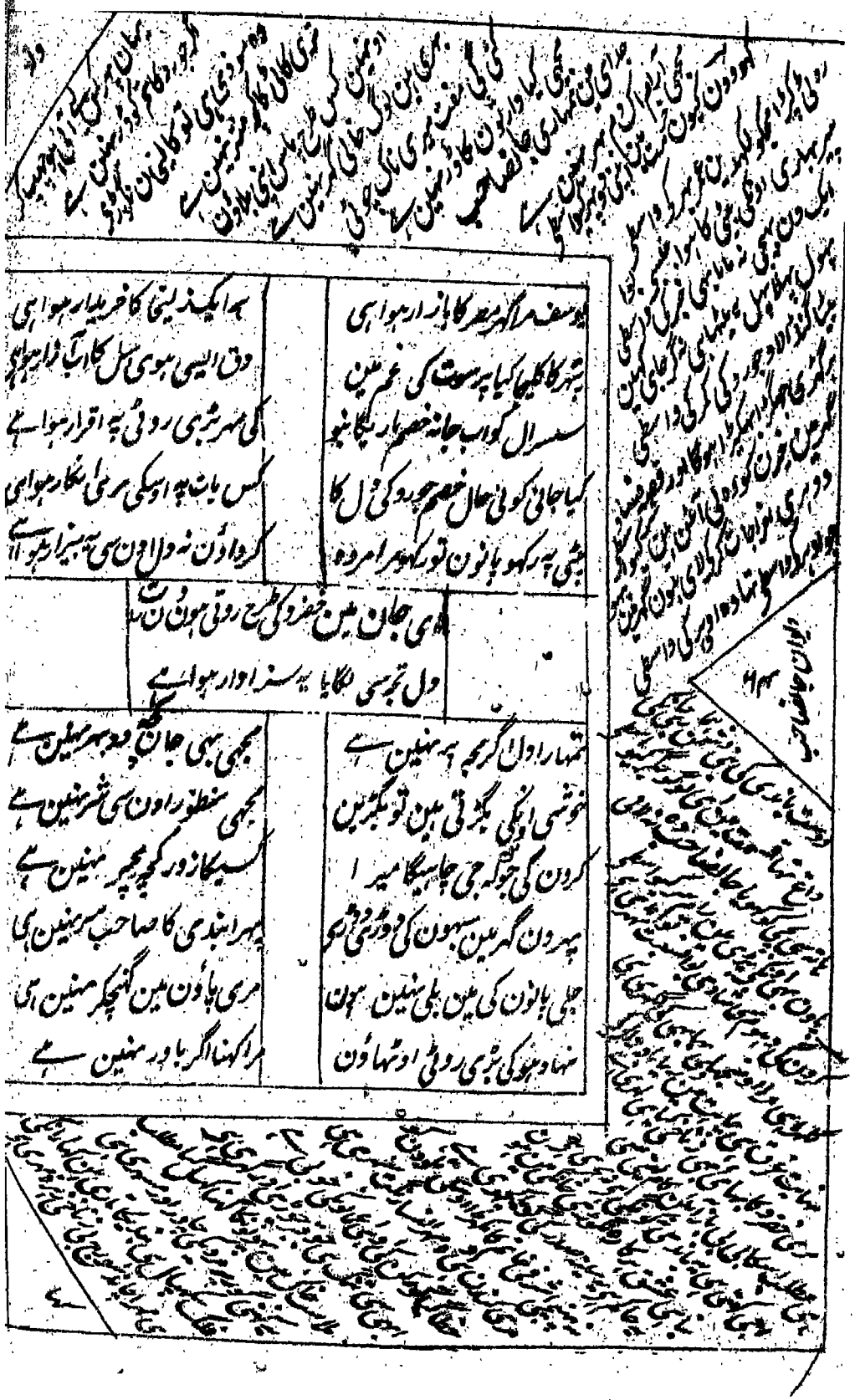

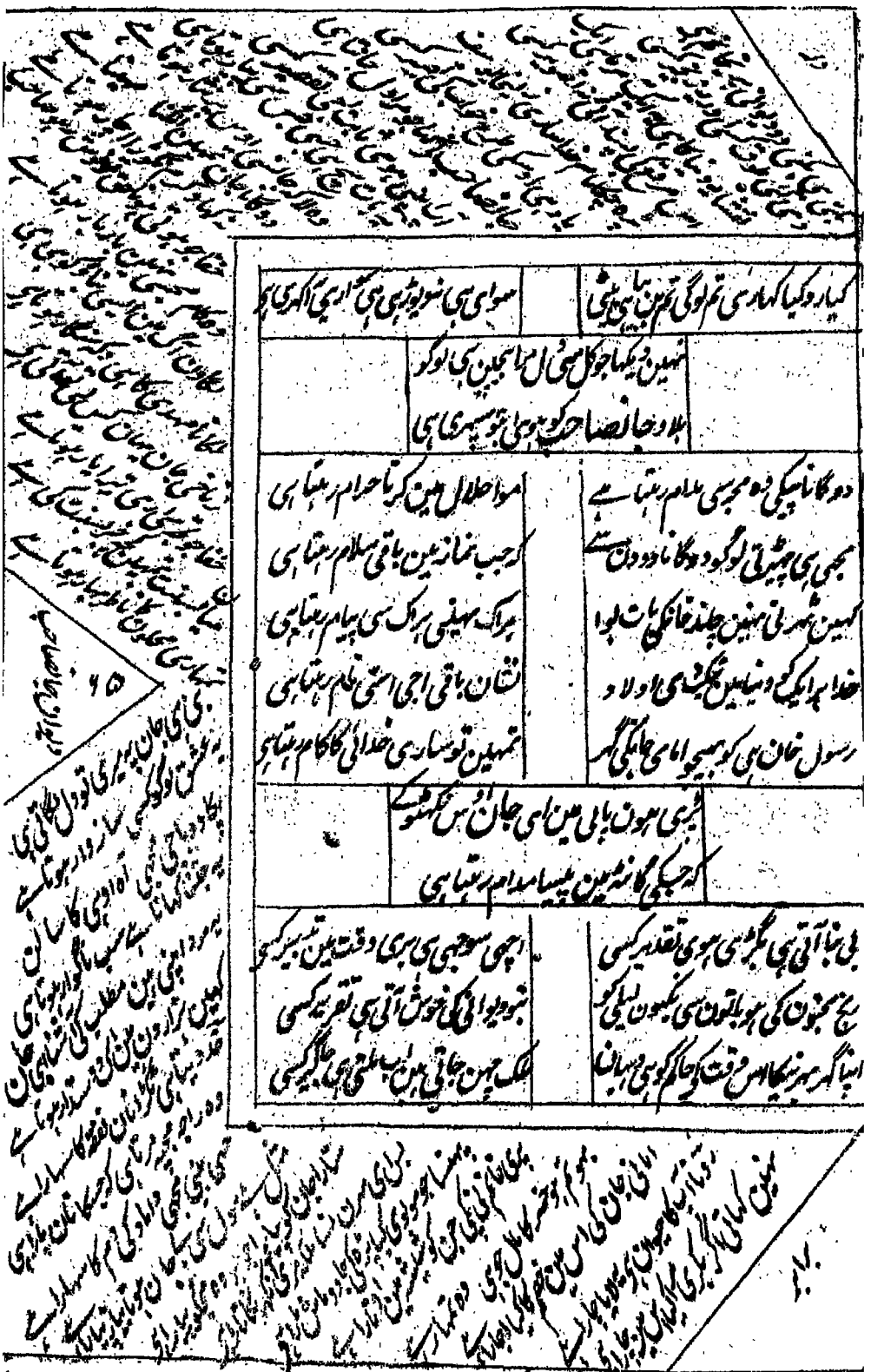

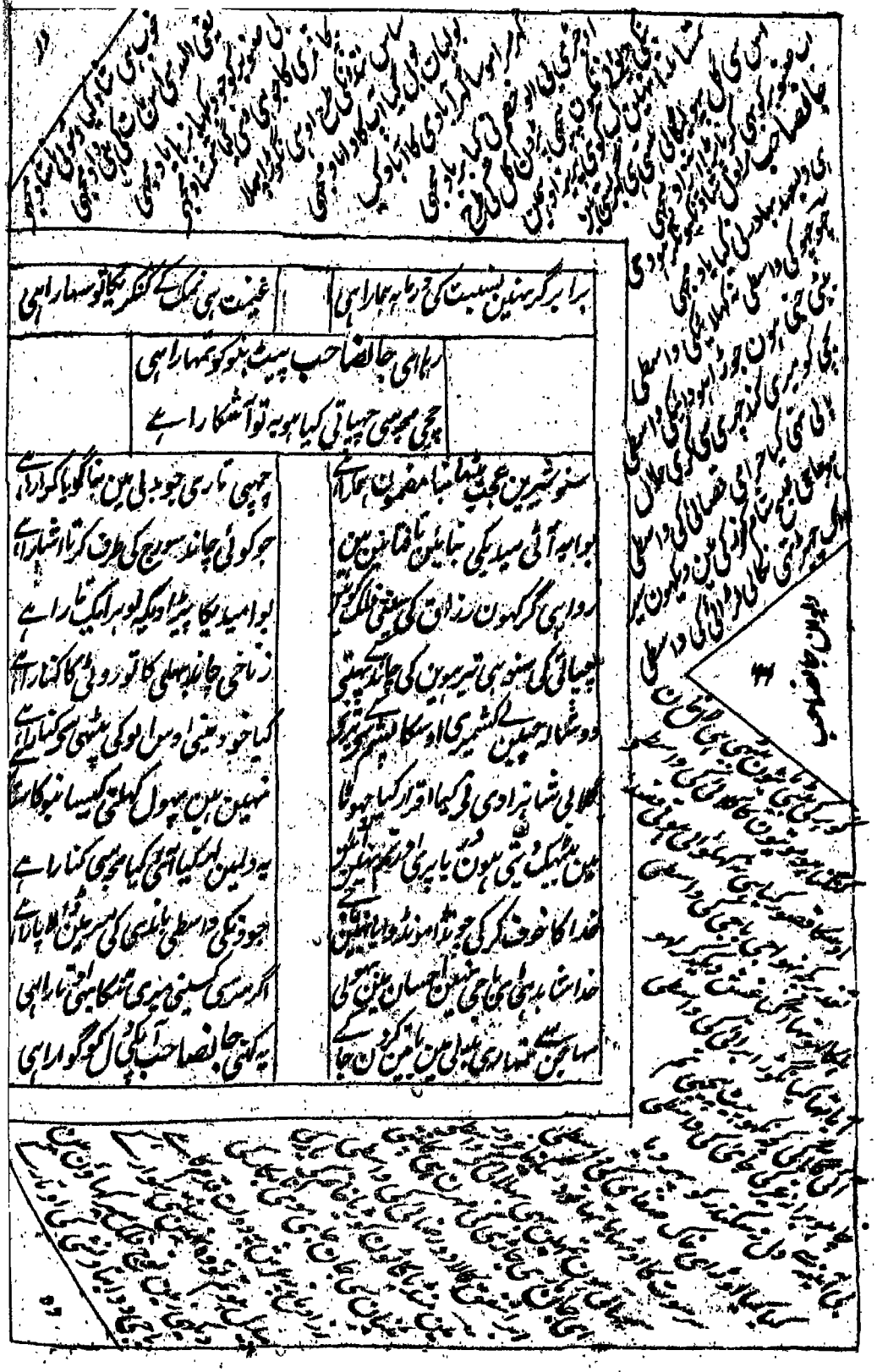

وہ ہاتھا پائی رات کو مجھ سے چاند خان
محرم کستان کی تمنی مری تار تار کی

گندن ہوئی فریفتہ مری آئینہ جان
رنگین باتین سنکی ہوئی سادہ کار کی

کوسا ہی مجکو سوت نی برچھی کا پہل ملے
اوسکو نصیب ہو اجی کوڑی کٹار کی

اہی جان اس برش کی شگفتہ ہین میری مشہ
صحبت رہے نسیم کی برسون بہار کی

گہرسی تجھ بخس کا قدم نکلی
یا نگور ڈرا ہے دم نکلی

اہی دو گانا خدا خدا کر کے
رات کو کل محل سی ہم نکلی

مرثیہ حسن امام باندہی اوسہ
چل کے ماتم کرین علم نکلی

مرد مردون مین جب نہو تم سا
کیون نہ ہمدم پہ تم پہ دم نکلے

رکھون اوس گہر مین جاکی جب مین قدم
ننگی سر آپ کے حرم نکلی

لایا جو دانیال کی کل گیہون
سیر مین پاؤ سیر کم نکلی

اپنا تم نے کہا کیا اہی جان
گہرسی رنڈی کی مرتی دم نکلے

جانفضا صاحب

آتشِ تابِ کی گھوڑسی پہ ہے ان دنون سوار
سو نہین چلتی ہی معلوم ہوا گرمی ہے

بہن ہی جاڑین جو چپنی پہنک دعوتِ مہتابی پر
کس قیامت کی ہوا مہرِ نسا گرمی ہے

رنگ و اسوخت کا ملتا ہی غزل سی اونکی
باجی آتش کی طبیعت مین بلا گرمی ہے

اسکی باتون مسی تو ای جان ہوا ناک مین دم
دیکھی ہوتی ہے کس روز ہوا گرمی ہے

بری جو حرفِ متی قسمت کے وہ تحریر مین آئی
زمانیکی ہوا حد ہی مری تقدیر مین آئی

مین ہوا لی نہین لیلی کے اور مجنون کی سالی ہون
مرا منصب ہے غم خبگل نہ کیون جاگیر مین آئی

چلی تو سمد بیابانی ہو سمجھ کر بات کرنا تم
نہ پلی ڈھب کوئی کلمہ ہی ہوا تقریر مین آئی

بڑا نقشا کرون اوسکا قلم ہو ناک مانی کی
جو کچھ بھی نقص ای بو مری تصویر مین آئی

کنوین مین گر کی مجاون انمہاو ہاتھ جلنی سے
قسم اس سر کی باجی فرق گر تو قبر مین آئی

زلیخا وہ تھی جو رسوا ہوی یوسف کے چاہت مین
نہ مانون حکم یہ قران یا تفسیر مین آئی

مین کافرنی بنون پوش سی نا آئی آنکھون مین
وہ نکلی بات جو اس نہ موی بی پیر مین آئی

توفیق نطق آموز بان انشیان ہی

یہ مجموعہ نادر خیالی گلدستہ رنگین تقالی کارنامہ لطائف و ظرائف معاشرت

دو زبان

اہتمام و انتظام سے سید محمود علی مہتمم دفتر کے

مطبع منشی نولکشور واقع بیڈن لین میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کی حمد مین پہلی بیان ہو اوسکی حمت کا
وہ عالم سایہ مین ہی ایک وہ واسع ہے وسعت کا

ثنا الٰہی نظر آیا وہ ثنا پردہ جو غفلت کا
تماشا گاہ عالم مین تماشا اوسکی قدرت کا

محمد پر ہو الٰہی خاتمہ باجی نبوت کا
علی سے سلسلہ بارہ امامونکی امامت کا

بیان کیا مرتبہ ہو فاطمہ کے شان و شوکت کا
علاز ہرا کو رتبہ مصطفی کی زیب و زینت کا

دیا جو مرتبہ بی بی کی بچونکو شہادت کا
گنہ بخشا نگی محشر مین یہ نانا کی امت کا

ہوا شیرہ نبی کے بعد بہی جن کی خلافت کا
وہ عادل ہی رہیگا حشر تک جسپر چا عدالت کا

علی ہی خانہ زاد اللہ کی ایسی لیاقت کا
کہ بیت اللہ گہر ہی میری مولا کی ولادت کا

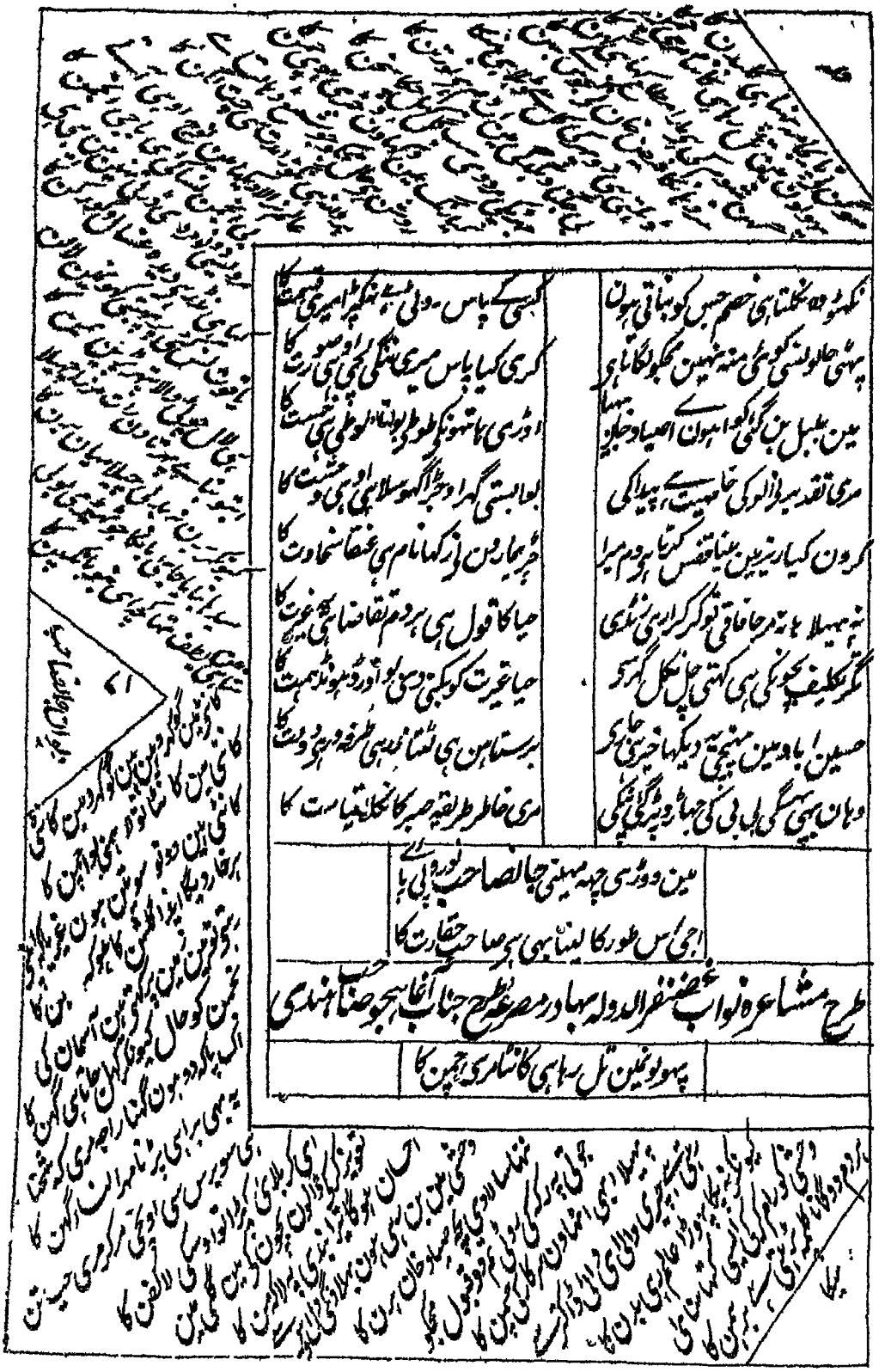

میکا کبھی نہ سکا کہوئی کہری سمائی
وحشی بنا کی چکہا ہی مال رام دہن کا

اک تہان گلبدن کا پہولام کلیا ایک
کیا مفت میر گل نے سوہا نکا گلیمن کا

غربت مین لاکہ بنا لاگ جا ہی رہے ہو حاصل
مگسال والیونکی یہ طور ہی جلین کا

پیڑو کی آنچ دلکو دوزخ سی کم نہین ہے
اف اف عجب ہے عالم کچہ سوت کے جلن کا

اپنی گنون سی تو نی گل آپ یہ کہلا یا
گا ئن کو تہان بہیجا پہولام گلبدن کا

میرا نہ تو خصم ہی تیری نہ مین ہون جورو
اب میری تیری رشتہ ہی بہائی ورہن کا

کیونکر نہ ہوئی گہر مین بہائی سی خانہ جنگی
آئی تہی چہنیکتی وہ ماتہا مرا تہا ٹہنکا

تو شاعرون مین نامی ہی آج جانصاحب
ہی ملکون ملکون شہرا ہو جبڑی تری سخن کا

مردہ دل ہی شکر کرتی قاضی الحاجات کا
ہی توکل پر گنر تکیہ خدا کی ذات کا

صبر ہمکو کیا ہو شیرین شیر ہی کچا پیا
دنکو جیدوئی ملی وہ ہر کارہا پہوات کا

اپنا حصہ چاند سورج ہین یہی دور و نیمان
حال ہی رزاق کو روشن مری اوقات کا

پہاتیان ہیرا و مانی سی ابہی ملیوان مفت
کہنچ وین نقشا جو اک صورت پیری گات کا

اجی کہو لی الفو جواری دوگانا — نہ کیون بولی اچھی سنواری دوگانا
کنوان میری خضرو کا میٹھا نہ کہاری — نہ ہی پانی ہلکا نہ بھاری دوگانا
کیا میری دل کو ہی عاری کہون کیا — نکل میری گھر سی تو جاری دوگانا
لگی تیری چالون کو لو کا نگوڑی — تو ہی بازی جیتی مین ہاری دوگانا
کہین دیدی گنتون کی آگی نہ آلی — قسم جھوٹی سچی نہ کہاری دوگانا
سولی تاڑی پی کی لتاڑی گئی ہے — مری کہا کی سوکن کٹاری دوگانا
تری گھر مین جمبو کو آؤن گی جنیان — مین آپ اپنی دونکی کہاری دوگانا
بنی لاکہ من کی مین ہلکی نگوڑی — ہوا ہاؤن جسدن بھی بھاری دوگانا
یہ ہی بحر شکر یہ ہی قند مصری — عسل اصل مین گڑ کی پاری دوگانا
ہی اس بحر مین پانچ صورت کی حرکت — یہ ہی بات سچی ہماری دوگانا
پڑہی پاؤ آدہی نہین جائین ہرگز — کہین بیتین ایسی یہ ساری دوگانا

ہوا جانصاحب بہی کیا ہی عروضی
کہے شعر صنعت مین کیسا ری دوگانا

خالی ہین تو کیا نکلیگا مہتاب کا دولا
جب عید ہی کی چاند کی نہ در نہ نکالا

کیون پرسش نہون کب سے کہٹائی مین پڑی ہو
قبضی سجا جی سوت کی زیور نہ نکالا

کہنی ہی کی کٹ جاتی جو کرتی مین گہر بار
اس واسطی خود ڈہونڈ کی گہر ور نہ نکالا

کب میری بری بست پکہانی نہین تو نی
موتی ہی سو ئی کب چوٹی پکڑ کر نہ نکالا

کیا ہو گیون گہڑوائی جو تہین سونی کی انگین
خاتون مین بہی ہی اجن وہ گہڑا ر نہ نکالا

گہنسی سی لگی پڑی ہے بنو مری جنگلو
مشاطنی بہی ڈہونڈ کی اک سر نہ نکالا

قسمت مری خولا دی کی بی مینڈ گر سبز
سو بار یہ پٹی گئی جو ہر نہ نکالا

مین آپ کی ان بہنون کا دم ناک مین کرتی
کچہ خیر ہے مین نی بہی کبہی شر نہ نکالا

قسمت کا ہری پہیر ہی دم کی رہا ساتہ
اس راہ کا خالق نی بہی چکر نہ نکالا

طوطی کی بہی مینا کی بہی بولی سی مین بچے
اب تک تو کسی لیک نی اک پر نہ نکالا

اونچی ہی نہ نیچی نہ زمین سہل نہ مشکل
کیا شعر پڑہون کوئی بہی بہتر نہ نکالا

ای جان کبہی ہمنی بہی جہنجیا نہ نکالی
تم نے بہی کبہی نیسو بنا کر نہ نکالا

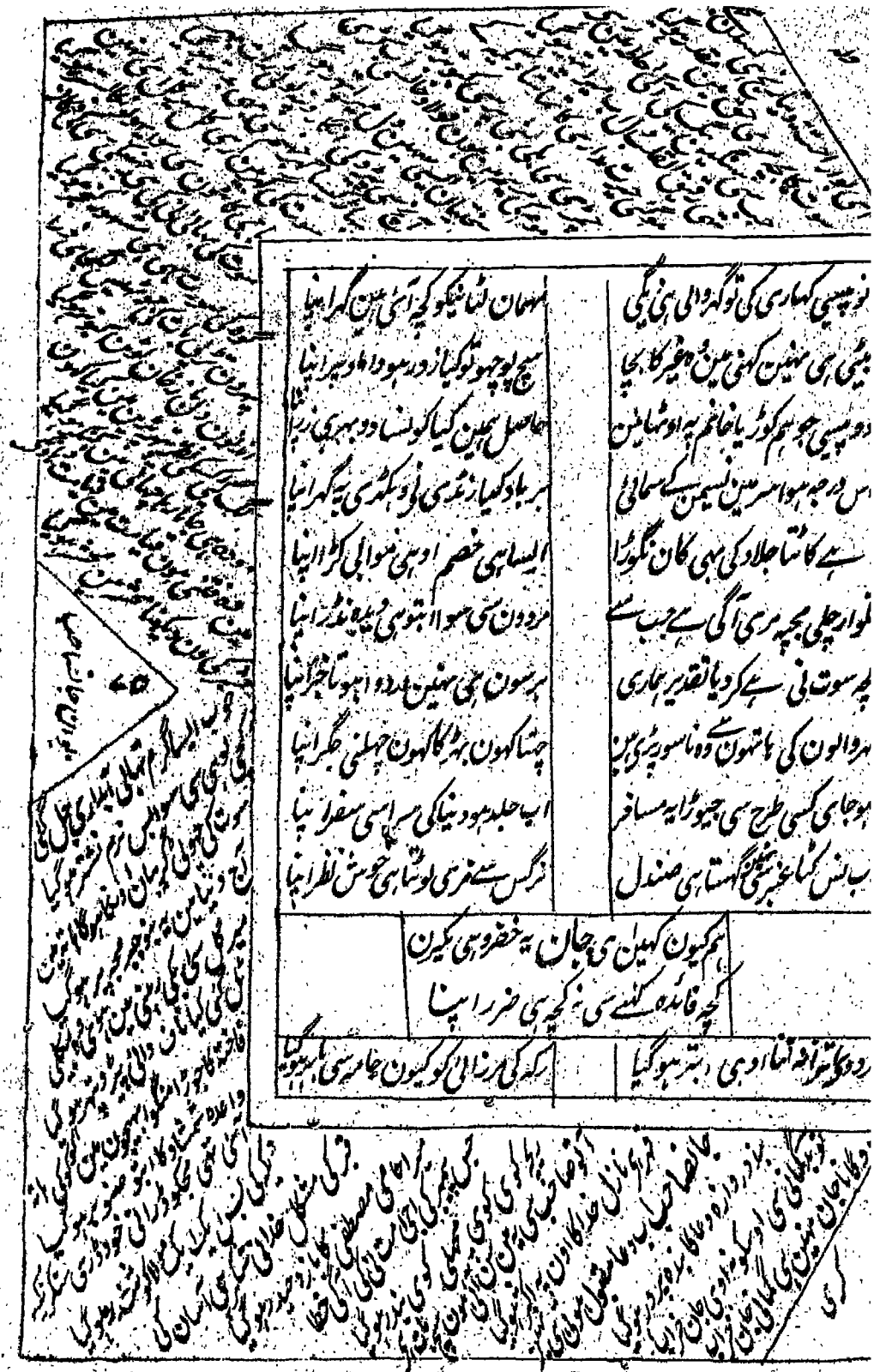

کرسی کی اودھڑی چپوڑی خصم کا گھر کیوکر
ابھی سی کل ہو ہی سوسن کی سی زبان خراب

چڑہا ندھ دوسی تیوڑی سہو ہین تر تاکیو
ہوا پنی نجم سی ہو ٹیڑہی وہ ابھی کمان خراب

ہو ہین نہین کی باشندی اسکا وطن ہے
بیجان کی سوا کرتا ہی آسمان خراب

انگور شہی ملیسی ہی بنواتی ہین مامد کی
چڑہایا تمنی ہی سمد ہین بہت نشان خراب

کہانی اس سی تو ہم رنڈیون کی بہتر ہے
حکیم جی نی کہی شب کو داستان خراب

مین نوج بہیجی تلعی کو بیرا کنڈ اجڑا
سنی نہ سید ہی کیا میرا باندان خراب

کیا ہی گورون نی جسدن سی لکہنو مین بزن
ہر ایک ہو گیا آسیب سی مکان خراب

کبھی نہ شاعری ان کاتیون کو آوی گی
صحاوری عین مہون کا ستا بیان خراب

کیا ہو رونا ہی موقوف چڑہ گئن پلکین
برستا مینہ نہین کیون نہون آسمان خراب

فقیر ہو کی نہ لی نوک کی امیرون سے
یہ تجکو کرتی ہی جان آن بان خراب

تم ہوی گہر مار کی بنو بنوالنہان اب
جن چکہین بچی کی کیارہ گئین جوان اب

پہلی دو چیزون کا کرنا ہی مجھی سامان اب
رت جگہ تو کرچکی کرنا ہی دسترخوان اب

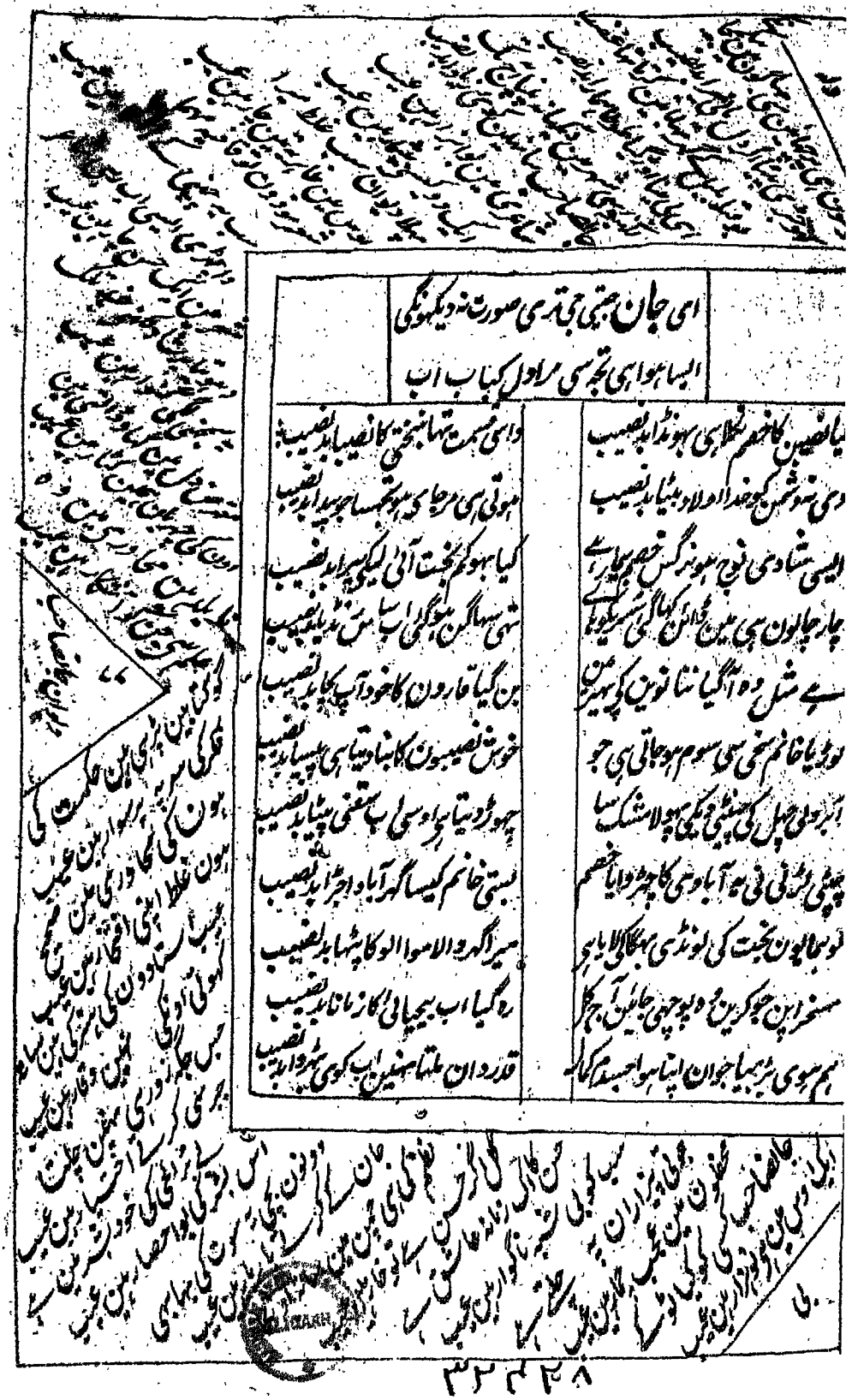

امی جان جتنی جی تدی صورت نہ دیکھونگی
ایسا ہوا ہی تجہ سی مرا دل کباب اب

یا نصیبن کا خصم نکلا ہی ہونڈا بد نصیب
واسی مست تہا بختی کا نصیبا بد نصیب

دی سو شمن کو خدا اولاد بیٹا بد نصیب
ہوتی ہی مرجای ہو تجہسا جو پیدا بد نصیب

ایسی شادی می نوج ہو نرگس خصم بیمار ہے
کیا ہو کم بخت آئی لیکے پیرا بد نصیب

چار چالون ہی مین گوائن کہا گئی شرم تیری ہے
تہی سہاگن ہوگئی اب ساس رنڈیا بد نصیب

سے مثل وہ آگیا ننا نوین کے پہیر مین
بن گیا قارون کا خود آپ چچا بد نصیب

لوڑیا خانم سنی سی سوم ہو جاتی ہی جو
خوش نصیبون کا بنا دیتا ہی پیسا بد نصیب

آبرو لی چہل کی پہینٹی موکی ہو لاشک سا
چہوڑ دیتا ہی اوسی کو ستنی پیٹا بد نصیب

چہپی لڑکی نی یہ آباد سی کا چہڑوایا خصم
بستی خانم کیسا گہر آباد اجڑا بد نصیب

تو بھاگون نجست کی لونڈی ہبگا لایا ہی
میرا گہر دالا موا الو کا پٹہا بد نصیب

مسخرا پن جو کرین مجہ پو چہپی جائین آج کل
رہ گیا اب بیحیائی کا زمانا بد نصیب

ہم ہوی بڑہیا جوان اپنا ہوا جسد کمانہ
قدر دان ملتا نہین اب کوی پہوڑا بد نصیب

32428

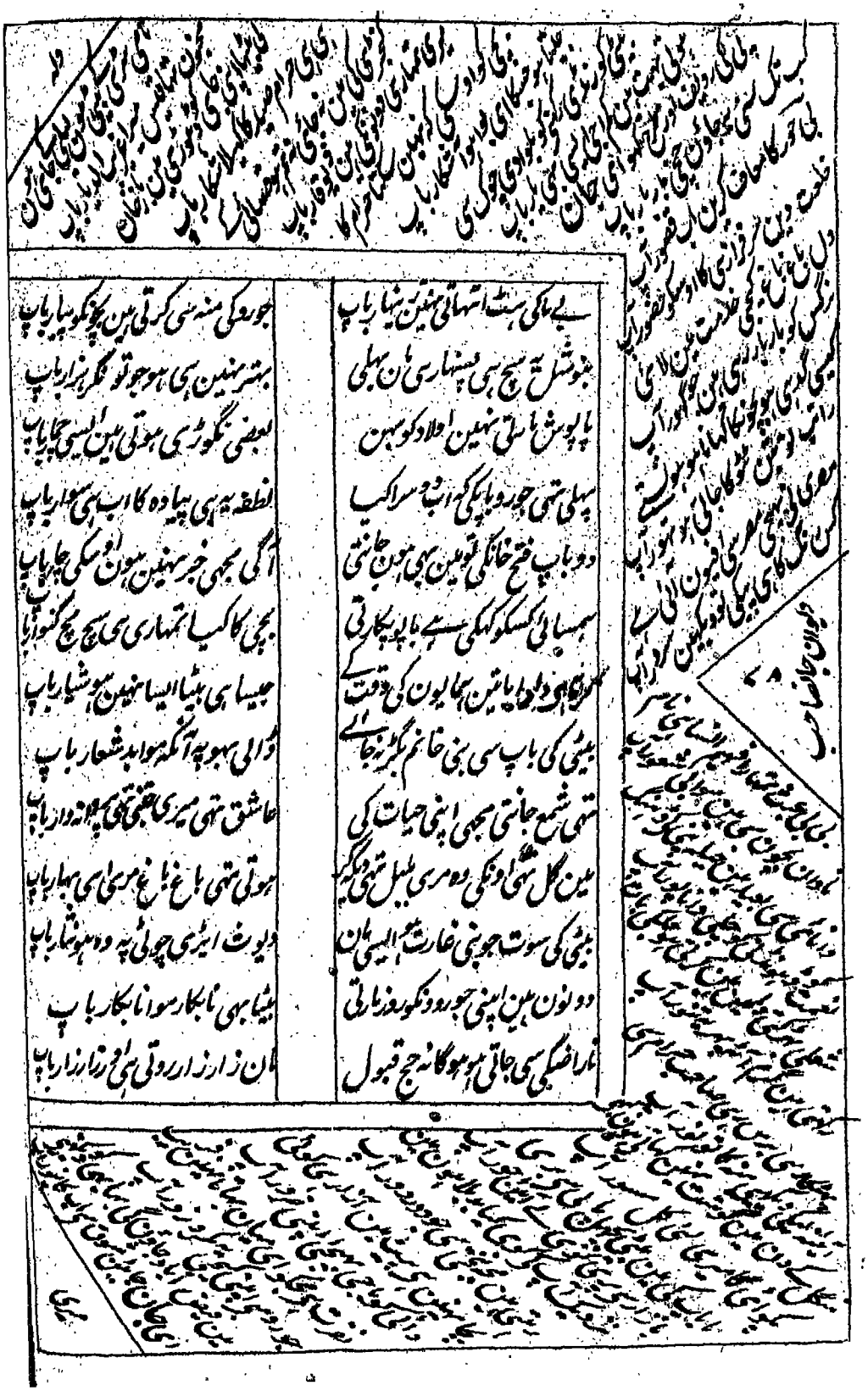

علی کی تیغ پڑی جھوٹ اس کو جو سمجھو
بھوین ہین حیدری کی ذوالفقار کی صورت

علی ہو یا جی ہو بھروا ہو مسخرا یا ہو
ہے انکی لکھنؤ مین روزگار کی صورت

یہ پوچھی جاتی ہین چاروں کی تصویر ہوتی ہے
شریف کی ہی نہین اعتبار کی صورت

ذلیل سب سی سوا اب ہے شاعری کا فن
نہ شاعرون کی رہی کچھ وقار کی صورت

قصیدہ قطعہ ہی گدی سی جیس کے بدتر
کسی گدھی کو جو دو تو ہو بار کی صورت

دکھائی اپنی نگوڑ احمدا می خر مستی
سلا نہ کوڑی دی بولی چمار کی صورت

اوس دجڑی باغ کی بلبل ہون ہی لوالشر
سوا خزان کی نہ دیکھی بہار کی صورت

پھنسی نہ جال مین صیاد خان کی بلبل
فریب دینی کی اوسنی ہزار کی صورت

یہ چنی آبرو کھوی گی جوہری کی لیے
لگی گی یہ بھی جواہر نگار کی صورت

ہر ایک مرد کی سینہ پہ آنکھ پڑنی لگی
ہوی کچون کی جو کچھ کچھ ابھار کی صورت

اور ابتو وہ ہی مثل ایک انار صد بیمار
ہوئی ہین چاہتیان جیسی نار کی صورت

مجھی کو دینی کو سونا پالائی تھی باندھی
ملاؤن خاک مین اس نو بہار کی صورت

سدا بہار یہ نقطہ ہے گل کا نہین
ہوا گلاب سدا بچا کنوار کی صورت

ہوگئی دیکھتی ہی نشی عبرن | یا وادہار ہا نہ سارا لوٹ
ہان ہان کرتی رہی چپا ہی گیا | آنکھونکی سامنی چکارا لوٹ
جان کی طرح اوسکی حافظ تہی | مجکو بچون سی وہ پیارا لوٹ
لیئے جاتا تو ہی نہ جاہی مگر | دیکہ کر بیجو استخارا لوٹ

ہیچ لیتی ہو جانصاحب تم
جنیا مر شہر ہی تمہارا لوٹ

یہ ہوا سر مین سماہی ہوئی نا شاد عبث | گھر نہین بیٹہ کر روش کرتا ہی ہر اد عبث
دونون محل مین جنوبر ہی محل سونکلی | ایک شمشاد کو تم کرتے ہو آزاد عبث
لال خان خجن کری گا ترا الکدن لالن | جان کی تو نی خصم کیا جلاد عبث
کہتی ہین اشرفی خانم سی کہ تو کر نالش | میرا ارشاد علی کا سی یہ ارشاد عبث
پہلی ہی جا سلین استام کی کاغذ کو رد ہے | ہوکی نادار چلی کرتی ہین فریاد عبث
دسی نہ اک پیسا وہ ہی کور دیا خانم رنڈی | دم گواہی کا سوا بہر تا ہی مداد عبث
بی فضیلت مرا گھر والا پڑہا فاضل ہے | اب وہ کالت لگا کرنی بنا کیا عبث

کیا ہی منہ جو بات مجسی کر سکین منکر نکیر
ہی خدا یکتا کہون حق حق پڑہون فرد حدیث

ہی عجب معشوق یہ قرآن خالق کی زبان
ای بی بندہ یجان اسکی واسطی ہی پیر حدیث

حق ہی حق نی بھیجی بندہ نکی ہدایت کی لئی
آل پیغمبر کی حق قرآن پیغمبر حدیث

دینکی دشمن کے دشمن دوست کی مین دوست ہو
روح ہی میری بڑی ہی عاشقی تو ہی دلبر حدیث

قبر کی اندر نہ آنا سنتی ہو منکر نکیر
ہین تو تم قرآن باہر ہن تو تم باہر حدیث

ہی فرشتی سی بہتی دادی مری بہتی ہو نمین
تال دون باہر سکی باہر ای لوا پڑہ کر حدیث

وہ ہون پردی والی کا مہ پنا کیا دیکہی تشکل
مجہ ہی ملک الموت بہی سنکی ہو شی شدید حدیث

جانصاحب عاشقانہ شعراب ہمین کہو
ہے زمین شعر کی نئی نکلی بہت بہتر حدیث

قیس مجنون ہو گیا ہی عشق کی ہیکر حدیث
حسن کا لیلی کے بندا ہی ہو باور حدیث

عشق کا وہ مرتبہ ہی عشق ہی خالق پسند
مصطفے محبوب حق کا دل ہی سر پر حدیث

مین زلیخا عاشقہ یوسف سی پیغمبر کی ہون
مرتی مرتی حسن کے ہون عشق کے گہر حدیث

عاشقہ ہون اپنی پیغمبر کی مین بلقیس سے
عشق کی پڑہ دون سلیمانی پر سی ستر حدیث

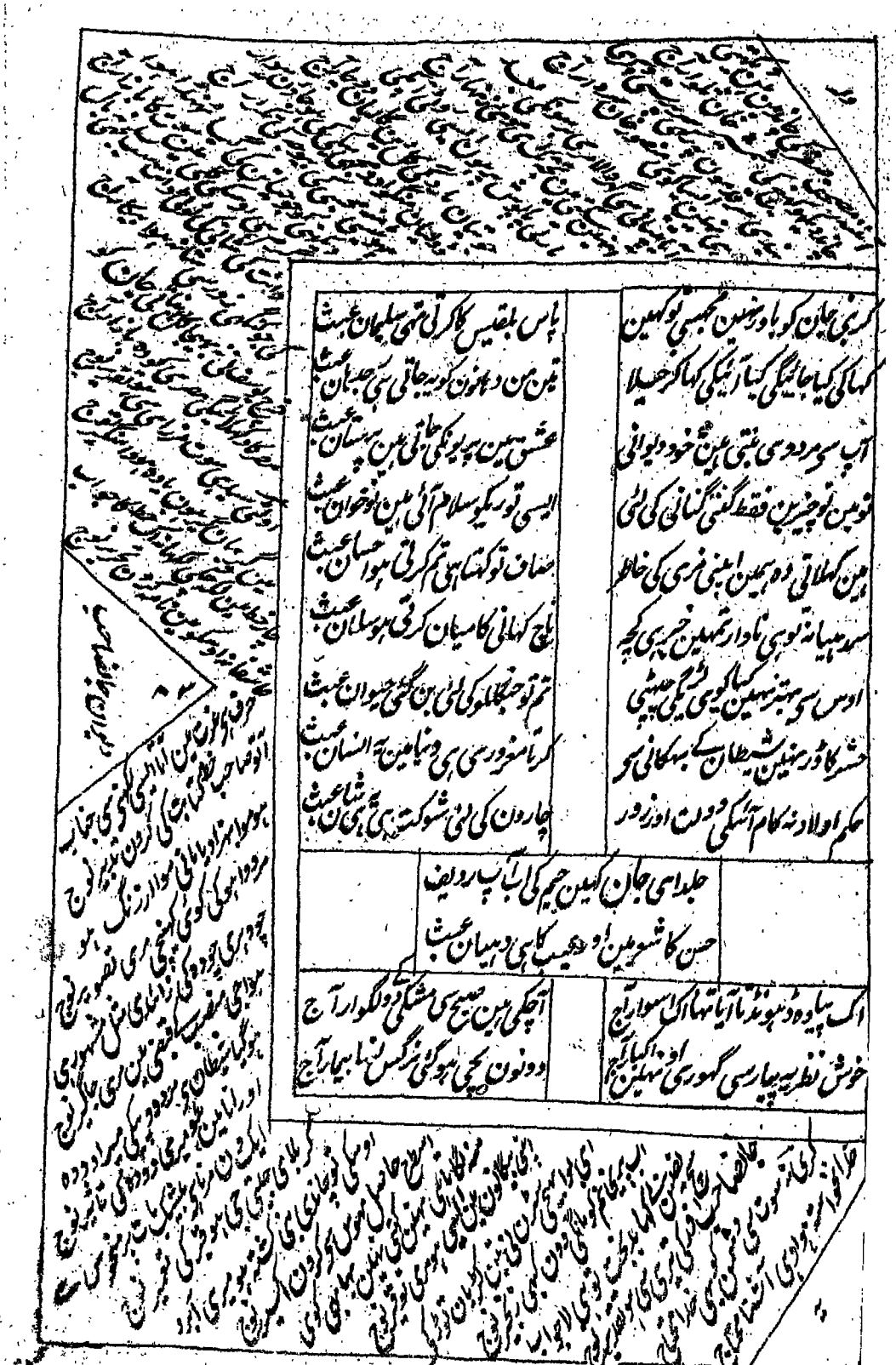

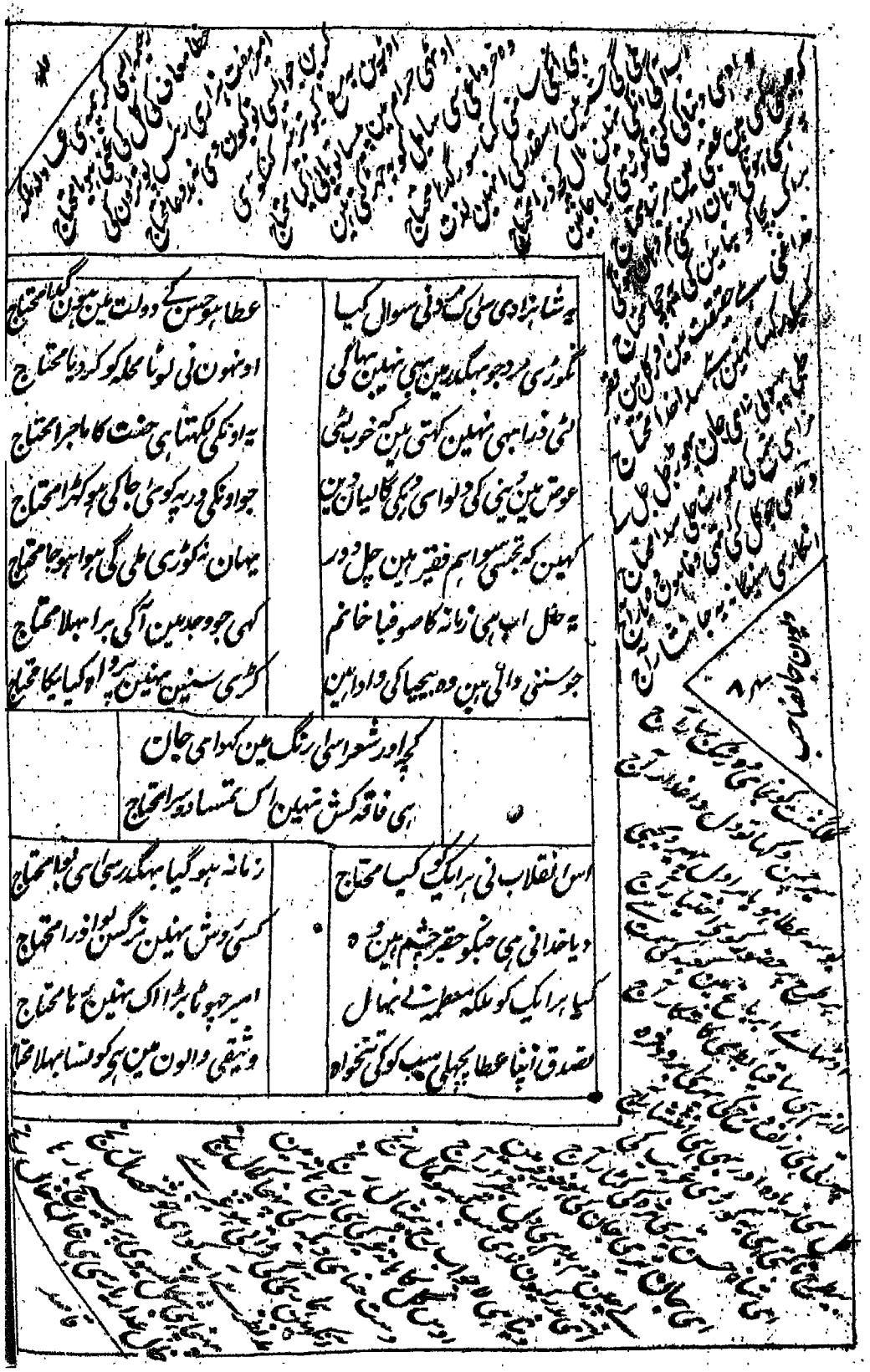

تا صدر دہان سی نی سلامت محال ہے
وہ تباہی تو عبث بھی ہیگ خیال رنج

جلسی نشی تھی وصل مین اب رہ گئی ہجر مین
مشہور رہی جہان مین خوشی کا مآل رنج

جینا ہمین محال ہی اور شک ماہتاب
چولی کی گیسوؤن نی دی ہین کمال رنج

راضی وہ ہونگی وصل پر اوصاف ہجر سی
نقش طلسم جبکہ بناتا ہے حال رنج

ہم خوش نہین ہوی جو ملی وہ رقیب سی
ای جان کب پسند ہین اونکی ملال رنج

بد تمیزی چاہیی ہگز نہ حیوان کیطرح
بیشہنا انسان کو لازم ہی انسان کی طرح

قیس رہتا ساتھ لیلی کی حدیخوان کیطرح
تنہا وہ دیوانہ رہا جنگل مین حیوان کیطرح

روح کو ہی جسم محدس جسم کو محبس نہین
گور رہی ہی خانۂ تاریک زندان کیطرح

وہ شہ ملک جنون ہون قیس تنہا میرا وزیر
داغ سودا تاج ہو تاج سلیمان کی طرح

دیکہ کی رو یا جو داغ حسرت دیدار یار
یہ چمن آنکھون سی سینچا رگستان کی طرح

دیکہتی ہی مجکو اوس نے رخ چہپایا رف سے
بنگئی صبح وطن شام غریبان کی طرح

آہ کی تپتی سی روشن داغہای جسم ہین
جل رہا ہون باغ مین سرو و چراغان کی طرح

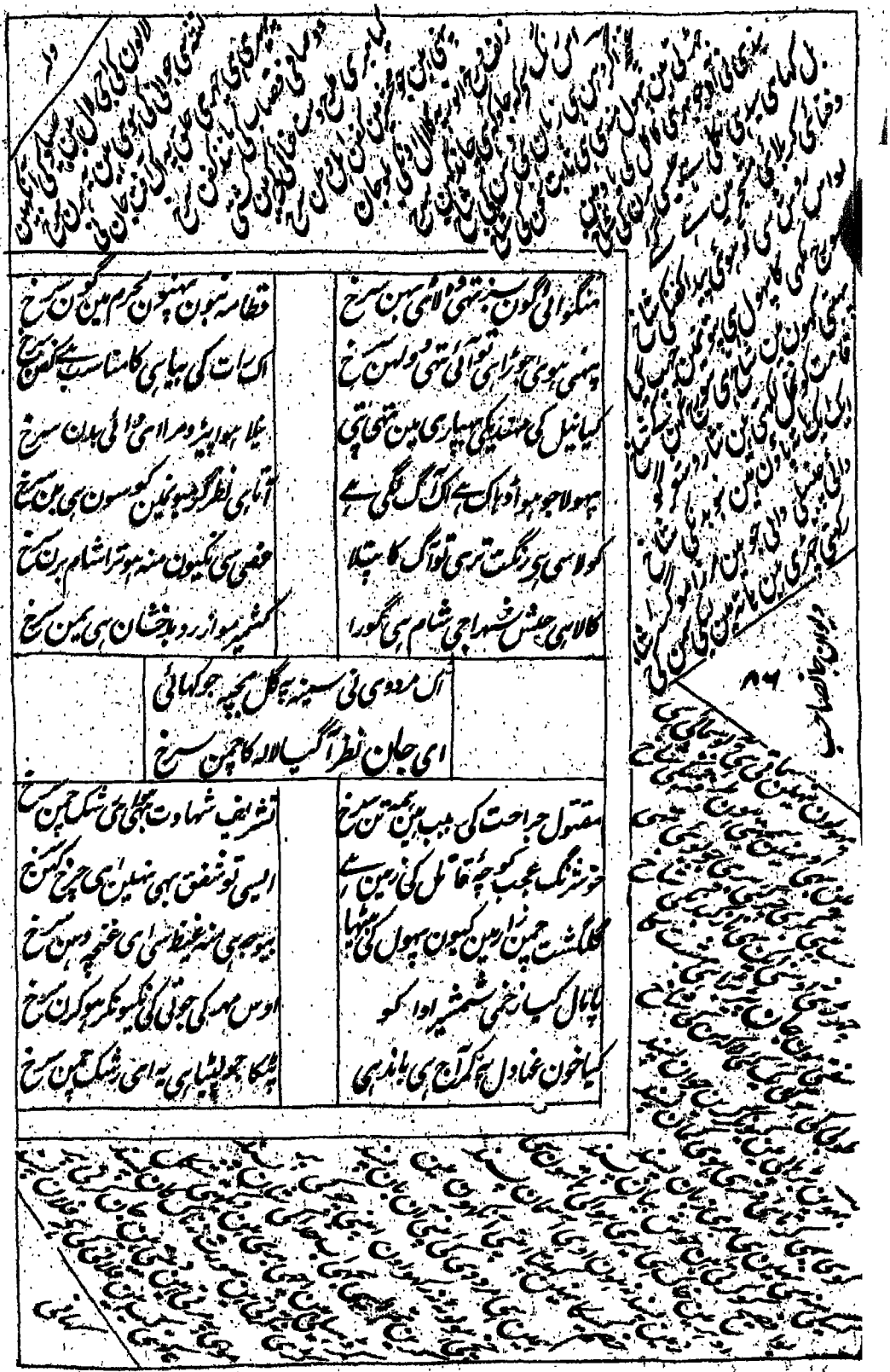

کہانی اپنی جو چاہے سناؤن مردون کو
کسی کی پہر نہ کبھی آئی داستان پسند

مین مرد و کیل کی جورو ہون جسکا حاکم نی
ہزار بار کیا ہون امتحان پسند

خراب ہونگی محلی کے بچی اسی باجی
کیا ہی کسبی نی ہمسائی مین مکان پسند

جواون کی دام ہون اسی جان پہیرلا دو تم
نہ حسن وان ہی پہ اور نہ پاندان پسند

کہیون نہ موباف کی کلیان ہین گل اندام پسند
جانور مردوی کرتی ہین یہ گلدام پسند

آپ کہنی نہ قصائی ہی نہ حجام پسند
سارہ ہامائی کا اس ورزمین ہی کام پسند

سنسی لینا نہین قسمت مین اولنی کی سوا
وہ بری ہون مرا اچھا بھی نہین کام پسند

پہون سوا سطلی انگیا مین ہین رکھی محرم
کوی چھپیا کا سہنسی آئی یہ گلدام پسند

نام قرآن مین تو مصحفی خاتم نکلا
آیا یسین علی باپ کسی کا نام پسند

رسی جلجاتی ہی رسی کا نہین بل جلتا
بات بدکرتی ہین ہر وقت مین بدنام پسند

جاہی ہی وانای نہ دیکھی آغاز
مرد ہو یا کہ زنخا ہی کری انجام پسند

اوسمین اسی جان مین اب فوج نہانی جاوے
میرے یار قرکا نہین ہے مجھے حمام پسند

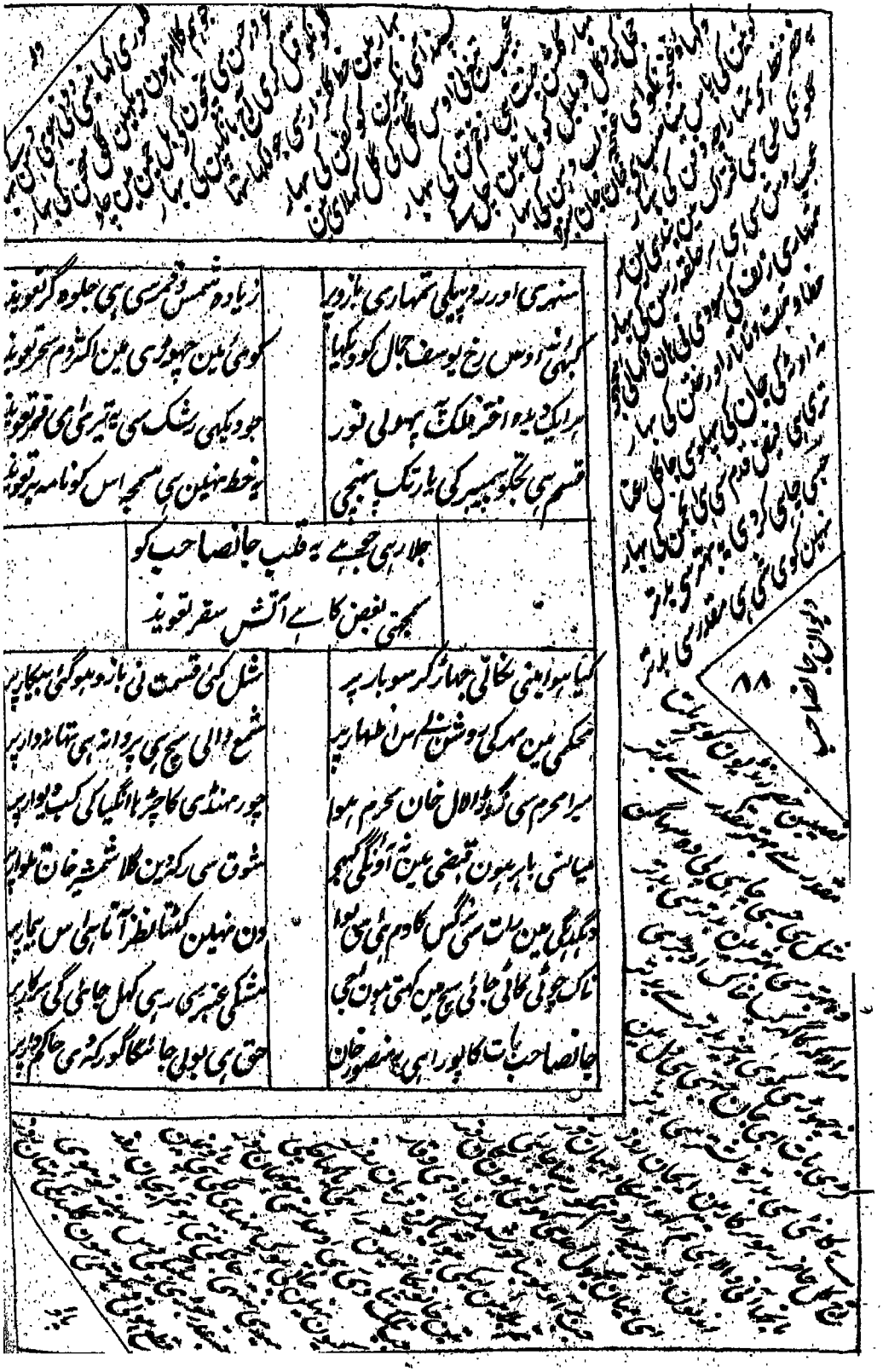

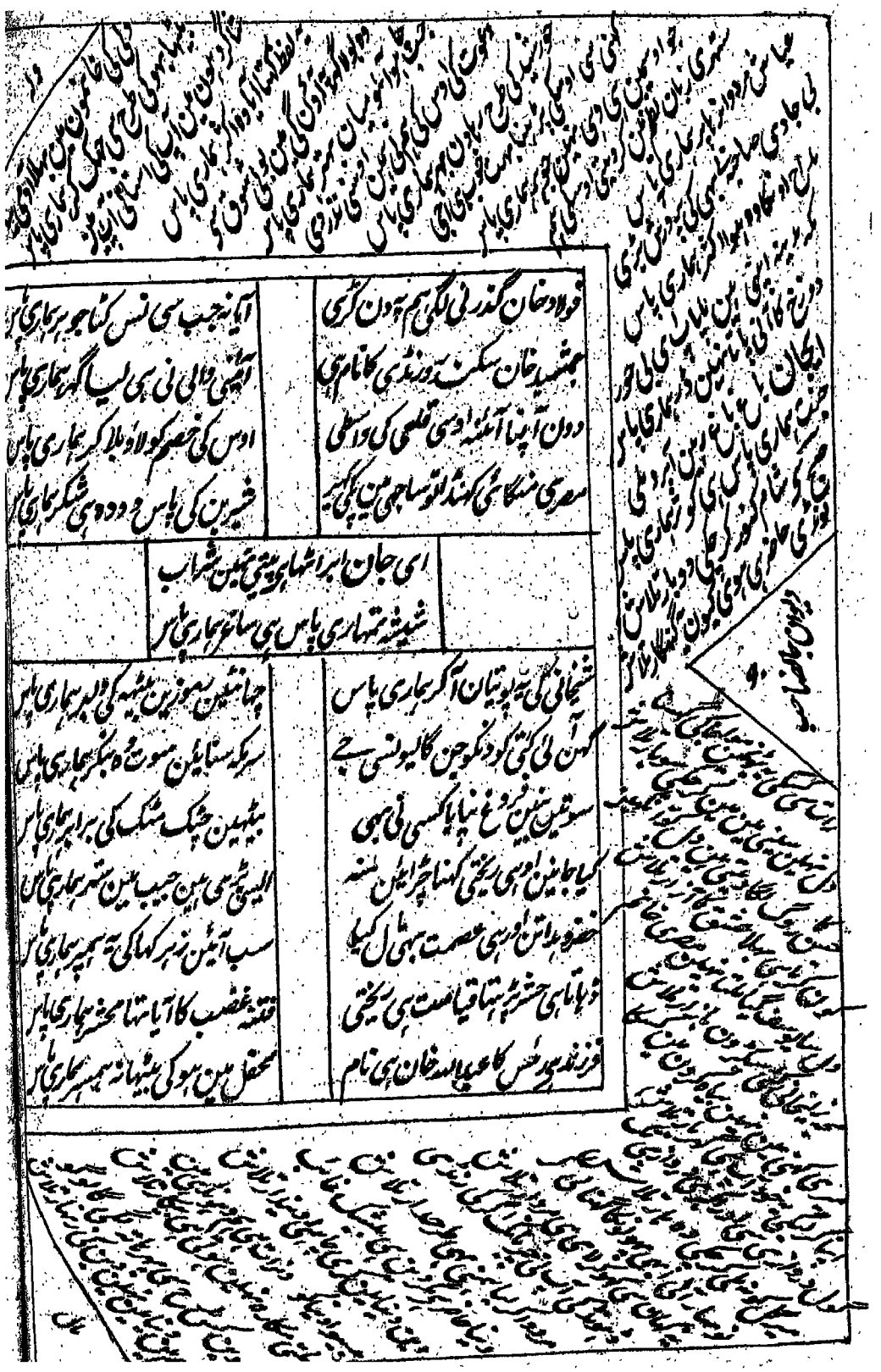

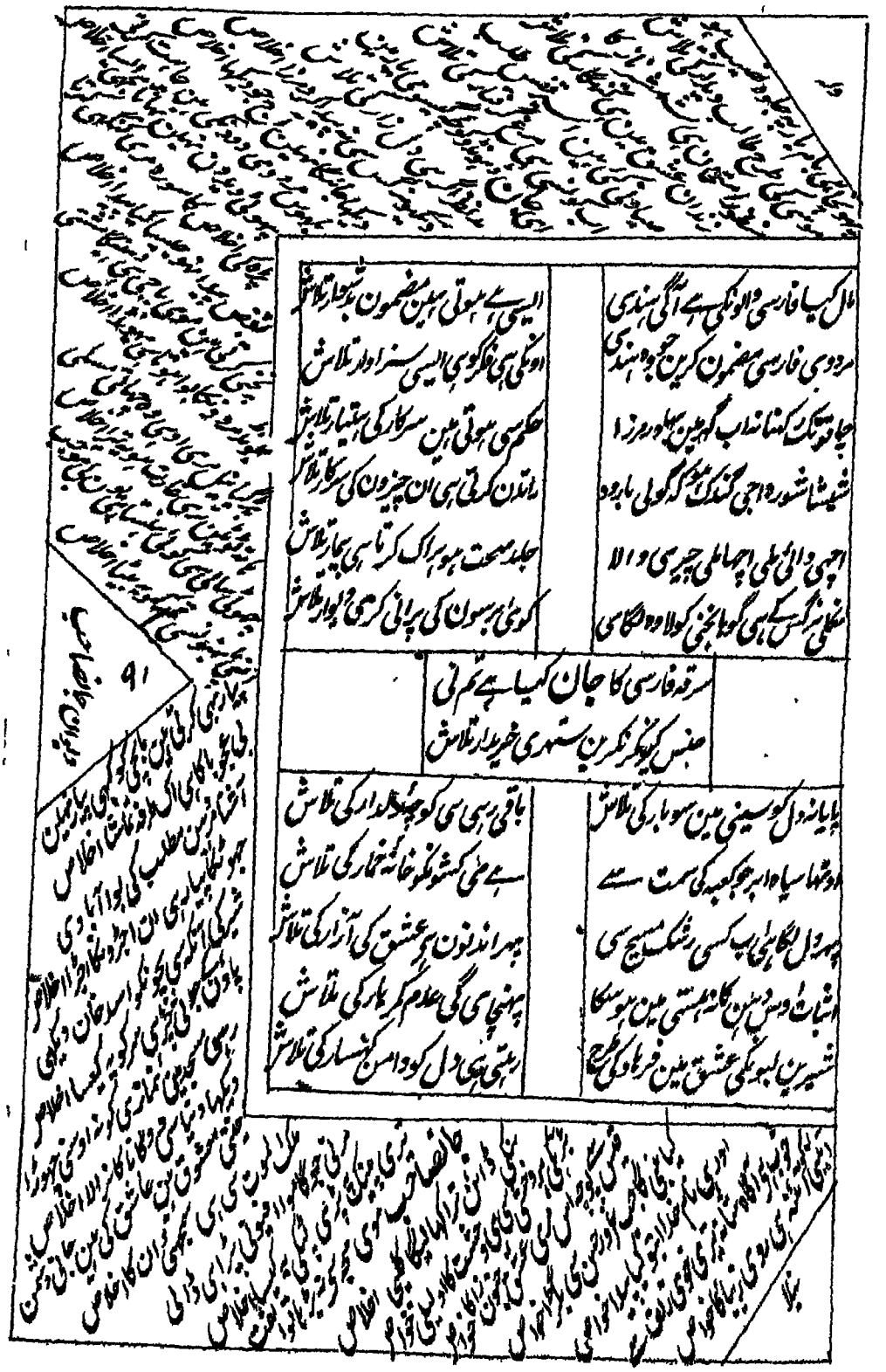

نیلا پیلا وہوا غصی سی نام وصل پر
صورت حصر ہا مزاج یار کا بدلا خواص

نام تو سنتی ہین عاشق پر فشان مثل سیند
ہی کمر کا بھی وہن کی طرح تو عنقا خواص

وصل پر راضی ہوی تھی ہجر طبیعت پہ مری
ہی تلون سی کبھی سیدھا کبھی اولٹا خواص

ایک عالم کو بنایا بیخطا وحشی خصال
وس پری کی یہ مزاج زلف کا پایا خواص

عشق صادق کو ضرر ہی عشق فاسق کو فروغ
انقلاب دہر کا یہ آج کل دیکھا خواص

موج زن بحر وفا ہے جانفضا صاحب رہا تون
فکر کا ہر بحر مین ہی صورت دریا خواص

گذری شب فراق اس آرام سی غرض
روز وکی صبح کی ہی سر شام سی غرض

عاشق کا دم بہن پہ ہی دیکھو تو یہ کہا
کیا کام آفتاب لب بام سی غرض

منہ پر دوپٹہ تان کی آئی ہی سو ہی
روز شب وصال سر شام سی غرض

اپنی تو صبح ہوگئی وصلت مین مثل مہر
دل کو رہی حضور کی آرام سی غرض

بیمار دل تمہارا کس بیمار یار کا
صحت ہوئی نظارہ بادام سی غرض

صد شکر آج منزل ہستی کو طی کیا
کنج لحد مین سوئین اب آرام سی غرض

سوگئی کہنی بہو سفر پیکا لو کوئی ہے
بھیانی لکھا ہی اس سال مین گھر بار کا خط

جان تو تن سی دمیدہ قسم گئی اور سکی غل
کہنیچ جلاونی کولی سی گنہگار کا خط

جانصاحب سی بس کوئی مٹا سکتا نہین
ایک سی ایک حقیقت مین ہی دشوار کا خط

دل آئی پیچ مین جو ہو گیسو سی ارتباط
دیوانہ ہون بڑہا کی ہیر و سی ارتباط

ہی اسکو چشم یار پیر و سی ارتباط
آہوی دل کو کیون نہو آہو سی ارتباط

دل لیکی بکری مجسی ہی انکار دوستی
ثابت کرونگا سیکڑون پہلو سی ارتباط

کوئی مین ہو حسن پرستی سی کام ہی
اسلام سی نہ نجل نہ ہندو سی ارتباط

آئینہ شانہ رہتا ہی ہر وقت پاس مین
مشاطہ کا بڑہا رخ گیسو سی ارتباط

ہرگز نہ بن تو خال رخ یار کا حبیب
وہی خنج دل نہ چاہیی ہندو سی ارتباط

پڑہوا کی کچہ کہلا یا سیانا ہی رہ سیاہ
پیلا کیا رقیب نی جادو سی ارتباط

اکدم تو چہوڑتا نہین اون کو اکیلا مین
کیونکر بڑہی رقیب سپید و سی ارتباط

نوشہ جان تمنی کہی وہ بہی سب بری
اچہا نبہا نہ ایک بہی پہلو سی استباط

۹۳

کثیر اسی ہولائین کیڑا اسی ہولائین پالینگی سہلا کب تک پالینگی سہلا کب تک

چالیس سر سکا ہی چالیس سر سکا ہے ارمان خدا حافظ ارمان خدا حافظ

دانائی پہ کیسی ہے دانائی یہ کیسی ہے بی عاقلہ خیلہ ہین بی عاقلہ خیلہ ہین

نادان کا جنڑی کا نادان کی جنڑی کا بی جان خدا حافظ بی جان خدا حافظ

بنو کی ہوئی نسبت بنو کی ہوئی نسبت نادار ہی گھر باجی نادار ہی گھر باجی

کس طرح سی نکلیگا کس طرح سی نکلیگا ارمان خدا حافظ ارمان خدا حافظ

جمعہ کو بلاؤنگی جمعہ کو بلاؤنگی کیون روتی ہو اسی بنو کیون روتی ہو اسی بنو

سسرال کو لیجا تو سسرال کو لیجا تو قربان خدا حافظ قربان خدا حافظ

دن شادی کی ہین بڑی دن شادی کی ہین بڑی اسی جان چلی جاتی ای جان چلی جاتی

برسون ہی رہیگا کیا برسون ہی رہیگا کیا سامان خدا حافظ سامان خدا حافظ

ولہ

تو ہی جلتی ہے پروانہ بھی جلجاتا ہی شمع	اوہی ہے اک عشق نمہ دونکو جلواتا ہی شمع
ہے پروانہ کی کل کا یہی تجھ پر پڑا	جو دہوان سر سی تری نکلا وہ بل کھاتا ہی شمع

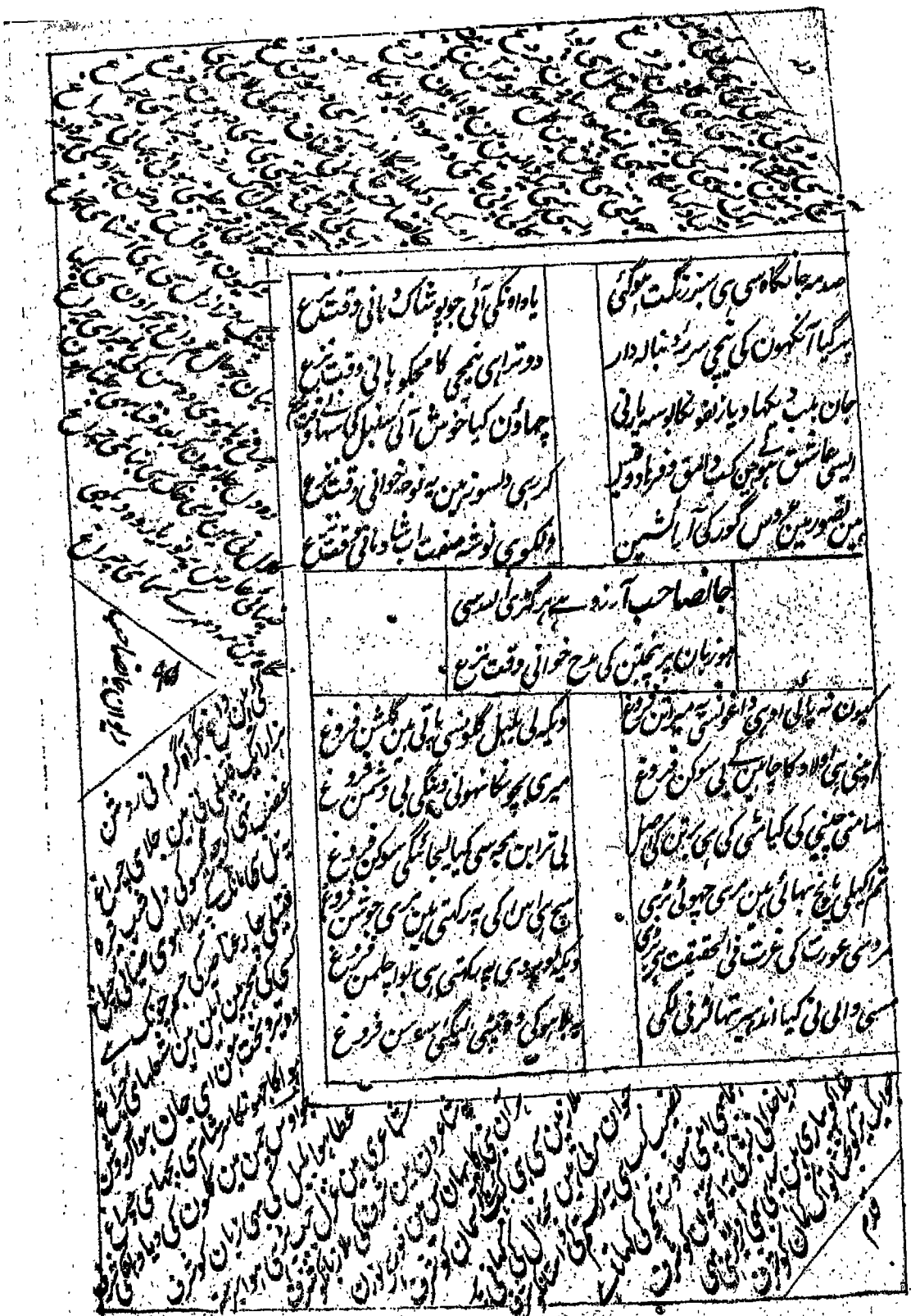

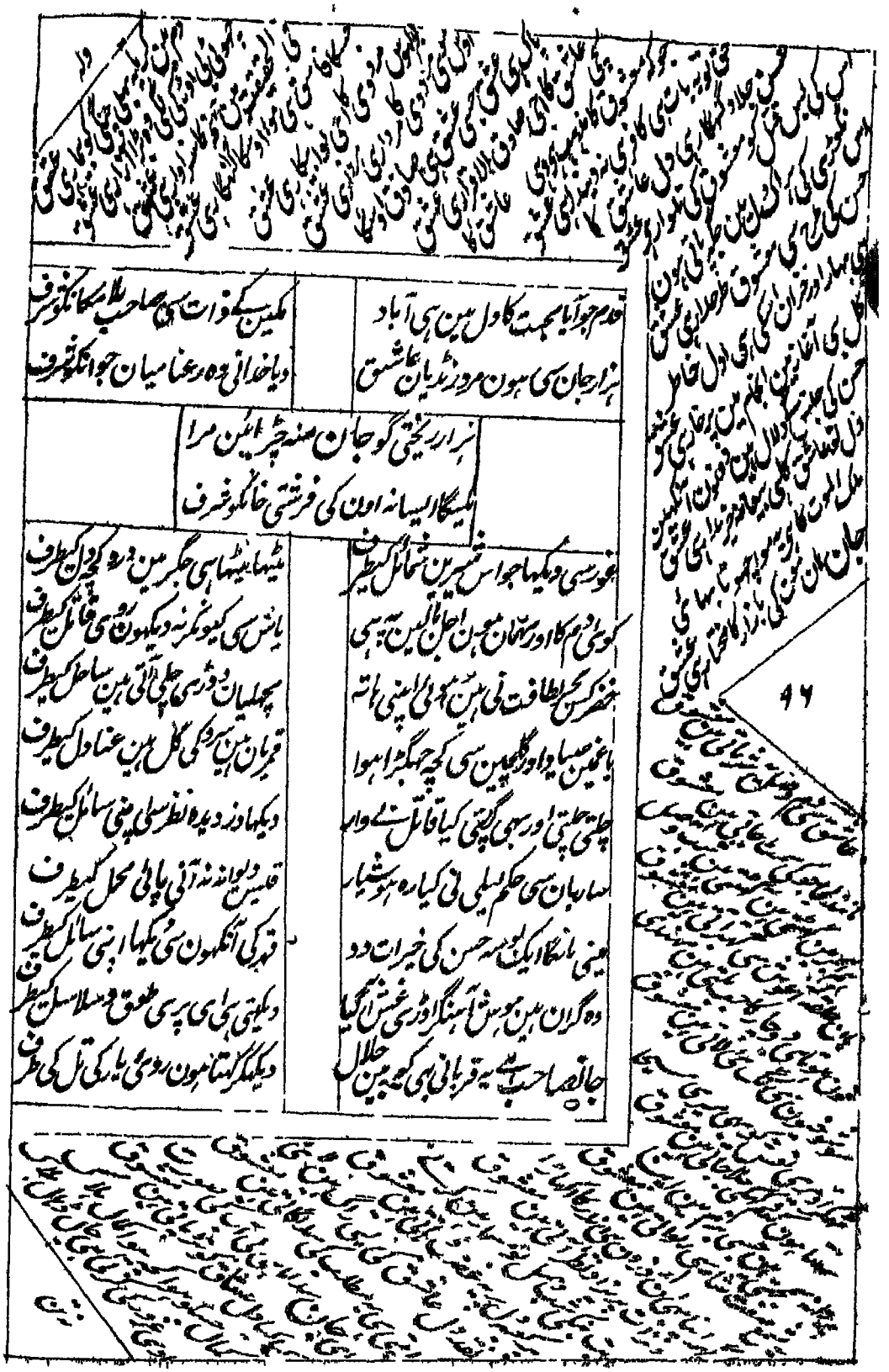

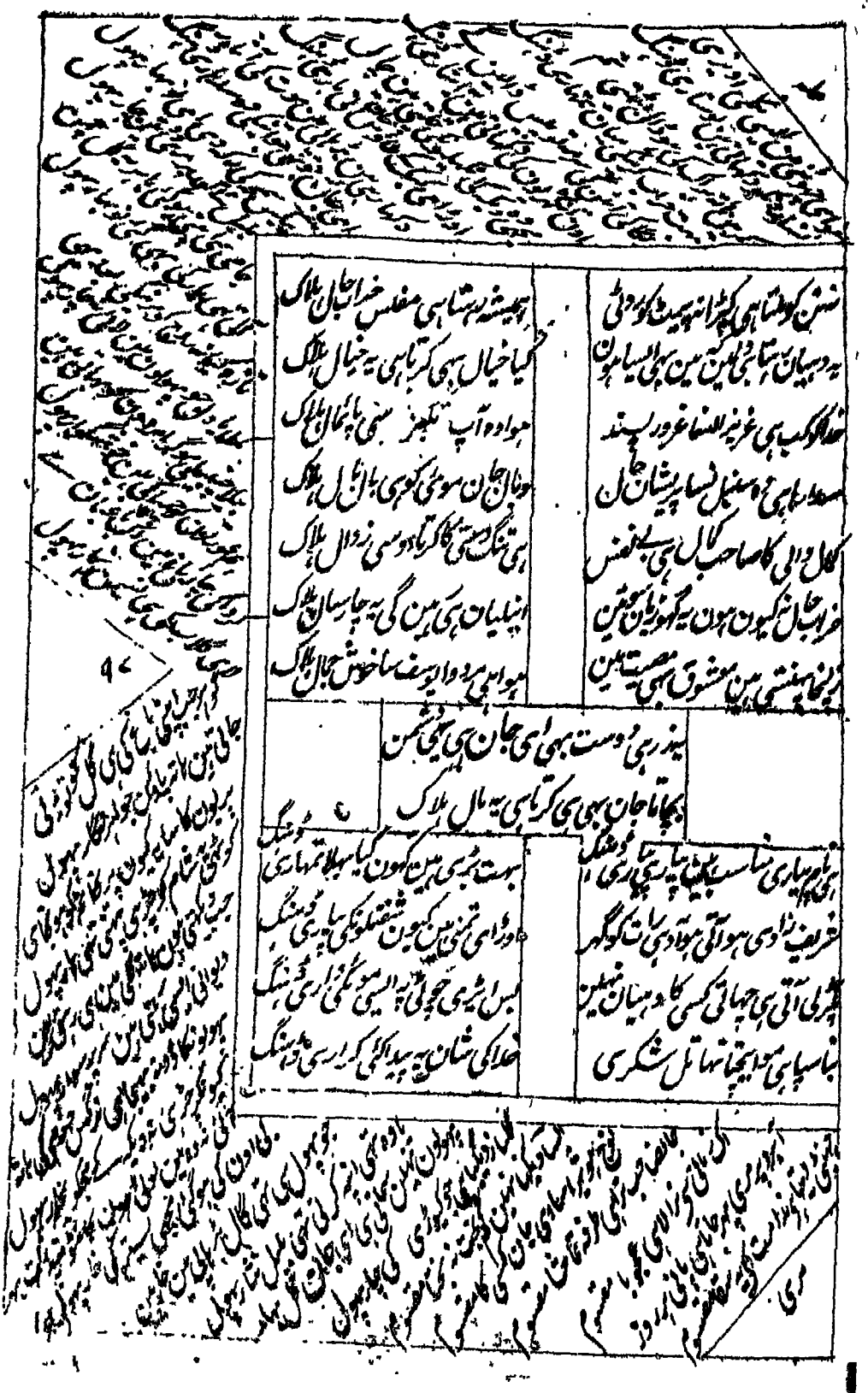

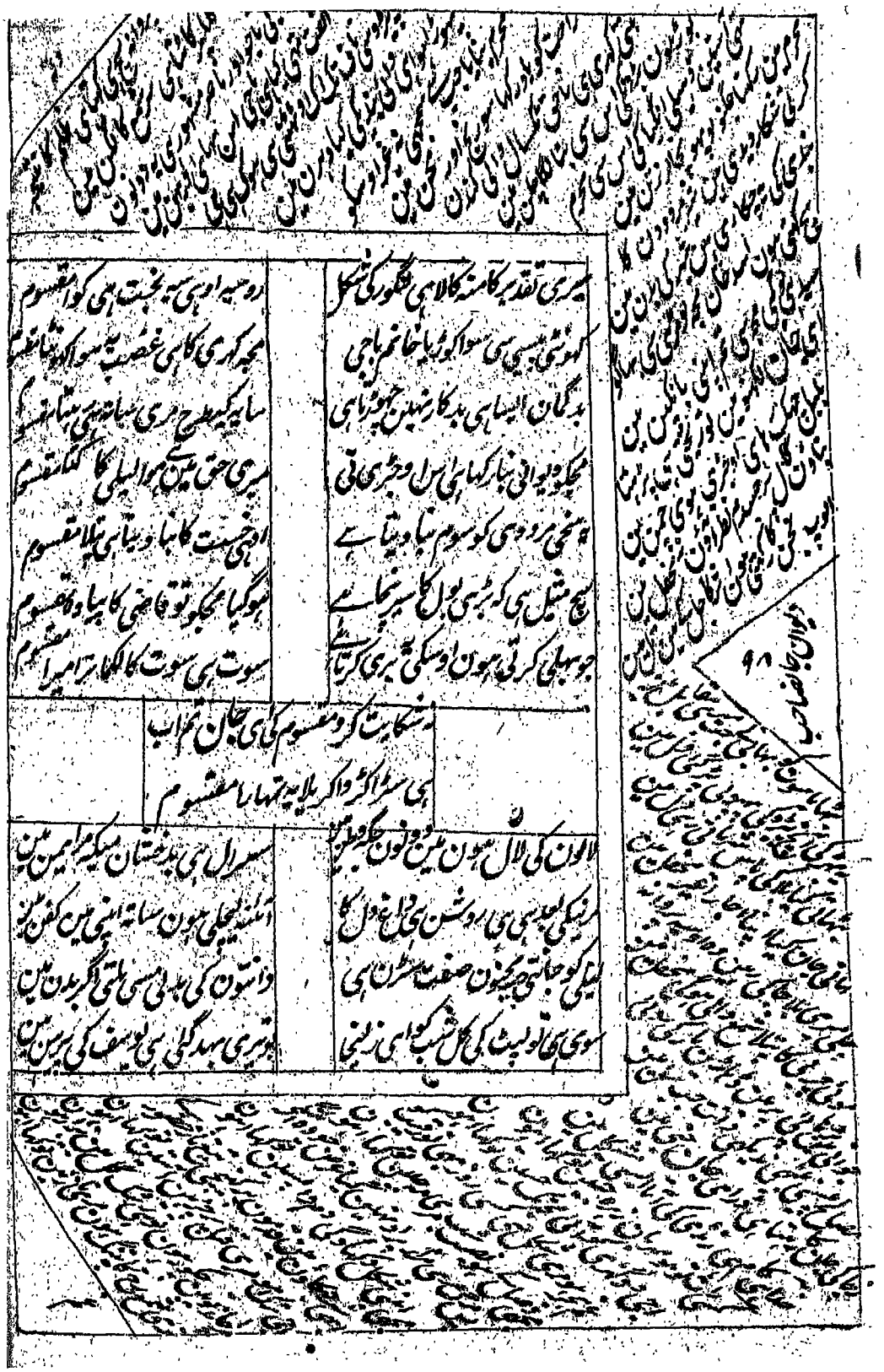

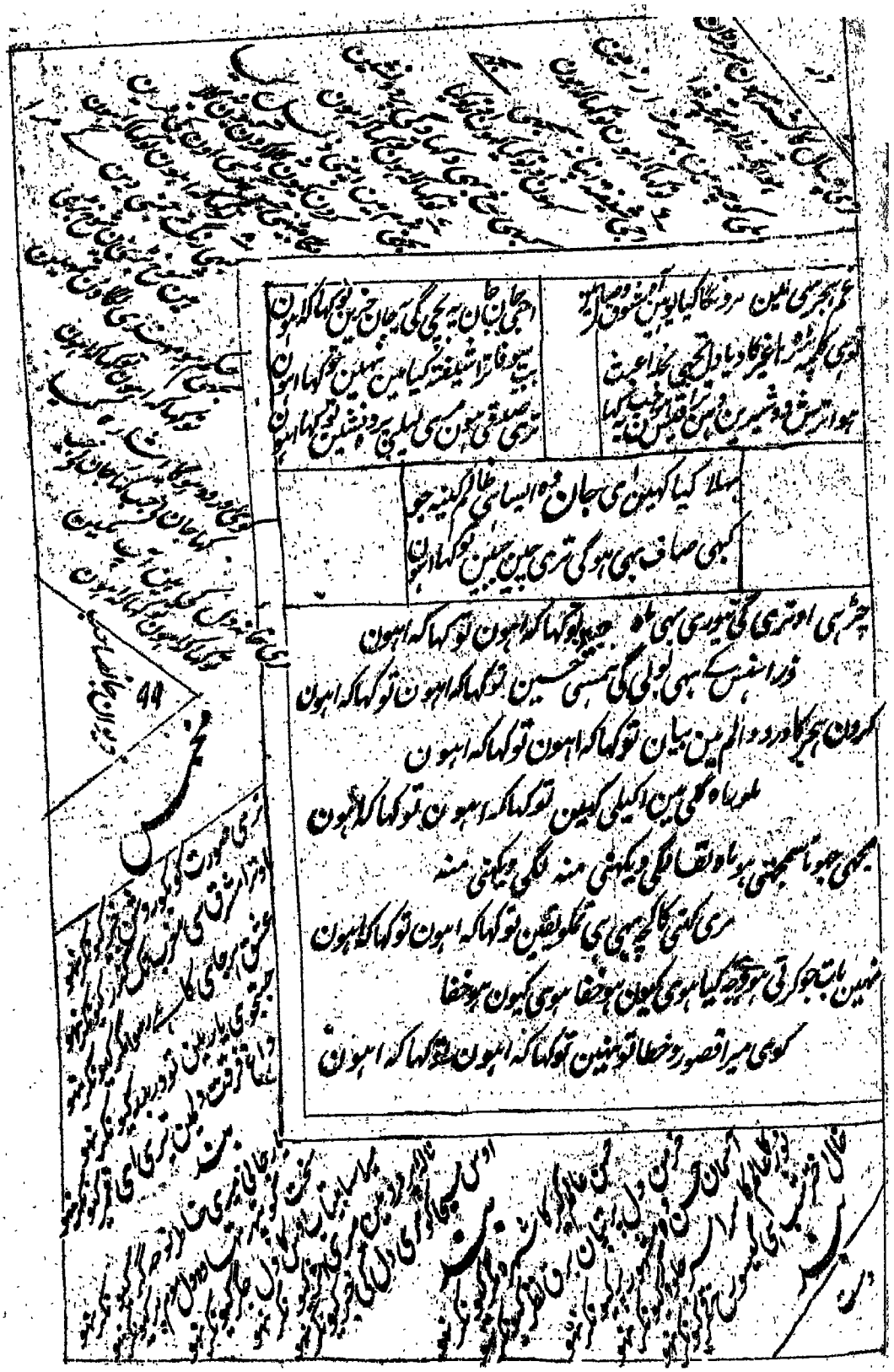

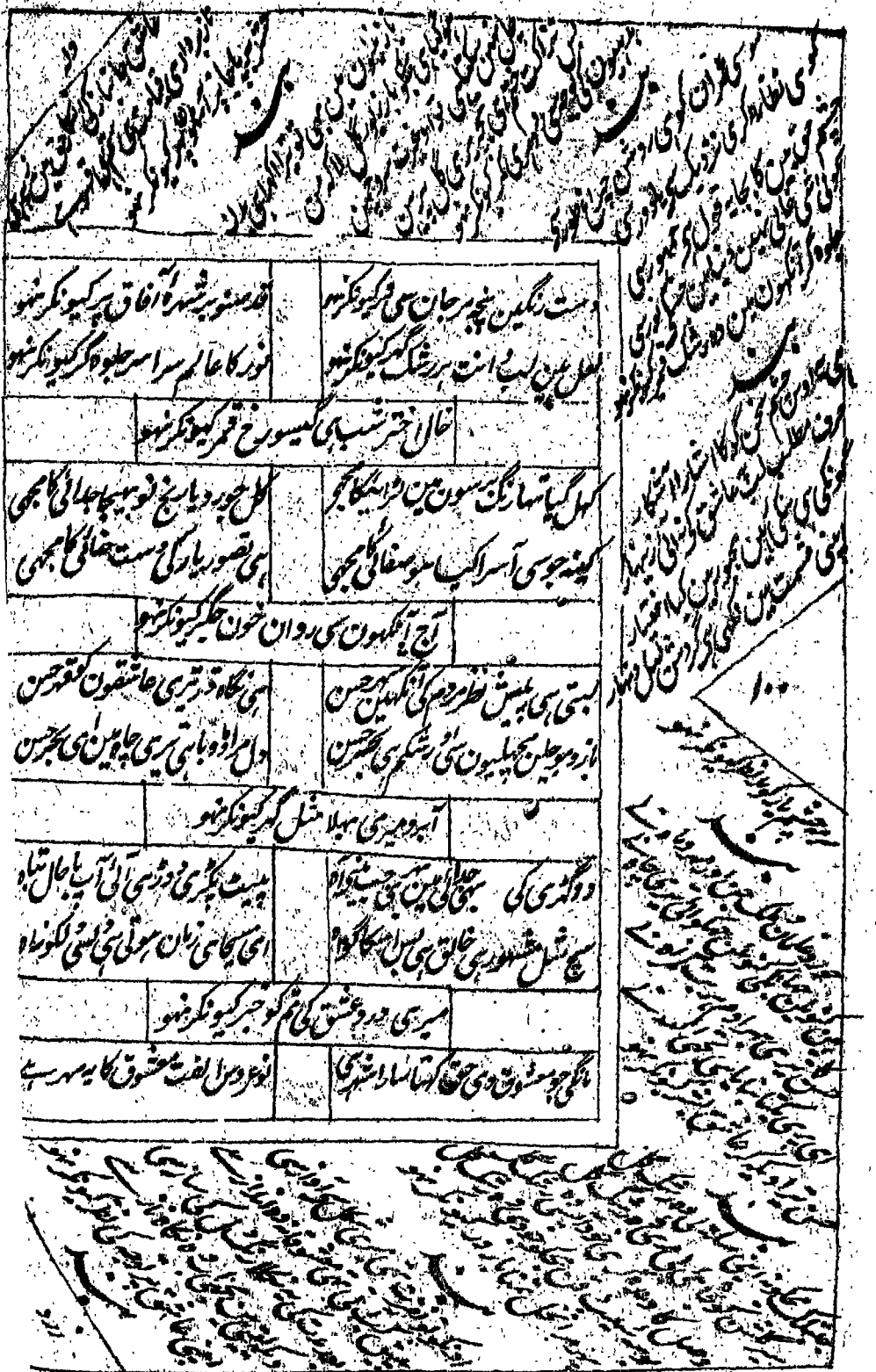

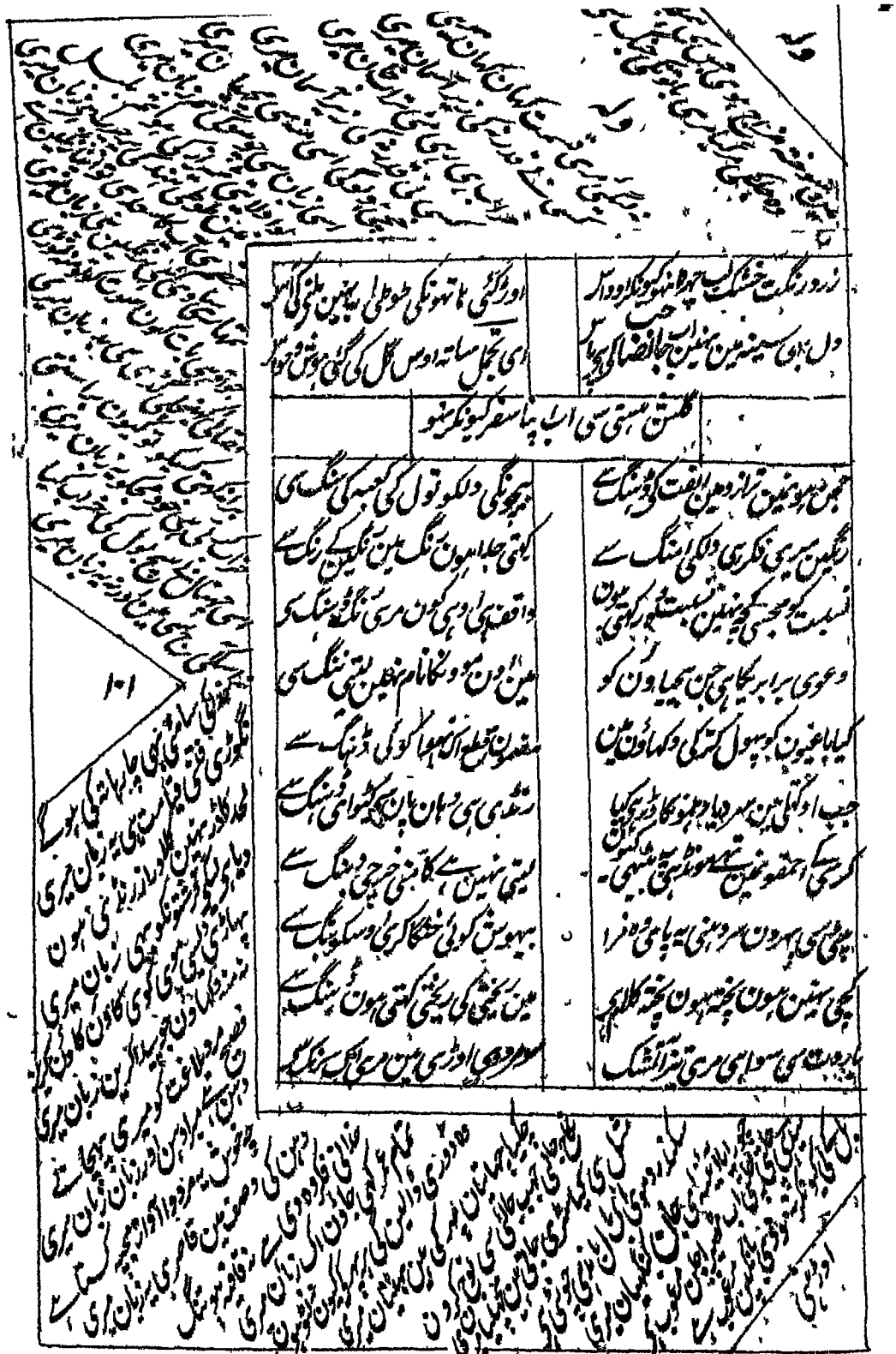

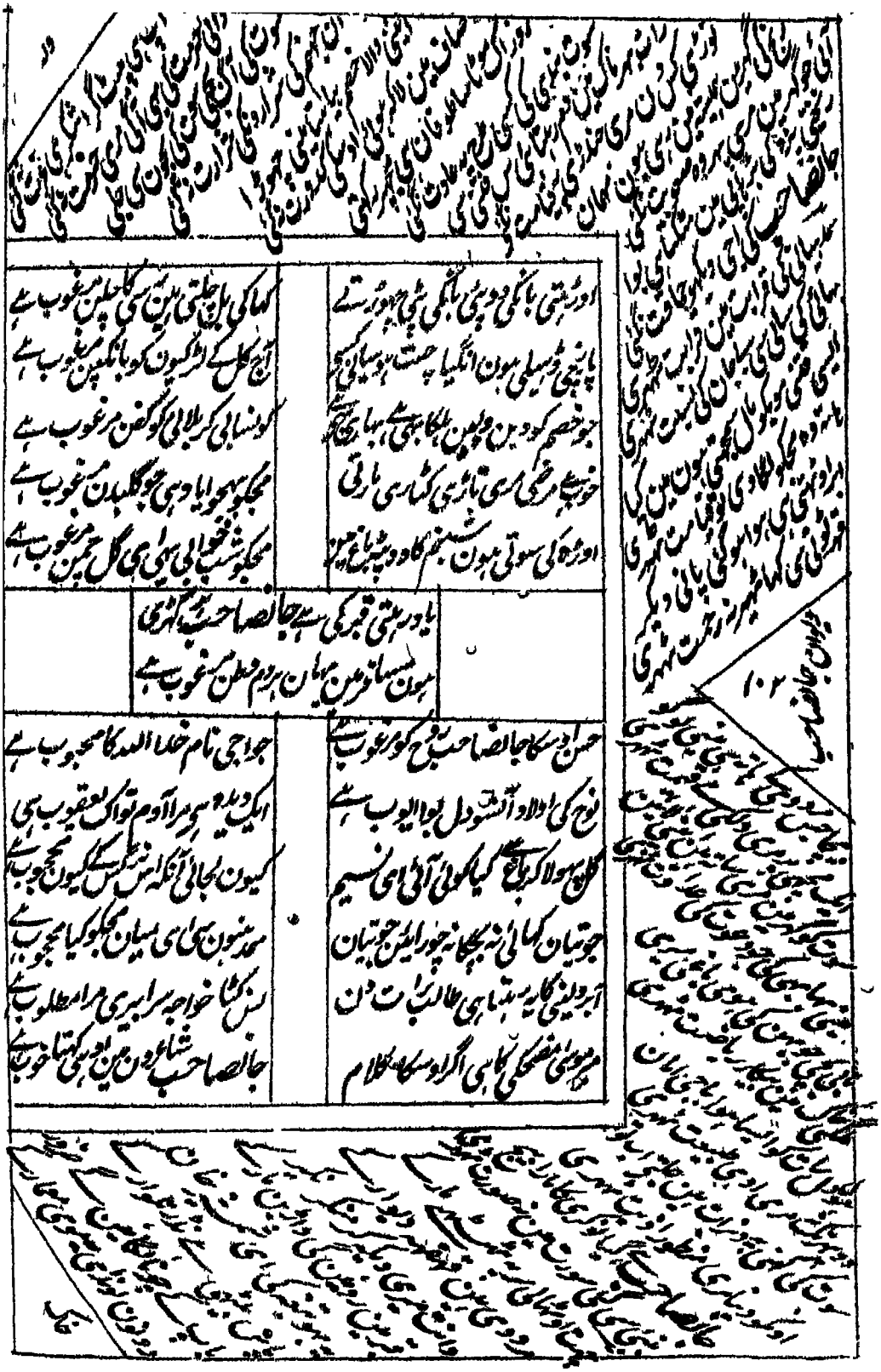

خاک میں ملجائی جو سرآپ کے
چینتی کرتی ہو بازی مار کے

پانچ ہوگی بیٹی چمن کے ضرور
ہار منہ کٹوائی گی دو چار کے

جانصاحب ایک ہی موذی ہی یہ
مال ہے مامون کا بیٹا مار کے

کیا بناؤ نہاد ہو گی جان کی لئے
جہانی جانتی ہون میں جہان جانکی لئے

یلاتی محکو ہین اب جڑی بدان عصمت کو
جو بجھواتی ہین امتحان کے لئے

ہزار مینجہ ہو گزری گلون کے صفت
زبان چاہیی ہیلی کے رسن بیانکی لئے

مرین جو اشرفی خاتم سہیان پی تو دین
بھی سہی چاہیی اک دن کچھ چرانکی لئے

ہوگی میری نشانی کی کیا قدر انداز
تمہارا ہر مین ہی مری کمان کے لئے

مری وہ چور ہین جو اب ہین بختی پر تیتی
کہانی بنگئی کچھ فقیری اسنانکی لئے

وہ رین مہدی جو رو کا بہرا تہرا ہی
تہ اپ کی لئی دو پیسی مین تانکی لئے

تمہاری ہاتہ مین گلدستہ کہا کی گل ہی جان
تیرو تیرا بگوڑی فی باغبان کی لئے

وہ رنگ روپ جوانی کا ہو گیا کافور
ہر پاپا آیا ہو ہی وہ کیا طرح اب جوبن
نہ منہ میں دانت ہیں کمر نہ اب ہے پیٹ میں انت
ٹھک کے چھاتیاں بھر تیکی ہیں بچی ہیں
انہیں نہارون سے کہی کبھی مردوں کی دانت
نہ وہ کلا ہی گلی جسپہ کاکی مردوں نے

سفید ہو گیا سر جیسی دلی کا کالا
گلی نہ وال جو بنکر کا کھڑا عین بانکون
بھری بھری تھی جو رانیں مرد خاکین
جسے آپا کہ رہیں ہندی کی چھیلی بھی چھتا ہے
ہوئیں وہ ٹھاٹھی یہ پیڑو کی آنچ نی دل کے
تڑپتی مردوی تھی جن پہ ہاتھ مل مل کے
یہ سچ میں کہتی ہوں سنتی ہو باندی بندو خانم

شباب عمر و ہوا گر میاں نہیں باقی
یہ بگڑی بات کہ اب جہاں نہیں باقی
بنی ہی پھولی خوشی گت بیان نہیں باقی
وہ فالسہ سے رہیں سیٹیاں نہیں باقی
انہیں کے قدر رہی کچھ یہاں نہیں باقی
رہیں گلی کے بھی کچھ خوبیاں نہیں باقی
کہیں شباب کا کلو نشان نہیں باقی
کہیں وہ بٹ گئیں اب روپیاں نہیں باقی
جو رہ گئیں ہیں وہ پیڑیاں وہ پنڈلیاں نہیں باقی
وہ پہلو رکھنا کو می بدگمان نہیں باقی
وہ ہیر اکا جلکی ہوان نہیں باقی
رہیں وہ بازو نہیں پچھلیاں نہیں باقی
ہی چیری والا کوئی مہربان نہیں باقی

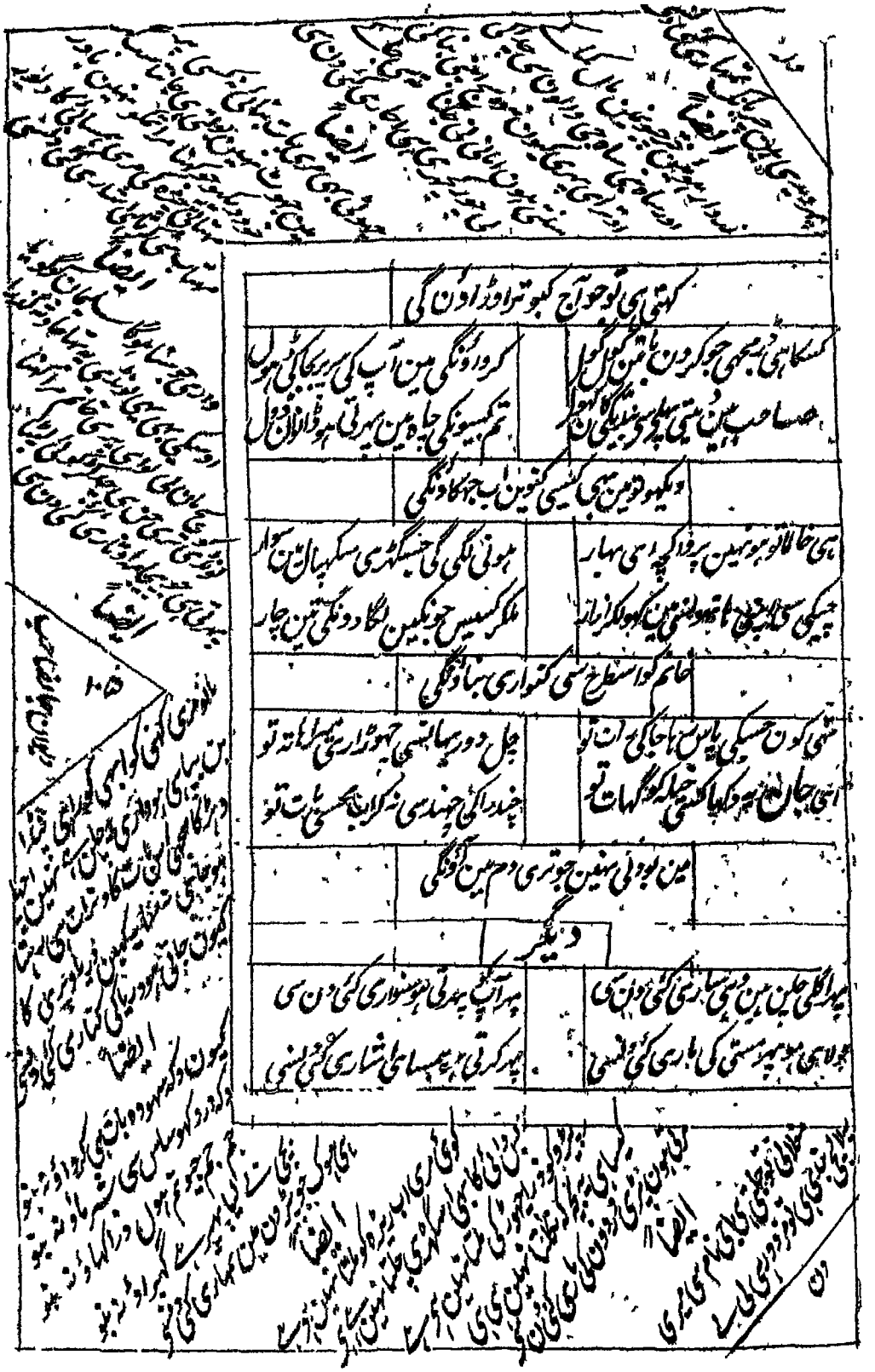

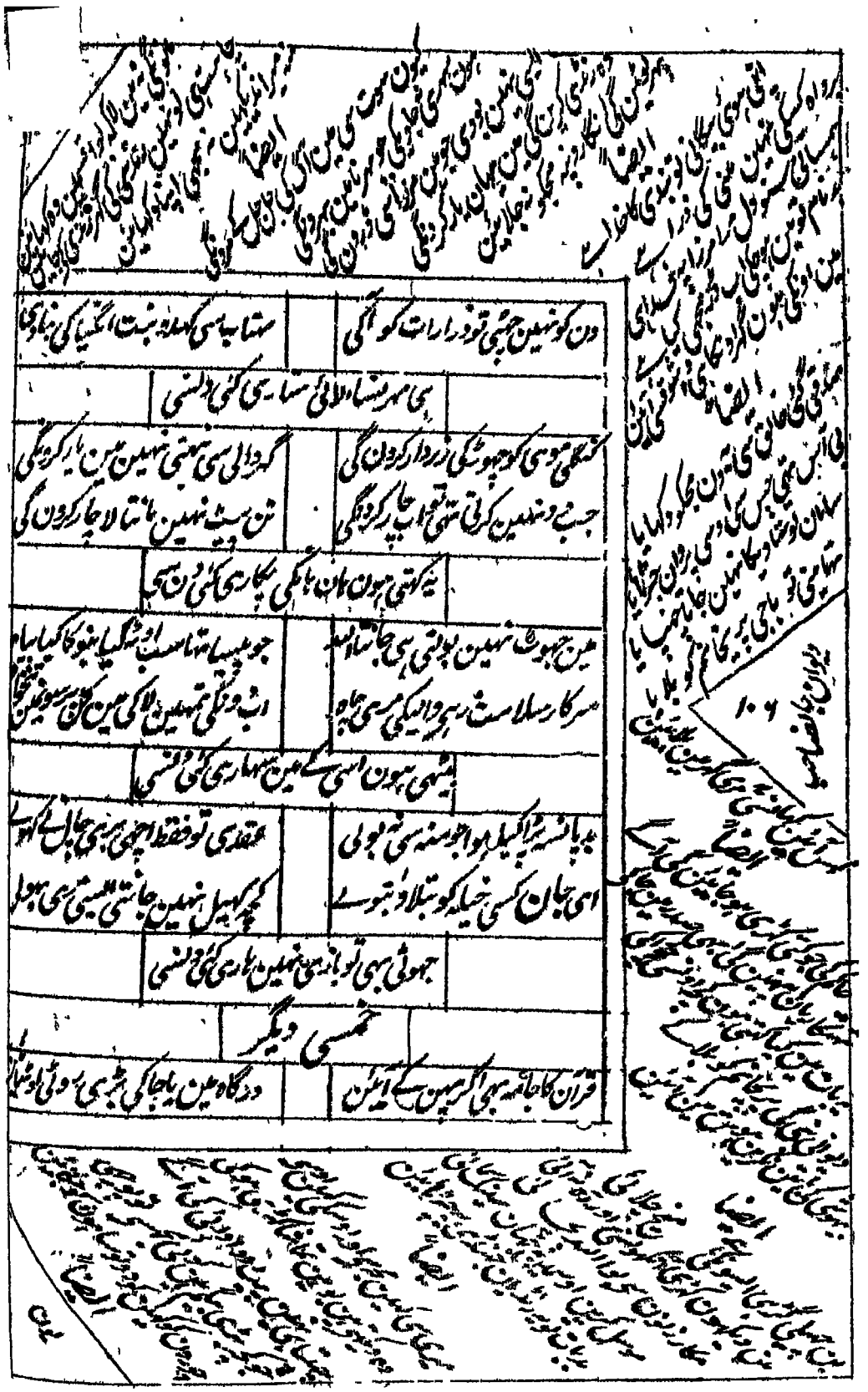

یوں چھیڑ کی بہ بات میں وہ اٹھتی تھی اکثر
ایسا سوت بٹھا سای ہی مری جھاتی پہ لاکر

ای باجی مثل سیج ہی کس کی مقرر
کر موسی تو کر یلی تھی چڑ بھی نیم کے اوپر

وہ اور ہوتی گڑوی یہ باتیں بنائیں

کل کل مری سہیلی ہے بلی ام گئی ہماری
مرتی ہوں پڑی پیڑ وکی میں تو کو ہماری

بھیجی نہ پھر خدا نے تم اسی جان ہماری
کیا بھولی ہوں آجاؤنگی جو دم میں تمہاری

میں جانتی ہوں جس لئے تم ہو بلائیں

واسوختی

عشق کی نام ہی میں لگی بھی نگاہ تھی
کر خبر میری فرشتوں کو بھی اللہ تھی

وائی بدی کی تو گئی میں بڑی چاہ تھی
نیک بختوں میں سہاگن تھی عبد اللہ تھی

پاؤں پسیلا کی سدا شام سی میں سوتی تھی
مجکو معلوم نہ تھا صبح کدھر ہوتی تھی

جو شکایتی نہیں سچی یہ قسم کھاتی ہوں
آگ میں غم کی اسی لو گو جلی جاتی ہوں

کس مصیبت میں نبھی وہی میں گھبراتی ہوں
کیا کہوں کیسی کی اس حال کو شرماتی ہوں

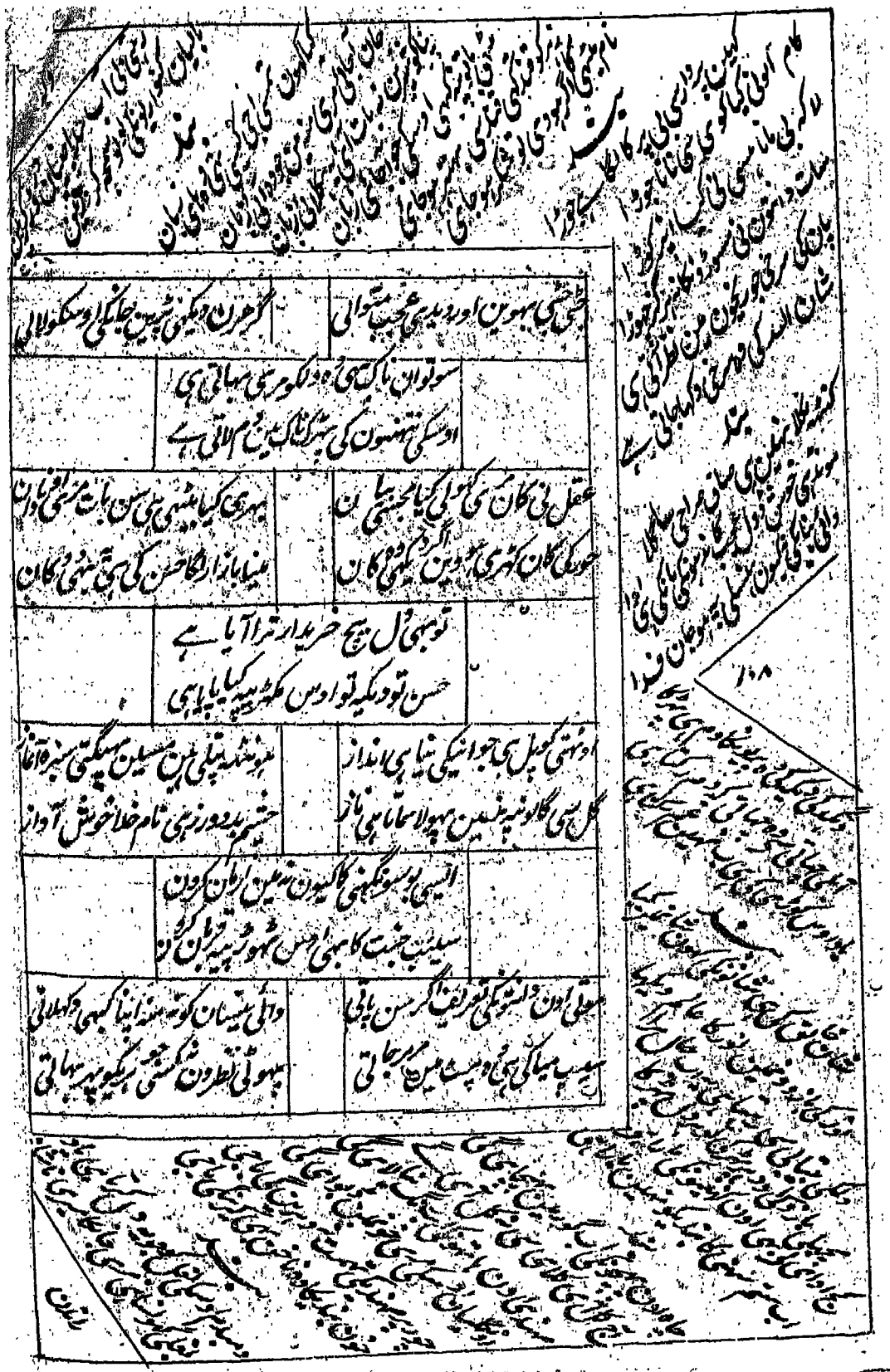

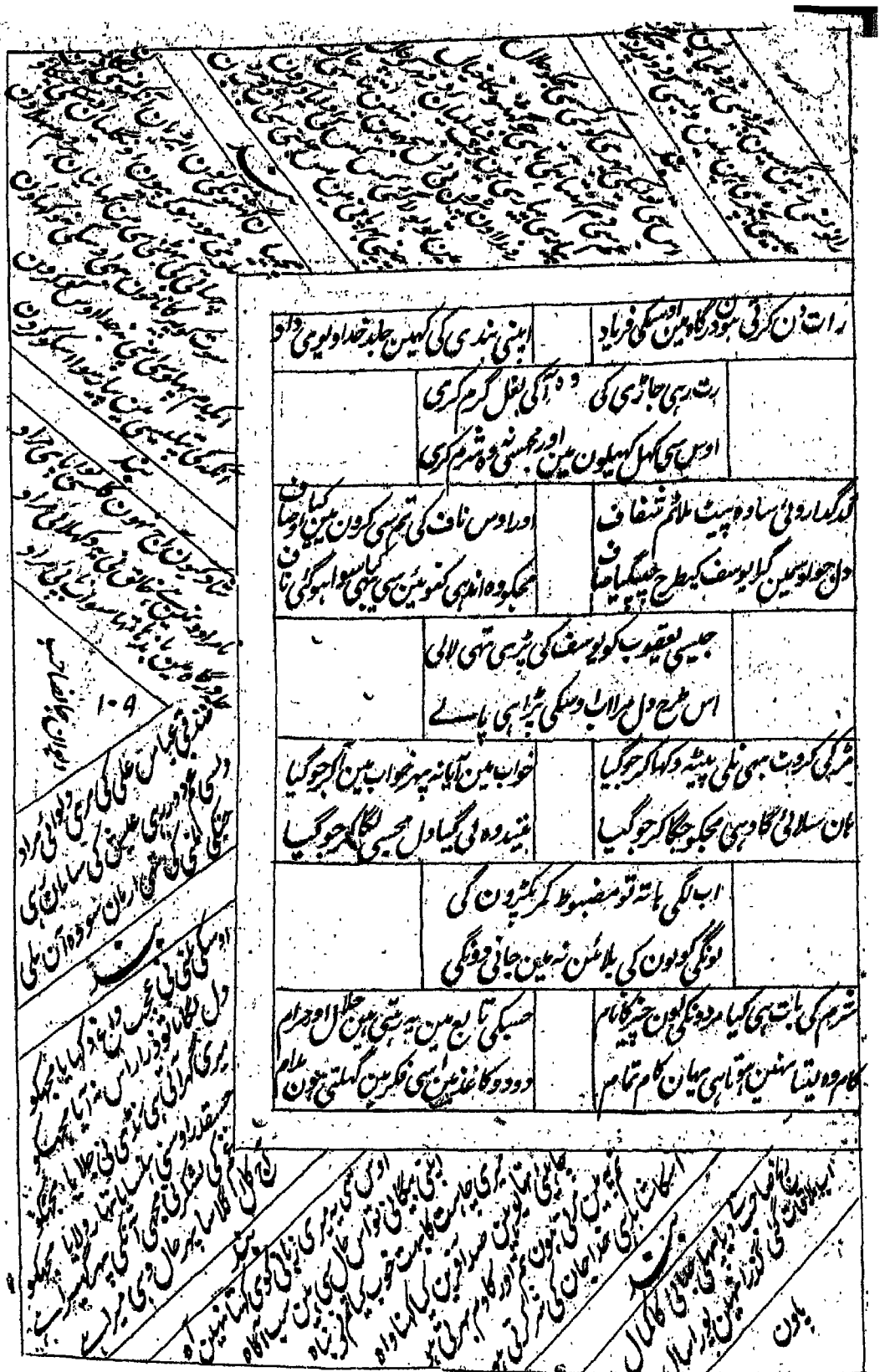

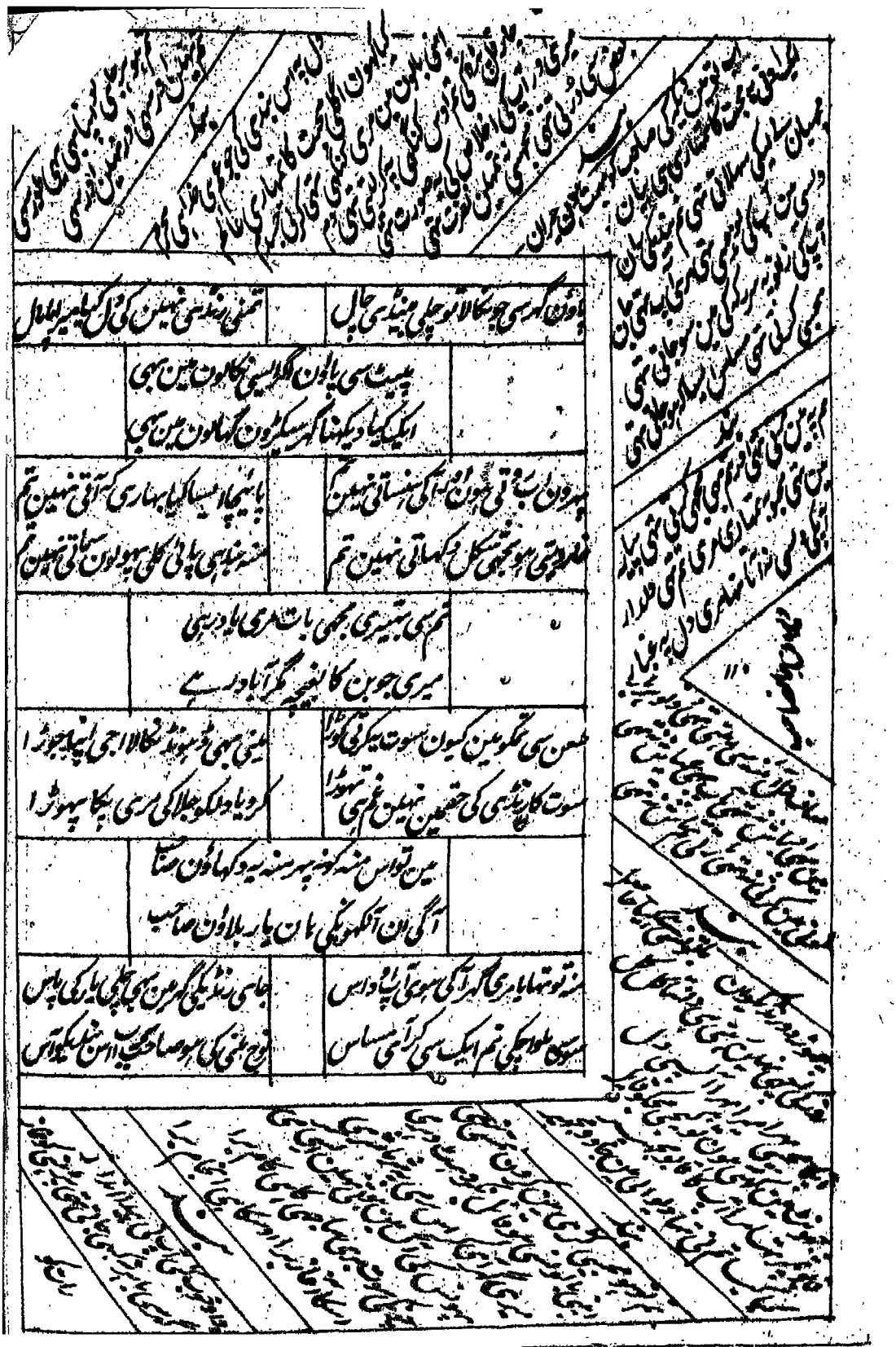

رات کو سوت کی گہرینی لگی بندہ نواز | مجھسی اوشہنسی کی نہین آنکی تیجا ناز

ایک کیا لاکھ گی مجھ ایسی ابھی بیس ہزار
مجکو ملجائین گے تم ایسی اجی تیس ہزار

مفت دنیا کی زنی ہین نکرو دین خراب | ای بی جمن تو ذرا دیکھ یہ نصیحت کے کتاب
دل جلا کر مرا ہونیکا نہین تمکو ثواب | ہی بڑی رانڈ ہی ہین یہ بھی ظالم یہ عذاب

او ہی دیوانی ہوی ہو جی کیا کرتے ہو
دو میانون مین بھلا ایک چھری دھرتی ہو

غصہ اب تھوک دو جو کچھ کیا وہ خوب کیا | مین تو ہر طرح سی لونڈی ہون تمہین ارے جی
کیا خطا تھی مری جسکا یہ عوض تم نے دیا | سچ یہ وہی ہی سہاگن کہ جسی جاہی پیا

زور معشوق پہ عاشق کا نہین چلتا ہے
ہان مگر جانہی والی ہی کا دل جلتا ہے

کل ہوا کل کا تہا دن آجکی پر گورہی ہر شام | چاندنی رات وہ اچھی جو ہو دل کو آرام
دل ہی کچھ صبح ہی دیتا تہا خوشی کی پیغام | مین نہاتی ہون کرین آپ بھی چلکر حمام

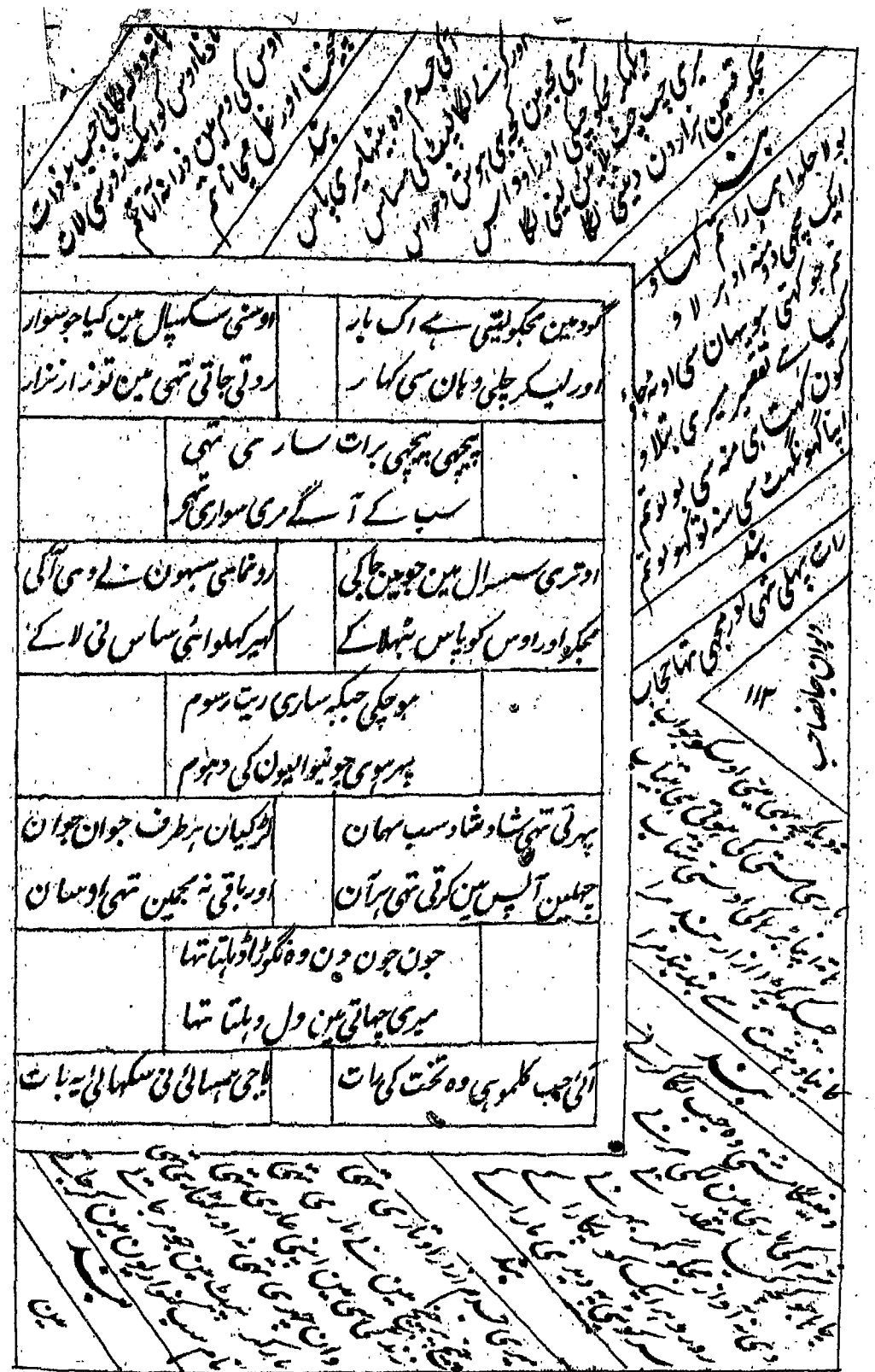

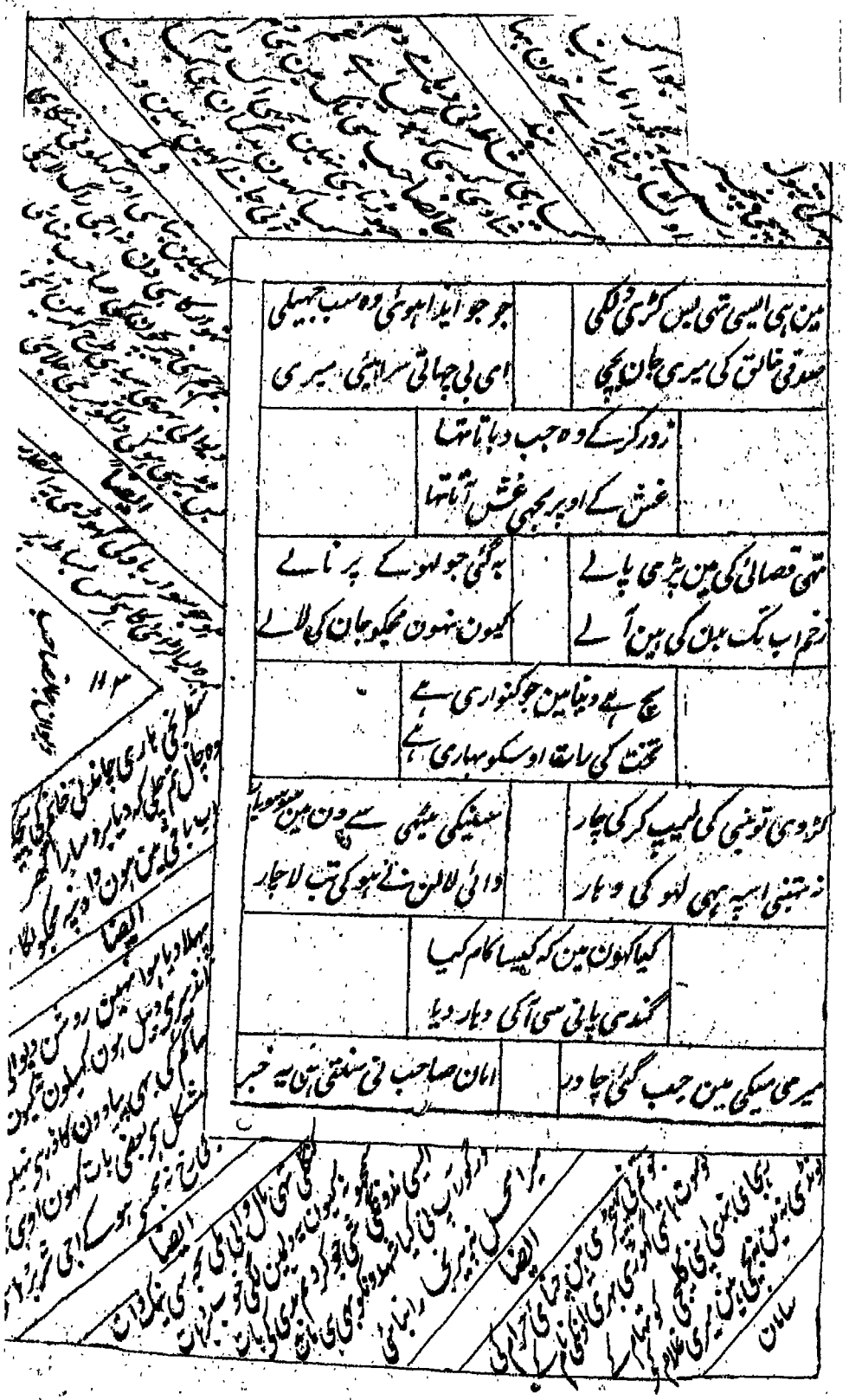

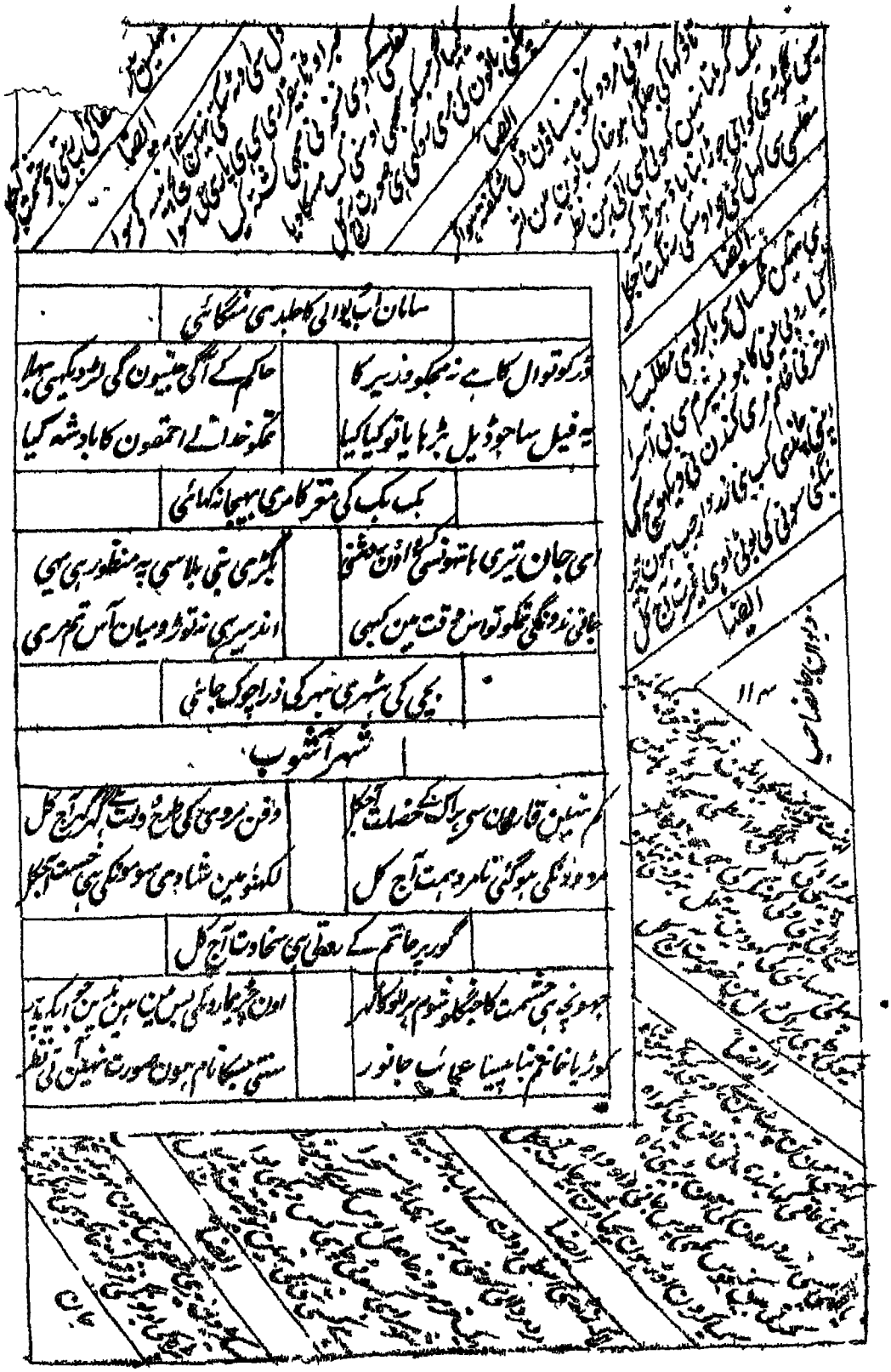

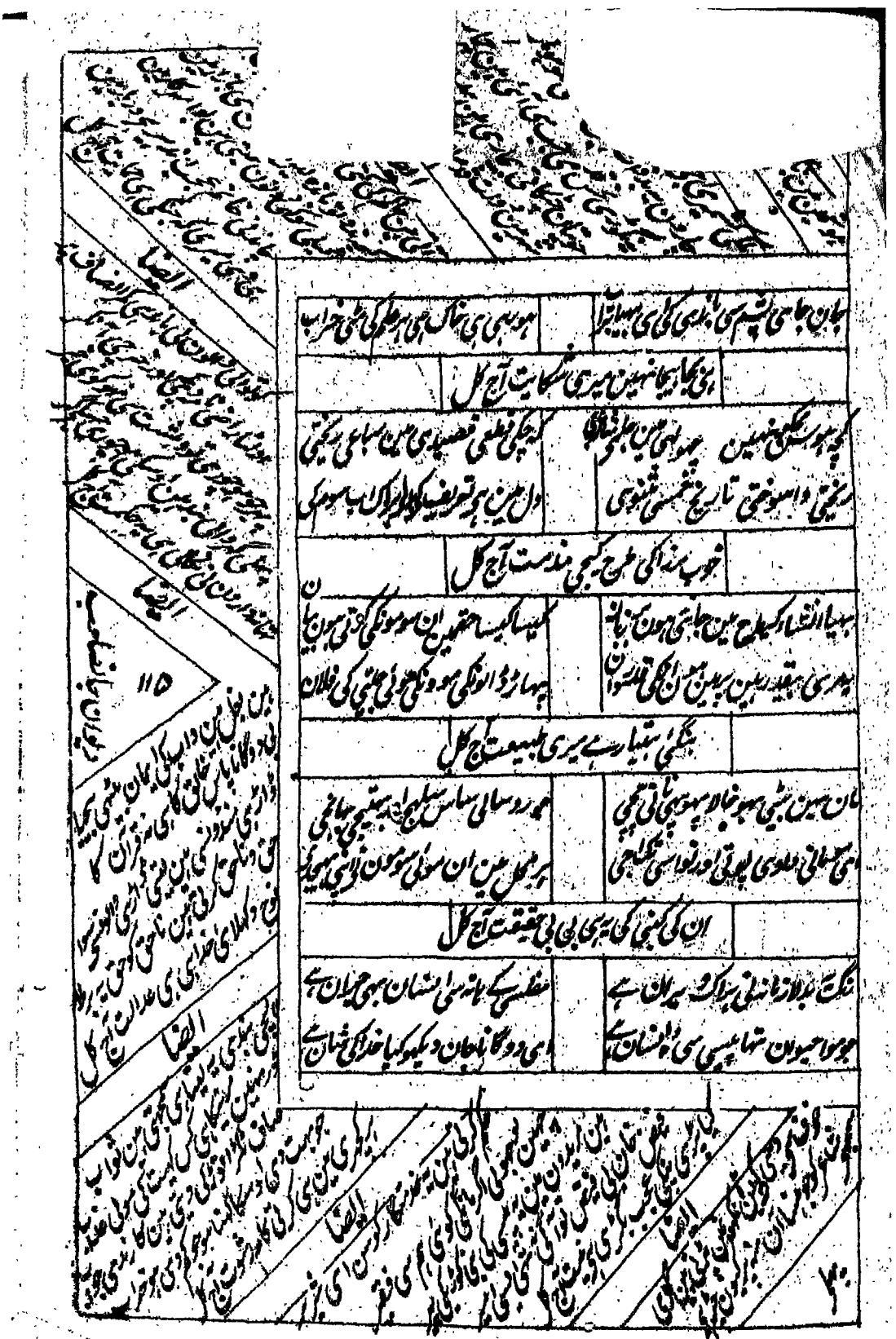

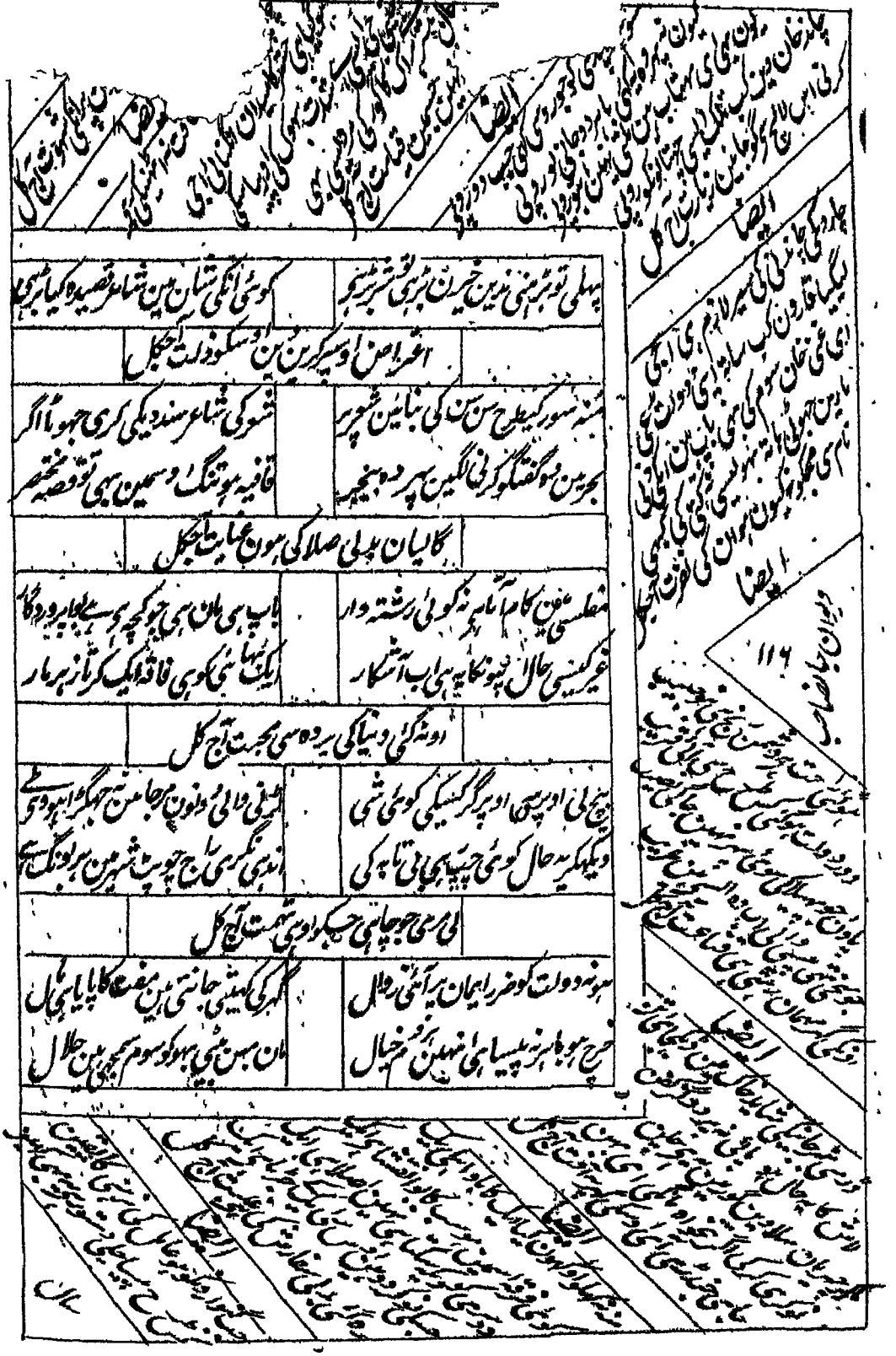

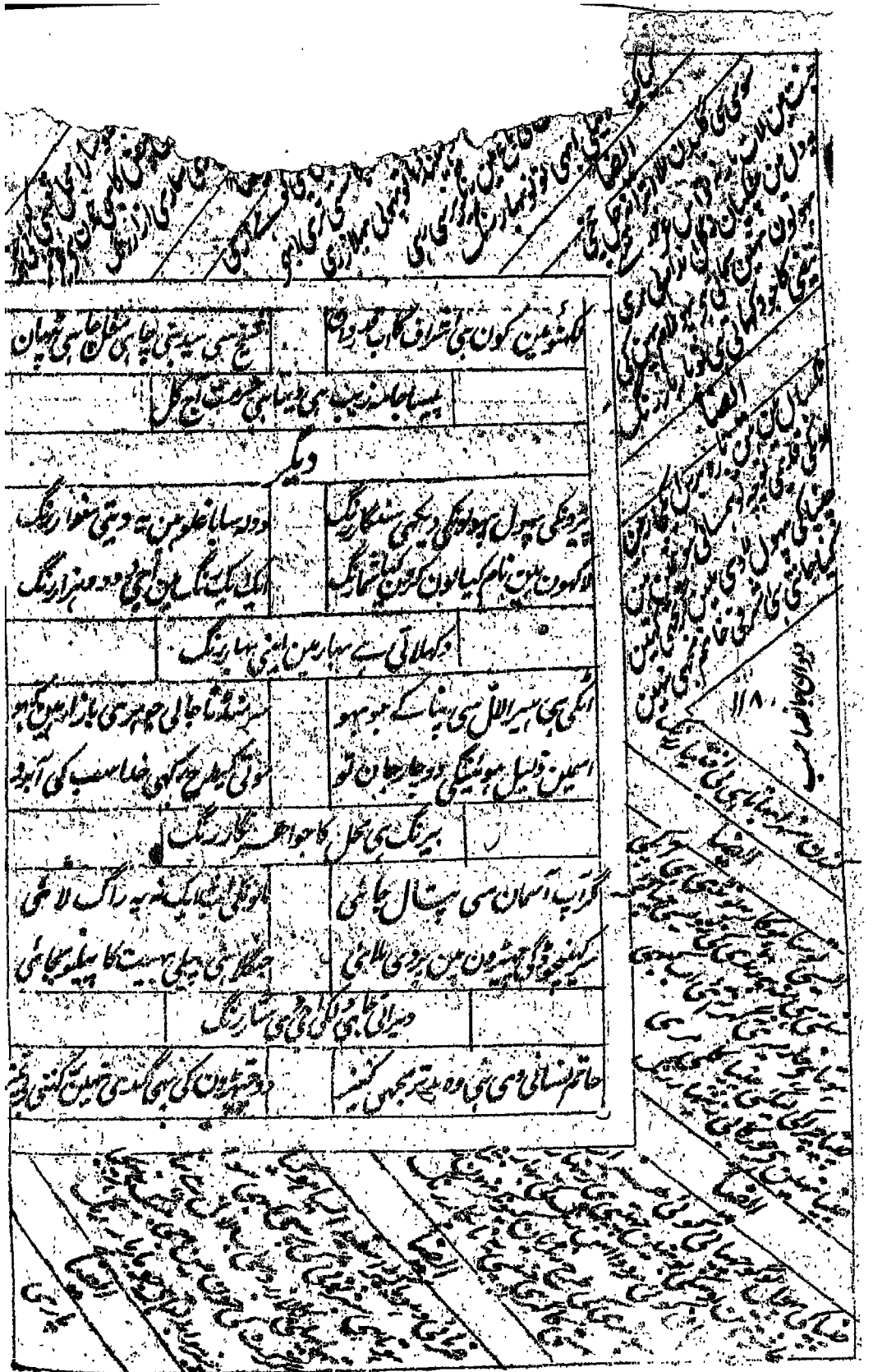

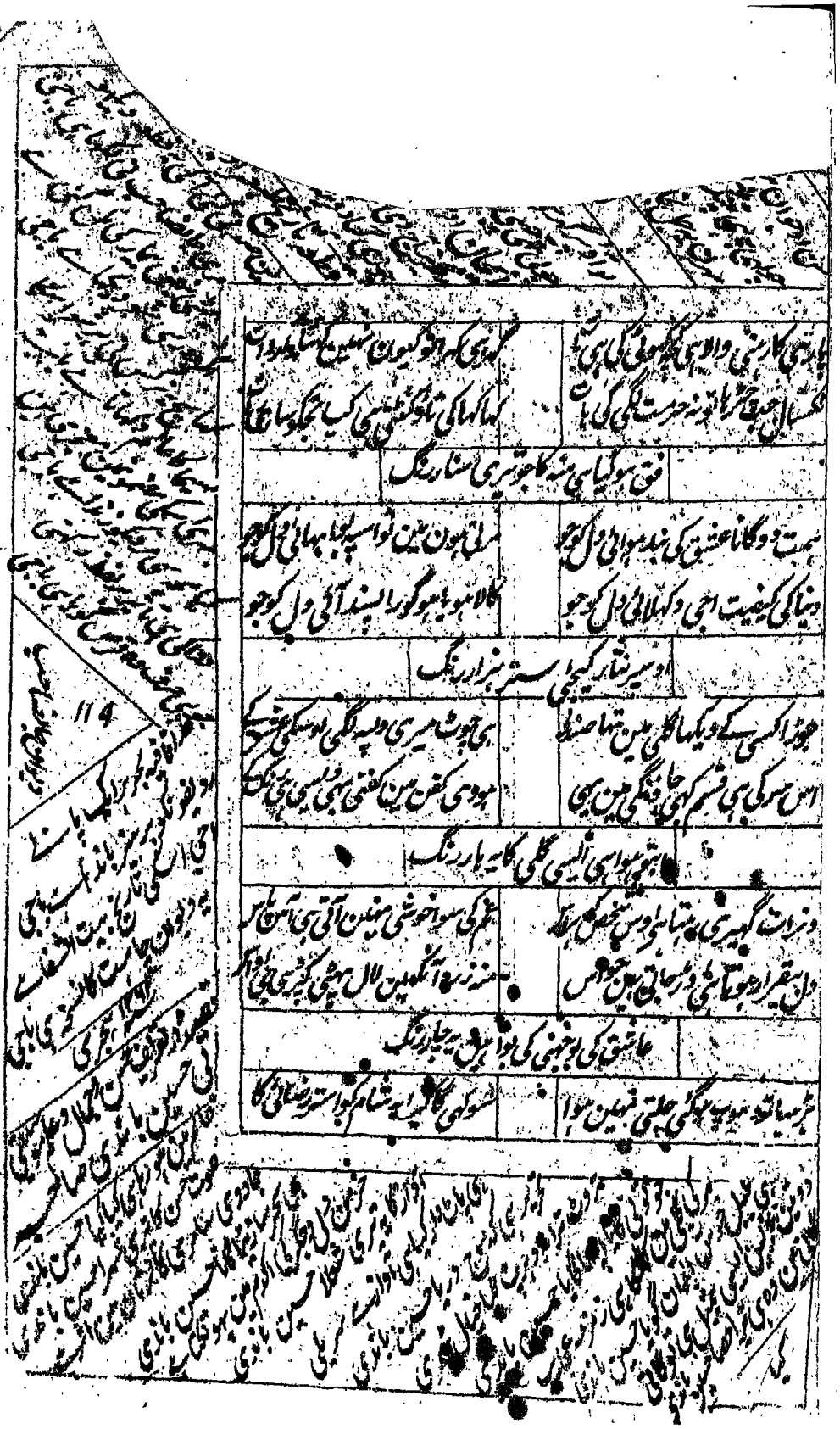

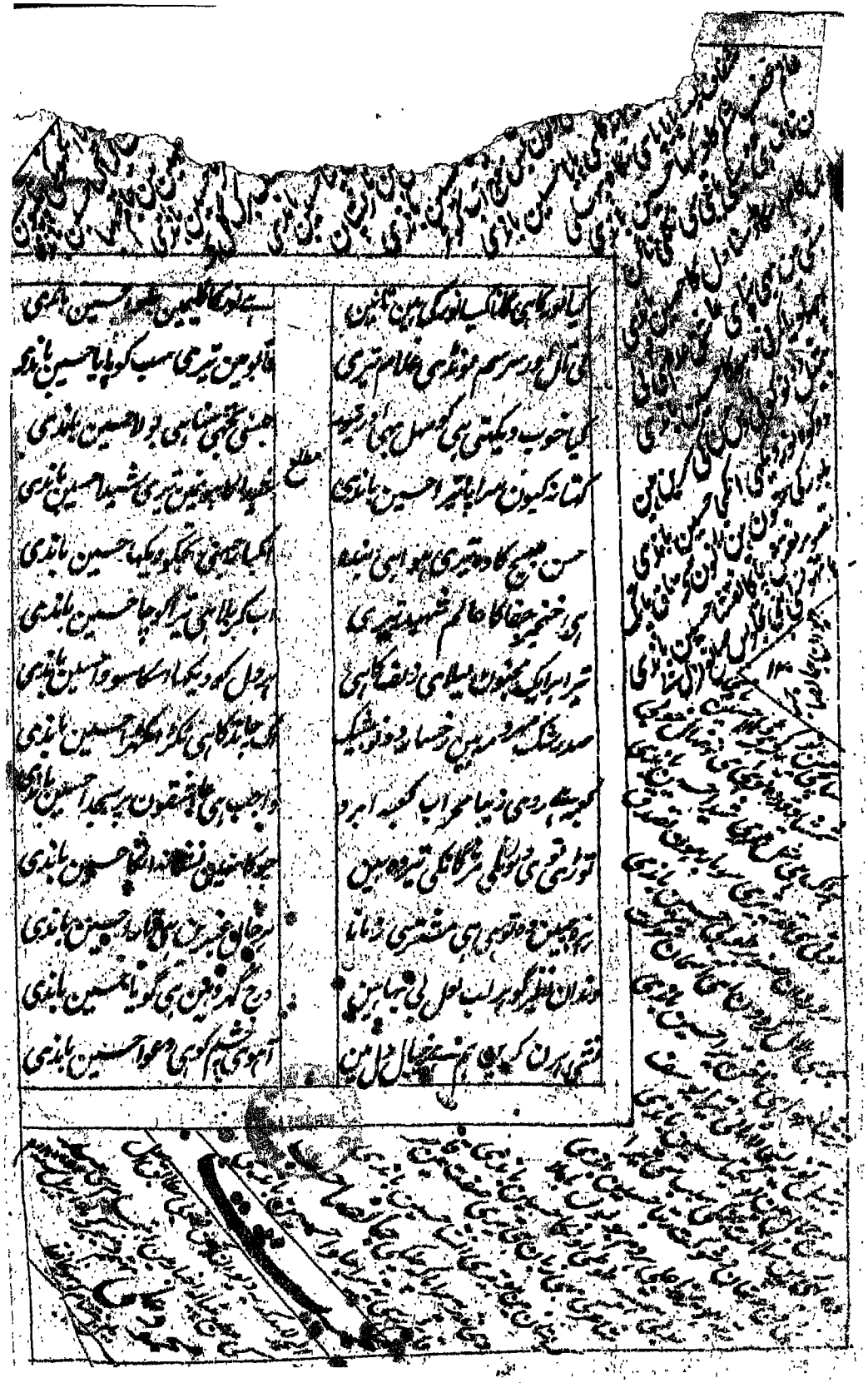

۱۹۱ ک ۴۳۰۱۲
ج ۱۱ ک
(ک ج)
DUE DATE
۲۸ ۳۲۷

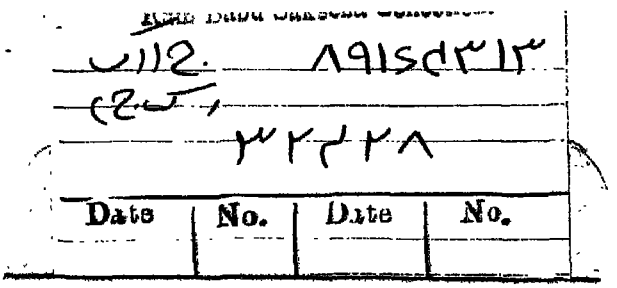
Date
No.
Date
No.